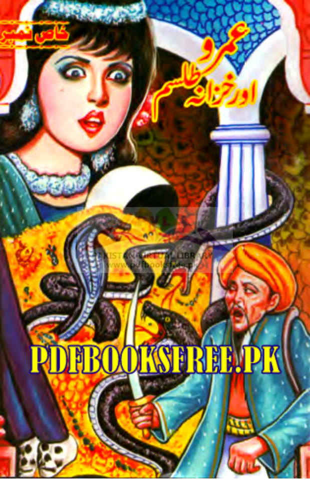
خاص نمبر
عمرو
اور خزانہ طلسم
PDFBOOKSFREE.PK

ذہین دوستو

السلام علیکم!

میرا نیا ناول 'عمرو اور خزانہ طلسم' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ خصوصی باتصویر ناول ہے جس میں پہلی بار میں آپ سے بھی کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کے لئے عمرو عیار، ٹارزن، ہرکولیس، شیخ چلی اور بہت سے ایسے کرداروں پر پچھلے پچیس سالوں سے لکھ رہا ہوں جسے آپ بے حد پسند کرتے ہیں اور مجھے نت نئے آئیڈیاز پر لکھنے کا کہتے ہیں۔ میں نے آپ کے لئے اب تک بہت سے خاص نمبر بھی لکھے ہیں۔ جن میں عمرو عیار اور ٹارزن کی کہانیاں ہیں۔ اب میں جو خاص نمبر لکھ رہا ہوں وہ 'ٹارزن اور گل بکاؤلی، شیخ چلی اور ناگ رانی، شیخ چلی اور چالاک جن، ہیں۔ یہ تینوں کہانیاں بھی باتصویر ہوں گی اور آپ انہیں یقیناً پسند کریں گے۔

میری کوشش ہوتی ہے کہ میں آپ کے لئے ایسی کہانیاں لکھوں جو نہ صرف آپ کو پسند آئیں بلکہ دیر تک ان کہانیوں کی یاد آپ کے دلوں میں تازہ رہے۔ آپ مجھے خطوط لکھ کر اپنی پسندیدہ کہانیوں کے بارے میں بتا سکتے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ آئندہ آنے والے خاص نمبر میں ان تمام دوستوں کے خطوط شائع کرا سکوں۔

اگر آپ بھی اپنے نام کے ساتھ اپنا خط شائع کرانا چاہتے ہیں تو پھر ''عمرو اور خزانہ طلسم'' پڑھ کر اپنی رائے کے ساتھ ساتھ اپنے پسندیدہ کرداروں عمرو عیار، ٹارزن، ہرکولیس اور شیخ چلی کے بارے میں ضرور لکھیں کہ میں ان میں سے کس کردار پر کہانیاں زیادہ لکھوں۔

اب اجازت دیں۔ اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

عمرو عیار سردار امیر حمزہ کو صبح کا سلام کرنے کے بعد واپس اپنے خیمے کی طرف آ رہا تھا کہ اچانک اسے ایک نہایت سریلی اور میٹھی سی آواز سنائی دی۔

''کیسے ہو عمرو عیار''۔ آواز کسی لڑکی کی تھی اور آواز اس قدر صاف تھی جیسے کسی لڑکی نے عمرو کے کان میں یہ بات کہی ہو۔ آواز سن کر عمرو نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا لیکن اس کے اردگرد کوئی نہیں تھا۔ لشکر کے افراد اس سے کافی فاصلے پر تھے اور عمرو عیار کو جو آواز سنائی دی تھی وہ کسی لڑکی کی تھی جبکہ لشکر میں کوئی ایک لڑکی بھی موجود نہیں تھی۔

''کیا مطلب۔ مجھے کسی لڑکی کی آواز کیسے سنائی دے سکتی ہے''۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس نے ایک بار پھر ادھر ادھر اور پیچھے دیکھا لیکن وہاں واقعی کوئی لڑکی موجود نہیں تھی۔ عمرو نے اس آواز کو اپنا وہم سمجھا اور دوبارہ اپنے خیمے کی جانب بڑھنے لگا۔ ابھی اس نے دو تین قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اسی لمحے اسے ایک کھنکتی ہوئی ہنسی سنائی دی تو وہ ایک بار پھر رک گیا۔ اب اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ قدرے خوف بھی ابھر آیا تھا۔

”کون ہے۔ کون ہے یہاں“۔ عمرو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا لیکن اسے جواب میں کوئی آواز سنائی نہ دی۔ عمرو آنکھیں پھاڑ پھاڑ اور گھوم گھوم کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا لیکن اسے وہاں کوئی لڑکی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ جب عمرو کو وہاں کوئی دکھائی نہ دیا تو اس نے بے اختیار اپنے کانوں کو جھاڑنا شروع کر دیا جیسے اس کے کان بج رہے ہوں۔

”میرے کان تو ٹھیک ہیں۔ پھر مجھے یہاں کسی لڑکی کی آواز اور اس کی ہنسی کیوں سنائی دے رہی ہے“۔ عمرو نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے لشکر کا ایک سالار تیز تیز چلتا ہوا عمرو کے پاس آ

گیا جو اس سے کچھ دور ایک خیمے کے پاس کھڑا عمرو کو دیکھ رہا تھا۔

”السلام علیکم خواجہ عمرو عیار۔ کیا حال ہے آپ کا“۔ سالار نے نزدیک آ کر عمرو عیار کو سلام کر کے اس کا حال دریافت کرتے ہوئے پوچھا۔

”وعلیکم السلام۔ میں ٹھیک ہوں سالار اجمل۔ تم کیسے ہو“۔ عمرو نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”الحمدللہ۔ میں اللہ کے فضل و کرم سے بالکل ٹھیک ہوں“۔ سالار نے کہا جس کا نام اجمل تھا۔

”مجھ سے کوئی خاص کام ہے جو یہاں آئے ہو“۔ عمرو نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں خواجہ عمرو۔ میں اپنے خیمے کے پاس کھڑا تھا آپ یہاں سے گزر رہے تھے تو میں نے آپ کو دو بار حیران ہو کر رکتے اور پریشان ہو کر ادھر ادھر کچھ تلاش کرتے ہوئے دیکھا تو میں حیران ہو گیا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے تم کسی نادیدہ ہستی کو ڈھونڈ رہے ہو۔ تمہارے چہرے پر قدرے خوف بھی تھا اس لئے

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں تمہارے پاس چلا آیا۔ سب خیریت تو ہے نا"۔ سالار اجمل نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہاں۔ سب خیریت ہے۔ بس مجھے ایسا احساس ہوا تھا جیسے مجھے کسی لڑکی نے آواز دی ہو۔ اسی آواز کو سن کر میں رک گیا تھا اور حیرت سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا"۔ عمرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لڑکی کی آواز۔ کیا مطلب۔ یہاں تمہیں کسی لڑکی کی آواز کیسے سنائی دے سکتی ہے۔ ہمارے لشکر میں تو ایک بھی عورت نہیں ہے"۔ سالار اجمل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو میں بھی حیران ہو رہا تھا۔ یہاں واقعی کوئی عورت نہیں ہے۔ مجھے ضرور کوئی وہم ہوا ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی تمہارا وہم ہی ہو سکتا ہے کیونکہ یہاں کسی لڑکی کی آواز کا سنائی دینا ناممکن سی بات ہے"۔ سالار اجمل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی

لمحے ایک بار پھر کسی لڑکی کی کھلکھلاتی ہوئی ہنسی کی آواز سنائی دی تو عمرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ہوا۔ تم اس طرح سے کیوں اچھلے ہو۔ اوہ۔ کہیں کسی بچھو نے تو تمہارے پاؤں پر نہیں کاٹ لیا"۔ عمرو کو اس طرح سے اچھلتے دیکھ کر سالار اجمل نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہنسی کی آواز سنی ہے"۔ عمرو نے اس کی بات پر توجہ دیئے بغیر پوچھا۔

"ہنسی کی آواز۔ کس کی ہنسی کی آواز"۔ سالار اجمل نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرے پاس کوئی لڑکی کھڑی ہو اور وہ ہم دونوں پر ہنس رہی ہو"۔ عمرو نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا تو سالار اجمل کے چہرے پر اور زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور وہ بھی عمرو کی طرح حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"لیکن مجھے تو یہاں کوئی لڑکی دکھائی نہیں دے رہی ہے"۔ سالار اجمل نے کہا۔

"دکھائی تو مجھے بھی کوئی نہیں دے رہی ہے لیکن

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مجھے اس کی ہنسی ضرور سنائی دے رہی ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"اپنے خیمے میں چلو عمرو عیار۔ میں تم سے ملنے کے لئے بہت دور سے آئی ہوں"۔ اچانک عمرو کو لڑکی کی صاف آواز سنائی دی اور اس بار عمرو بوکھلائے ہوئے انداز میں کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

"اب کیا ہوا"۔ سالار اجمل نے اسے اس طرح خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹتے دیکھ کر پوچھا۔

"اب بھی تم نے کچھ نہیں سنا"۔ عمرو نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ کیا ۔۔ پھر ہنسی ہے"۔ سالار اجمل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس نے مجھے......" عمرو نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک اس کا منہ بند ہو گیا۔ عمرو کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نادیدہ ہستی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔

"اسے میرے بارے میں کچھ مت بتاؤ عمرو عیار۔ میں یہاں تمہیں کوئی نقصان پہنچانے نہیں آئی ہوں۔ تم

مجھے اپنا خیر خواہ سمجھو اور خیمے میں چلو۔ وہاں میں تمہارے سامنے ظاہر ہو جاؤں گی"۔ آواز نے کہا تو عمرو نے خوف بھرے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا اور اسی لمحے اس کے منہ پر سے ہاتھ ہٹا لیا گیا۔ سالار اجمل بدستور عمرو کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

"عمرو عیار تم ٹھیک ہو نا"۔ سالار اجمل نے عمرو کے چہرے پر خوف اور پریشانی کے تاثرات نمایاں ہوتے دیکھ کر کہا۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔ مجھے کیا ہونا ہے"۔ عمرو نے فوراً خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے کچھ بتا رہے تھے"۔ سالار اجمل نے کہا۔

"کیا بتا رہا تھا۔ مجھے تو کچھ یاد نہیں ہے"۔ عمرو نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

"تم کہہ رہے تھے کہ تم نے کسی لڑکی کی آواز سنی ہے اور وہ تم سے کچھ کہہ رہی تھی"۔ سالار اجمل نے جواب دیا۔

"احمق ہو گیا۔ مجھے بھلا کسی لڑکی کی آواز کیسے سنائی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دے سکتی ہے۔ تم میرے ساتھ ہی کھڑے ہو۔ اگر کوئی لڑکی مجھ سے بات کر رہی ہوتی تو میرے ساتھ ساتھ اس کی آواز تم بھی نہ سن لیتے“۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم مجھ سے مذاق کر رہے تھے۔ تم نے یہاں کسی لڑکی کی آواز نہیں سنی ہے“۔ سالار اجمل نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”ہاہاہا۔ میں نے تمہیں احمق بنایا اور تم بن گئے۔ میں نے تمہیں خیمے کے پاس کھڑا دیکھ لیا تھا اس لئے میں جان بوجھ کر یہاں رک گیا تھا اور میں نے جان بوجھ کر ہی ایسی حرکتیں کی تھیں تاکہ تم چونک جاؤ اور میرے پاس چلے آؤ“۔ عمرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تمہیں مجھ سے کوئی کام تھا تو ویسے ہی مجھے آواز دے کر بلا لیتے“۔ سالار اجمل نے منہ بنا کر کہا جیسے اسے عمرو عیار کا مذاق کرنے کا انداز پسند نہ آیا ہو۔

”ایسے ہی بلا لیتا تو تم احمق کیسے بنتے“۔ عمرو نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

”احمق۔ ہونہہ۔ احمق بنانے کے لئے یہاں کیا میں ہی تمہیں دکھائی دیا تھا“۔ سالار اجمل نے اور زیادہ برا سا منہ بنا کر کہا۔

”ہاں۔ تم خیمے کے پاس کھڑے احمقوں کی طرح میری طرف دیکھ رہے تھے۔ تمہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی الو کو پکڑ کر دھوپ میں بٹھا دیا گیا ہو اس لئے میں نے سوچا کہ کیوں نہ تمہیں ہی احمق بنایا جائے۔ ویسے تم لشکر کے سالار ہو اس لئے اگر کہا جائے کہ تم احمقوں کے سالار ہو تو غلط نہیں ہو گا۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا“۔ عمرو نے اس کا مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

”نہ میں احمق ہوں اور نہ ہی لشکر کے افراد۔ تم خود ہو گے احمق اور احمقوں کے سردار“۔ سالار اجمل نے کہا۔

”کچھ تو شرم کرو میں تم سے عمر میں بڑا ہوں۔ مجھے احمقوں کا سردار کہتے ہوئے تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آ رہی ہے کیا“۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"جس کے سامنے تم جیسا بے شرم انسان کھڑا ہو اس سے کیا شرم کرنا"۔ سالار اجمل نے ہنستے ہوئے کہا اور عمرو عیار نہ چاہتے ہوئے بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے میں تمہارے سامنے بنیان اور لنگوٹ پہن کر کھڑا ہوں جس کی وجہ سے تمہیں مجھ سے شرم آ رہی ہے"۔ عمرو نے ہنستے ہوئے کہا تو سالار اجمل بھی کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا اب تم یہاں کھڑے ہنستے رہو میں اپنے خیمے میں آرام کرنے جا رہا ہوں"۔ عمرو نے کہا اور اس کا جواب سنے بغیر اپنے خیمے کی جانب ہو لیا۔

"ارے اتنی جلدی بھاگ گئے۔ رکو مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔ سالار اجمل نے اسے جاتے دیکھ کر کہا۔

"ابھی میرے پاس تمہاری کوئی بھی بات سننے کا وقت نہیں ہے۔ جب وقت ہو گا تو میں تمہیں خود ہی اپنے خیمے میں بلا لوں گا پھر بتا دینا کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو"۔ عمرو نے اس کی جانب پلٹے بغیر کہا اور تیز

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قدم اٹھاتا ہوا اپنے خیمے کی طرف بڑھ گیا۔

خیمے کے باہر دو محافظ نیزے لئے کھڑے تھے۔ عمرو کو دیکھ کر انہوں نے اس کے احترام میں سر جھکا دیئے۔ عمرو ان کی طرف توجہ دیئے بغیر پردہ ہٹا کر خیمے میں داخل ہو گیا۔ جیسے ہی وہ خیمے میں داخل ہوا اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے سے جیسے روشنی ختم ہو گئی۔ وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے۔ یہ خیمے میں اس قدر اندھیرا کیوں ہے"۔ عمرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے چھایا ہوا اندھیرا چھٹ گیا اور جیسے ہی عمرو کی آنکھیں دیکھنے کے قابل ہوئیں سامنے کا منظر دیکھ کر وہ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس بار حقیقت میں اس کے پیر پر کسی انتہائی زہریلے بچھو نے کاٹ لیا ہو۔

عمرو عیار خیمے کی بجائے ایک صحرا میں کھڑا تھا جہاں ہر طرف ریت کا سمندر دکھائی دے رہا تھا۔ صحرا میں تیز دھوپ پھیلی ہوئی تھی جس میں دور دور تک ریت کے بادل اُڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار کو پہلے تو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آیا کہ وہ اپنے خیمے کی بجائے صحرا میں کھڑا ہے۔ اس نے جلدی جلدی سے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملنی شروع کر دیں مگر آنکھیں ملنے کے باوجود اس کے سامنے سے صحرا کا منظر غائب نہ ہوا تو اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ ناچنے لگی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا لیکن پیچھے نہ تو اس کے خیمے کا دروازہ تھا اور نہ ہی اسے لشکر دکھائی دے رہا تھا اس کے پیچھے بھی تاحد نگاہ تک صحرا ہی صحرا دکھائی دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے عمرو عیار کسی تپتے ہوئے صحرا کے عین وسط میں آ کر کھڑا ہو گیا ہو۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ میں تو اپنے خیمے میں داخل ہوا تھا پھر میں خیمے کی بجائے اس لق و دق صحرا میں کیسے پہنچ گیا ہوں۔ کہیں میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں“۔ عمرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔ وہ اس لق و دق صحرا میں اکیلا کھڑا تھا اس کے دور نزدیک کوئی جاندار موجود نہیں تھا۔ تیز دھوپ کی وجہ سے جلد ہی عمرو عیار کا جسم

جھلسنے لگا تھا اور اس کے جسم کے مساموں سے پسینہ پھوٹ نکلا تھا۔

”کوئی ہے۔ کوئی ہے۔ مجھے یہاں کون لایا ہے۔ کوئی ہے“۔ عمرو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔ خود کو اس ویران اور لق و دق صحرا میں پا کر وہ پریشان ہو گیا تھا اور یہ بات اس کے لئے اور زیادہ تکلیف دہ تھی کہ وہ اس صحرا میں اکیلا تھا۔

”میں ہوں یہاں“۔ اچانک عمرو کو دائیں طرف سے ایک آواز سنائی دی تو عمرو بے اختیار اچھل پڑا۔ یہ وہی آواز تھی جو اس نے لشکر میں اپنے خیمے کی طرف آتے ہوئے سنی تھی۔ عمرو نے سر موڑ کر دیکھا اور پھر اس کی آنکھیں حیرت سے اور زیادہ پھیلتی چلی گئیں۔

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

یہ ایک ہال نما بہت بڑا کمرہ تھا جو انتہائی نفیس اور قیمتی ساز و سامان سے سجا ہوا تھا۔ کمرے کے فرش پر سرخ رنگ کے قیمتی اور دبیز قالین بچھے ہوئے تھے۔ کمرے کی کھڑکیوں اور دروازے پر سرخ رنگ کے ہی مخمل کے پردے لٹک رہے تھے۔

کمرے کی دیواروں کا رنگ نیلا تھا البتہ اس کمرے کی چھت بھی سرخ رنگ کی تھی۔ کمرے کے سامنے والی دیوار کے پاس ایک بڑی مسند رکھی ہوئی تھی جہاں ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس بوڑھے کا چہرہ سیاہ تھا اور اس کا سارا چہرہ جھریوں سے بھرا ہوا تھا۔ بوڑھے کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں جو اس کے جھریوں بھرے چہرے کے پیچھے چھپ گئی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھیں۔ بوڑھے نے سر پر سرخ رنگ کی پگڑی باندھ رکھی تھی جس کے سرے پر ایک سفید رنگ کی انسانی کھوپڑی لگی ہوئی تھی۔

بوڑھے نے سیاہ رنگ کا چوغے نما لباس پہن رکھا تھا اس کے سینے اور کمر پر سفید رنگ کی کھوپڑی اور ہڈیوں کے نشان بنے ہوئے تھے جو جادوگروں کا خاص نشان تھا۔ بوڑھے کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ اس چھڑی کے دستے پر بھی ایک انسانی کھوپڑی جڑی ہوئی تھی جو سرخ رنگ کی تھی اور کھوپڑی کی آنکھوں سے زرد رنگ کی تیز روشنی سی نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

بوڑھا کمرے میں اکیلا تھا اور گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سامنے سرخ قالین پر جمی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے اچانک بوڑھا بے اختیار چونک پڑا اسے اچانک یوں محسوس ہوا تھا جیسے کمرے میں تیز بو سی پھیل گئی ہو۔ ساتھ ہی اسے کسی کے تیز تیز سانس لینے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

”اشالا باہر کون آیا ہے“۔ بوڑھے نے چھڑی پر لگی

ہوئی کھوپڑی کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔ جس کا اس نے اشالا نام لیا تھا۔

”باشوری آئی ہے آقا“۔ چھڑی پر لگی ہوئی کھوپڑی سے انسانی آواز سنائی دی۔

”باشوری۔ اندر آ جاؤ“۔ بوڑھے نے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو اچانک دروازے میں ایک سایہ سا دکھائی دیا اور پھر اچانک اس سائے نے ایک انتہائی بوڑھی اور سیاہ فام عورت کا روپ دھار لیا۔ سیاہ فام بوڑھی عورت نے سرخ رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے سر پر موجود سفید بال بری طرح سے بکھرے ہوئے تھے جن میں اس کا سارا چہرہ چھپ سا گیا تھا۔ وہ ننگے پیر چلتی ہوئی اندر آئی اور بوڑھے کی مسند سے کچھ فاصلے پر رک گئی اور پھر وہ بوڑھے کے سامنے جھکتی چلی گئی۔

”باشوری کا سلام قبول ہو زرگاش جادوگر“۔ بڑھیا نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

”کیوں آئی ہو یہاں“۔ بوڑھے نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں پوچھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"میں تمہیں عمرو عیار کے بارے میں کچھ بتانے کے لئے آئی ہوں زرگاش جادوگر"۔ بڑھیا نے کہا۔

"عمرو عیار۔ کون عمرو عیار اور کیا بتانے آئی ہو تم مجھے اس کے بارے میں"۔ بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جس کا نام زرگاش جادوگر تھا۔

"زرگاش جادوگر تم نے مجھے اس شخص کا پتہ لگانے پر مامور کیا تھا جو خزانہ طلسم میں جا سکتا ہو اور وہاں سے سنہری خزانہ حاصل کر سکتا ہو۔ میں پچھلے کئی روز سے اسی سلسلے میں کام کر رہی تھی۔ آخر انتھک کوششوں کے بعد میں نے اس بات کا پتہ لگا لیا ہے کہ خزانہ طلسم میں صرف ایک ہی شخص جا سکتا ہے جس کا نام عمرو عیار ہے۔ خواجہ عمرو عیار"۔ باشوری نے کہا اور زرگاش جادوگر کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمودار ہوتے چلے گئے۔

"اوہ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔ کیا تم نے واقعی اس شخص کو ڈھونڈ لیا ہے جو خزانہ طلسم میں جا کر سنہری خزانہ حاصل کر سکتا ہے اور اسے لے کر صحیح سلامت خزانہ طلسم سے باہر بھی آ سکتا ہے"۔ زرگاش جادوگر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں زرگاش جادوگر۔ یہ کام صرف اور صرف عمرو عیار ہی کر سکتا ہے"۔ باشوری نے کہا۔

"بہت خوب۔ مجھے عمرو عیار کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ۔ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے اور اس کے پاس ایسی کون سی خصوصیات ہیں کہ وہ خزانہ طلسم میں جا کر میرے لئے واقعی سنہری خزانہ حاصل کر سکتا ہے"۔ زرگاش جادوگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اس عمرو عیار کے بارے میں تم بخوبی جانتے ہو زرگاش جادوگر۔ یہ عمرو عیار کوئی اور نہیں بلکہ وہی عمرو عیار ہے جو سردار امیر حمزہ کا مصاحب خاص ہے اور جادوگروں کے شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کے جادوگروں کا ازلی دشمن سمجھا جاتا ہے"۔ باشوری نے کہا اور زرگاش جادوگر بری طرح سے اچھل پڑا اور اس بار اس کا چہرہ حیرت اور غصے سے سیاہ ہوتا چلا گیا۔

"اوہ۔ تو تم مجھے اس عمرو عیار کے بارے میں بتا رہی ہو جو خود کو موتِ جادوگراں کہتا ہے"۔ زرگاش

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

جادوگر نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں زرگاش جادوگر۔ میں اسی عمرو عیار کا ذکر کر رہی ہوں۔ میں نے پوری دنیا چھان ماری ہے مگر سوائے عمرو عیار کے مجھے ایسا کوئی انسان نہیں ملا ہے جو خزانہ طلسم میں جا سکتا ہو اور وہاں سے سنہری خزانہ حاصل کر سکتا ہو۔ دنیا میں ایک وہی ایسا انسان ہے جو یہ کام کر سکتا ہے اس کے علاوہ نہ تو کوئی خزانہ طلسم میں جانے کی ہمت کر سکتا ہے اور نہ ہی وہاں سے زندہ سلامت واپس آ سکتا ہے۔ اس لئے اب تم خود فیصلہ کر لو کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔ اگر تمہارے لئے سنہری خزانہ حاصل کرنا اتنا ہی ضروری ہے تو پھر تمہیں ہر حال میں عمرو عیار کی ہی خدمات حاصل کرنی ہوں گی۔ عمرو عیار کے بغیر نہ تو تم خزانہ طلسم کے بارے میں کچھ جان سکتے ہو اور نہ ہی خزانہ طلسم تمہارے ہاتھ آ سکتا ہے اور عمرو عیار کے بارے میں تو تم جانتے ہی ہو وہ موتِ جادوگراں بھی ہے اور انتہائی لالچی بھی۔ اسے کسی خزانے کا علم ہو جائے تو وہ اس کے لئے آگ کے سمندر میں بھی کودنے کے لئے تیار

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہو جاتا ہے اور اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتا جب تک کہ وہ خزانہ حاصل نہ کر لے۔ اگر تم اسے خزانہ طلسم اور سنہری خزانے کے بارے میں بتاؤ گے تو وہ اس خزانے کو حاصل کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ وہ خزانہ تو حاصل کر لے گا مگر تم اس سے کسی بھی طرح سے سنہری خزانہ حاصل نہیں کر سکو گے۔ وہ مر جائے گا مگر سنہری خزانہ تمہیں نہیں دے گا''۔ باشوری نے کہا۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ عمرو عیار کو اگر سنہری خزانہ مل گیا تو وہ مجھے اس خزانے کی ایک دمڑی بھی نہیں دے گا۔ وہ سارے کا سارا خزانہ خود رکھ لے گا اور میں ہمیشہ کے لئے سنہری خزانے سے محروم ہو جاؤں گا''۔ زرگاش جادوگر نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم عمرو عیار سے زبردستی خزانہ حاصل بھی نہیں کر سکو گے زرگاش جادوگر۔ اگر تم نے ایسا کیا تو عمرو عیار تمہارا بھی دشمن بن جائے گا اور وہ تم سے سنہری خزانہ بچانے کے لئے تمہیں بھی ہلاک کرنے سے باز

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

نہیں آئے گا"۔ باشوری نے کہا۔

"پھر تم ہی مجھے کوئی مشورہ دو کہ میں کیا کروں۔ میرے لئے خزانہ طلسم کا سنہری خزانہ حاصل کرنا بے حد ضروری ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ یہ کام سوائے عمرو عیار کے اور کوئی نہیں کر سکتا ہے۔ اگر خزانہ عمرو عیار نے حاصل کر لیا تو اس سے مجھے کیا فائدہ ہو گا"۔ زرگاش جادوگر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم سنہری خزانہ کیوں حاصل کرنا چاہتے ہو"۔ باشوری نے پوچھا۔

"نہیں یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ یہ ایک راز ہے جو میں اپنے تک ہی محدود رکھنا چاہتا ہوں"۔ زرگاش جادوگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"تب پھر میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں"۔ باشوری نے منہ بنا کر کہا۔

"بس تم مجھے کوئی ایسا طریقہ بتا دو کہ اگر میں عمرو عیار کی خدمات حاصل کروں۔ وہ خزانہ طلسم میں جا کر وہاں سے سنہری خزانہ ڈھونڈ کر لے آئے اور پھر وہ ہنسی خوشی سارے کا سارا سنہری خزانہ میرے حوالے کر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دے اور اس خزانے میں سے ایک سنہری اشرفی بھی اپنے پاس نہ رکھے"۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔

"یہ ناممکن ہے۔ عمرو عیار جیسا لالچی انسان کسی کو اپنا سارا خزانہ دے دے یہ ہو ہی نہیں سکتا"۔ باشوری نے کہا۔

"ہونہہ۔ کوئی تو طریقہ ہو گا کہ عمرو عیار کا کسی طریقے سے لالچ ختم ہو جائے اور وہ سنہری خزانے کو کوئی اہمیت ہی نہ دے۔ اس کے بدلے میں عمرو عیار کو اس سے بھی بڑے خزانے انعام میں دے دوں گا مگر مجھے خزانہ طلسم کا سارے کا سارا خزانہ چاہئے۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں"۔ زرگاش جادوگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ سب سوچنا تمہارا کام ہے۔ میرا نہیں۔ مجھے تم نے جس کام کے لئے بھیجا تھا وہ میں نے پورا کر دیا ہے۔ اب تم جانو اور عمرو عیار جانے۔ میں تو واپس پاتال میں جا رہی ہوں"۔ باشوری نے کہا۔

"جانے سے پہلے کیا تم میرا ایک کام کر سکتی ہو"۔ زرگاش جادوگر نے پوچھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

"کون سا کام"۔ باشوری نے پوچھا۔

"پاتال کے کالے معبد کا کالا پجاری جو ایک کالا بونا ہے۔ تم اسے میرا ایک پیغام پہنچا دو کہ مجھے اس کی اشد ضرورت ہے اور وہ وقت نکال کر میرے خفیہ محل میں آ جائے۔ میں اس سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کالا بونا مجھے میری پریشانی کا کوئی حل بتا دے یا پھر وہ کوئی ایسا طریقہ بتا دے کہ عمرو عیار اپنی مرضی اور خوشی سے سارا سنہری خزانہ میرے حوالے کر دے۔ تم کالے بونے سے کہنا کہ میں اس کی خواہش کے مطابق اسے بھینٹ بھی دوں گا"۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہ کام کر دوں گی لیکن بھینٹ دینے کا تو تم نے مجھ سے بھی وعدہ کیا تھا"۔ باشوری نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ مجھے یاد ہے۔ تمہاری بھینٹ کے لئے میں نے محل کے تہہ خانے میں دس صحت مند انسانوں کو رکھا ہوا ہے تم جا کر انہیں ہلاک کر کے ان کا خون پی سکتی ہو"۔ زرگاش جادوگر نے کہا تو باشوری

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

انتہائی مسرت بھرے انداز میں اچھل پڑی۔ اس کا چہرہ خوشی سے اور زیادہ سیاہ ہو گیا تھا اور وہ یوں قلقاریاں مارنا شروع ہو گئی جیسے اسے زرگاش جادوگر نے بہت بڑا خزانہ انعام میں دے دیا ہو۔

"دس آدم زاد۔ اوہ ٹھیک ہے۔ میں پہلے اپنی بھینٹ لوں گی پھر پاتال میں جاؤں گی"۔ باشوری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مگر کالے بونے کو میرا پیغام دینا نہ بھولنا"۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔

"نہیں بھولوں گی بالکل بھی نہیں بھولوں گی۔ اب میں جاؤں"۔ باشوری نے کہا۔

"ہاں جاؤ"۔ زرگاش جادوگر نے اسے اجازت دیتے ہوئے کہا تو باشوری نے اچانک ہوا میں ہاتھ لہرائے۔ دوسرے لمحے اس کا جسم ایک سائے میں تبدیل ہوا اور وہ وہاں سے غائب ہونے کی بجائے سرخ قالین اور قالین کے نیچے موجود زمین میں سماتا چلا گیا۔

"ہونہہ۔ میرا کام کرنے کے لئے عمرو عیار ہی رہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

گیا ہے۔ اس کے سوا دنیا میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے جو میرے لئے خزانہ طلسم میں جا سکے اور وہاں سے سنہری خزانہ حاصل کر سکے“۔ باشوری کے جانے کے بعد زرگاش جادوگر نے غصے اور بے چارگی سے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر غصے اور بے چارگی کے ساتھ ساتھ انتہائی پریشانی کے تاثرات بھی نمایاں تھے جیسے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ جس خزانہ طلسم کے سنہری خزانے کی اسے ضرورت ہے اسے حاصل کرنے کے لئے وہ عمرو عیار جیسے خطرناک اور لالچی انسان سے مدد لے یا نہ لے۔

وہ ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی تھی جس نے شہزادیوں جیسا نیلے رنگ کا قیمتی اور خوبصورت لباس پہن رکھا تھا۔ اس لڑکی کے گلے میں نیلے رنگ کے ہیروں کا بنا ہوا خوبصورت ہار تھا۔ ایسا ہی ہیروں کا ایک ہار اس کے سر پر بھی دکھائی دے رہا تھا اور اس کے کانوں میں جو جھمکے تھے وہ بھی نیلے ہیروں کے ہی بنے ہوئے تھے۔ لڑکی کے ہونٹوں پر انتہائی دلکش مسکراہٹ تھی اور وہ عمرو عیار کی جانب اپنی بڑی بڑی اور چمکیلی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

صحرا میں موجود عمرو عیار آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس نیلے لباس والی لڑکی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

”تت۔ تت۔ تم کون ہو“۔ عمرو نے نیلے لباس والی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لڑکی کی جانب یک ٹک دیکھتے ہوئے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نیلم رانی ہوں''۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی آواز سن کر عمرو عیار ایک بار پھر چونک پڑا۔ لڑکی کے منہ سے نکلنے والی آواز وہی تھی جو عمرو نے سردار امیر حمزہ کے لشکر میں اپنے خیمے کی جانب آتے ہوئے سنی تھی جس نے عمرو سے اس کا حال دریافت کیا تھا اور اس سے کہا تھا کہ وہ اپنے خیمے میں جائے وہاں وہ اس کے سامنے نمودار ہو کر اس سے کچھ بات کرنا چاہتی ہے۔

''نیلم رانی۔ کون نیلم رانی۔ میں نے تو کبھی کسی نیلم رانی کا نام نہیں سنا اور نہ ہی میں تمہیں جانتا ہوں''۔ عمرو نے کہا۔

''تم مجھے نہیں جانتے مگر میں تمہیں بخوبی جانتی ہوں عمرو عیار''۔ نیلم رانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسے۔ میرا مطلب ہے تم مجھے کیسے جانتی ہو اور تم آئی کہاں سے ہو''۔ عمرو نے پوچھا۔

''تمہارے بارے میں تو پوری دنیا جانتی ہے عمرو

عیار۔ رہی بات میں کہاں سے آئی ہوں تو یہ میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ میرا تعلق نیلے سمندروں سے ہے۔ تم مجھے سمندروں کی رانی بھی کہہ سکتے ہو''۔ نیلم رانی نے کہا۔

''سمندروں کی رانی''۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں دنیا کے تمام سمندروں کی جل پریوں کی رانی ہوں''۔ نیلم رانی نے کہا۔

''اوہ تو تم جل پری ہو''۔ عمرو نے چونک کر کہا۔ وہ سر سے پیر تک نیلم رانی کو دیکھ رہا تھا لیکن وہ دیکھنے میں عام انسانوں جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ عمرو عیار سمندروں میں رہنے والی جل پریوں سے بھی مل چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جل پریوں کے اوپر کے دھڑ تو انسانوں جیسے ہوتے ہیں لیکن ان کے نچلے دھڑ مچھلیوں جیسے ہوتے ہیں جبکہ نیلم پری کے ساتھ ایسا نہیں تھا۔

''تم حیران مت ہو عمرو عیار۔ مجھے چونکہ تم سے ملنا تھا اس لئے میں تمہارے سامنے انسانی روپ میں آئی ہوں''۔ نیلم رانی نے عمرو عیار کی نظروں کا مطلب سمجھتے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوئے مسکرا کر کہا۔

''لیکن تم میرے پاس کیوں آئی ہو اور میں تو اپنے خیمے میں داخل ہوا تھا پھر اچانک میں خیمے سے یہاں اس لق و دق صحرا میں کیسے پہنچ گیا''۔ عمرو نے پوچھا۔

''میں تمہیں یہاں اپنی طاقتوں سے لائی ہوں''۔ نیلم رانی نے کہا۔

''اپنی طاقتوں سے۔ کیا مطلب۔ کیا تم کوئی جادوگرنی ہو''۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

''نہیں سمندروں میں رہنے والی جل پریاں جادو نہیں جانتیں۔ ہم جل پریوں کو قدرت نے جادو سے بھی بڑھ کر طاقتیں دے رکھی ہیں جنہیں ہم جل طاقت کہتی ہیں۔ جل طاقت کی وجہ سے ہم کچھ بھی کر سکتی ہیں۔ کوئی بھی روپ دھار سکتی ہیں اور آسانی سے کسی بھی جگہ پہنچ سکتی ہیں چاہے وہ جگہ آسمان کی وسعتوں میں ہو۔ سمندر کی گہرائیوں یا پھر زمین کی پاتال ہو۔ جل طاقتوں سے ہم انسانوں اور جنوں، دیوؤں کی دنیا میں بھی جا سکتی ہیں اور ہر وہ کام کر سکتی ہیں جو جن اور انسان بھی نہیں کر سکتے ہیں اور

پھر میں تو جل پریوں کی رانی ہوں۔ سات سمندروں کی جل پریوں کی رانی۔ میری جل طاقتیں ان جل پریوں سے کہیں زیادہ ہیں''۔ نیلم رانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو''۔ عمرو نے سر جھٹک کر پوچھا۔

''آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں پہلے کسی سے ملانا چاہتی ہوں''۔ نیلم رانی نے کہا۔

''کس سے ملانا چاہتی ہو تم مجھے''۔ عمرو نے چونک کر پوچھا۔

''تم میرے ساتھ آؤ اور اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ لو''۔ نیلم رانی نے کہا اور اس نے یکلخت عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے لے کر ایک طرف چل پڑی۔

''اس لق و دق اور تپتے ہوئے صحرا میں تم مجھے کہاں لے جا رہی ہو''۔ عمرو نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

''گھبراؤ نہیں۔ میں تمہیں موت کے منہ میں نہیں لے جا رہی ہوں''۔ نیلم رانی نے کہا۔ عمرو عیار اس

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

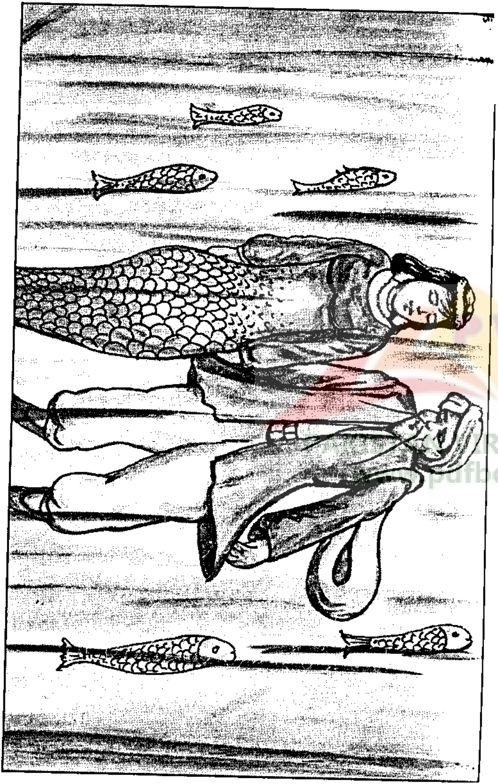

کے ساتھ قدم اٹھا رہا تھا اور یہ دیکھ کر عمرو عیار کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں کہ وہ نیلم رانی کے ساتھ عام انداز میں چل رہا تھا لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ صحرا میں انتہائی تیز رفتاری سے بھاگا چلا جا رہا ہو۔ اسے اپنے ارد گرد موجود ریت کے ٹیلے تیزی سے گزرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ۔ یہ۔ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ راستے اتنی تیزی سے کیسے طے ہو رہے ہیں''۔ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''تم اس وقت نیلم رانی کے ساتھ ہو عمرو عیار اور نیلم رانی کے سامنے راستوں کی طوالت کا کوئی مطلب نہیں ہوتا''۔ نیلم رانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ انتہائی تیز رفتاری سے گزرتے ہوئے راستے طے ہوتے جا رہے تھے اور عمرو نیلم رانی کے ساتھ چند ہی لمحوں میں صحرا سے نکل آیا تھا۔ اسے سامنے ایک نیلے رنگ کا بڑا سا سمندر دکھائی دے رہا تھا۔ نیلم رانی اسے لئے ہوئے اس سمندر کے پاس آ گئی اور پھر اس سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پہلے کہ عمرو اس سے کچھ پوچھتا نیلم رانی عمرو عیار کا ہاتھ پکڑے تیزی سے اچھلی اور ہوا میں بلند ہو کر سمندر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

سمندر کی طرف بڑھتے ہوئے اچانک نیلم رانی کا نچلا دھڑ کسی مچھلی کا بن گیا تھا۔ عمرو عیار، نیلم رانی کے ساتھ ایک چھپاکے سے سمندر میں آ گرا۔ سمندر میں گرنے سے وہ ایک لمحے کے لئے بوکھلا گیا تھا۔ اس نے فوراً اپنا سانس روک لیا تاکہ پانی اس کے منہ میں نہ داخل ہو جائے۔ نیلم رانی نے بدستور اس کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور وہ اسے لئے ہوئے تیرتی ہوئی تیزی سے نیچے ہی نیچے اترتی چلی جا رہی تھی۔

''تم نیلم رانی کے ساتھ ہو عمرو عیار۔ یہاں وہ سب ہوتا ہے جو میں چاہتی ہوں۔ تمہیں یہاں سانس روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پانی میں نہ صرف تم سانس لے سکتے ہو بلکہ مجھ سے بالکل اسی طرح سے باتیں بھی کر سکتے ہو جیسے تم خشکی میں رہ کر کر رہے تھے''۔ نیلم رانی نے سمندر میں تیرتے ہوئے عمرو عیار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ عمرو عیار پانی میں اس کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آواز سن کر حیران رہ گیا تھا۔ اس نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کیا تو اس کی حیرت اور زیادہ بڑھ گئی کیونکہ وہ واقعی پانی میں ہونے کے باوجود سانس لے سکتا تھا جیسے وہ عام طور پر پانی سے باہر لیتا تھا۔ سانس لیتے ہوئے پانی نہ تو اس کے منہ میں داخل ہو رہا تھا اور نہ ہی اس کی ناک میں اور تو اور پانی کی گہرائی میں جاتے ہوئے عمرو عیار ہر چیز آسانی سے دیکھ بھی رہا تھا۔

''حیرت ہے۔ میں سمندر میں سانس بھی لے سکتا ہوں اور تم سے بات بھی کر سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ حیرت انگیز بات میرے لئے شاید ہی کوئی ہو''۔ عمرو نے کہا تو نیلم رانی بے اختیار مسکرا دی۔

''لیکن تم مجھے سمندر میں کہاں لے جا رہی ہو''۔ عمرو نے چند لمحے توقف کے بعد نیلم رانی سے پوچھا کیونکہ نیلم رانی اس کا ہاتھ پکڑے مسلسل اسے سمندر کی گہرائی میں لے جا رہی تھی۔

''گھونگھے بابا کے پاس''۔ نیلم رانی نے جواب دیا اور عمرو ایک بار پھر حیرت سے نیلم رانی کی شکل دیکھنے

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

لگا۔

''گھونگھا بابا۔ اب یہ گھونگھا بابا کون ہے''۔ عمرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ ہمارے استاد، ہمارے راہبر اور ہمارے سب سے بڑے بزرگ ہیں۔ ان سمندروں میں گھونگھے بابا کی ہی زندگی سب سے طویل ہے وہ لاکھوں سالوں سے زندہ ہیں''۔ نیلم رانی نے کہا تو عمرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ نیلم رانی اسے نہ صرف حیرت انگیز باتیں بتا رہی تھی بلکہ اسے مسلسل حیران کئے جا رہی تھی۔ عمرو کو سب سے پہلے نیلم رانی کی آواز اپنے خیمے سے باہر سنائی دی تھی پھر اس نے عمرو کو خیمے میں جانے کے لئے کہا تھا۔ عمرو جب خیمے میں گیا تو بجائے خیمے کے وہ ایک لق و دق صحرا میں پہنچ گیا اور صحرا میں نیلم رانی اس کے سامنے آ گئی جو اسے بجلی سے بھی کہیں زیادہ تیز رفتاری سے نیلے سمندر تک لے آئی تھی اور اسے لے کر سمندر میں کود پڑی تھی۔
سمندر کی گہرائی میں اترتے ہوئے عمرو عیار نہ صرف آسانی سے سانس لے رہا تھا بلکہ وہ نیلم رانی سے

باتیں بھی کر سکتا تھا اور اس کی آواز بھی سن سکتا تھا اور اب اسے نیلم رانی لاکھوں سالوں سے زندہ کسی گھونگھے بابا کے بارے میں بتا رہی تھی۔

''لیکن تم مجھے گھونگھے بابا سے کیوں ملانا چاہتی ہو۔ میرا ان سے کیا تعلق ہے''۔ عمرو نے پوچھا۔

''یہ سب تمہیں گھونگھے بابا ہی بتائیں گے''۔ نیلم رانی نے کہا اور عمرو عیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ دونوں سمندر کے جس حصے میں تیر رہے تھے وہاں ہر طرف شیشے کی طرح چمکدار نیلا پانی موجود تھا جہاں ہر طرف رنگدار مچھلیاں تیرتی پھر رہی تھیں۔ نیلم رانی کو دیکھ کر رنگین مچھلیاں تیزی سے ان کے راستے سے ہٹ جاتی تھیں۔

نیلم رانی، عمرو عیار کو سمندر کی انتہائی گہرائی میں لے آئی تھی۔ گہرائی میں ہر طرف رنگ برنگے پودے پھیلے ہوئے تھے۔ ان پودوں کو دیکھ کر عمرو عیار حیران رہ گیا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سمندر کے نیچے موجود کسی جنت میں آ گیا ہو۔ پودوں کے ساتھ وہاں سمندری گھوڑے، رنگین مچھلیاں، خوبصورت سیپ اور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گھونگھے بھی تیرتے پھر رہے تھے۔ اس کے علاوہ وہاں
سینکڑوں کی تعداد میں خوبصورت جل پریاں موجود تھیں
جن کے اوپر کے دھڑ عورتوں جیسے تھے جبکہ ان کے
نچلے دھڑ مچھلیوں جیسے نظر آ رہے تھے۔ ان سب جل
پریوں نے رنگ برنگے اور انتہائی خوبصورت لباس پہن
رکھے تھے۔

نیلم رانی کو دیکھ کر جل پریاں وہیں رک جاتی تھیں
اور نہایت مؤدبانہ انداز میں جھک جھک کر نیلم رانی کو
سلام کر رہی تھیں۔ نیلم رانی ان کے سلام کا جواب
دیتے ہوئے مسلسل آگے بڑھی جا رہی تھی۔ کچھ ہی دیر
میں وہ عمرو عیار کو ایک سفید رنگ کی بہت بڑی سیپ
کے سامنے لے آئی۔ یہ سیپ اتنی بڑی تھی کہ عمرو عیار
جیسے دس انسان اس سیپ میں سما سکتے تھے۔ سیپ بند
تھی اس سیپ کے ارد گرد ہر طرف رنگین اور انتہائی
خوبصورت موتی بکھرے ہوئے تھے جن سے قوس قزاح
جیسی روشنی نکل رہی تھی جس سے سمندر کا یہ حصہ رنگ
و نور سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس قدر بڑے
بڑے اور روشنی والے موتی دیکھ کر عمرو عیار کا دل للچا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اٹھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ نیلم رانی اس کا ہاتھ چھوڑ دے اور وہ مر بھکوں کی طرح ان موتیوں پر ٹوٹ پڑے اور وہاں بکھرے ہوئے تمام موتی اکٹھے کر لے۔

''اتنی بڑی سیپ''۔ عمرو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس سیپ میں گھونگھے بابا رہتے ہیں۔ وہ اس وقت عبادتِ الٰہی میں مصروف ہیں اسی لئے یہ سیپ بند ہے۔ جیسے ہی گھونگھے بابا کی عبادت پوری ہو گی سیپ کھل جائے گی اور گھونگھے بابا اس سے باہر آ جائیں گے''۔ نیلم رانی نے کہا۔

''کب تک ختم ہو گی ان کی عبادت''۔ عمرو نے حرص بھری نظروں سے وہاں بکھرے ہوئے موتی دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اس بات کا مجھے کوئی اندازہ نہیں ہے۔ وہ عبادت کرنے پر آئیں تو کئی کئی ماہ سیپ سے باہر نہیں آتے اور کبھی کبھی وہ مخصوص عبادت کر کے جلد ہی سیپ سے نکل آتے ہیں''۔ نیلم رانی نے کہا۔

''اوہ۔ اب اگر ان کی عبادت طویل ہو گئی تو''۔ عمرو نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''تو تمہیں اس وقت تک انتظار کرنا ہو گا جب تک کہ ان کی عبادت پوری نہیں ہو جاتی''۔ نیلم رانی نے کہا۔

''باپ رے۔ تب تک کیا مجھے اسی طرح سمندر میں ہی رہنا پڑے گا''۔ عمرو نے بوکھلا کر کہا۔

''ہاں''۔ نیلم رانی نے جواب دیا۔

''لیکن تم مجھے گھونگھے بابا سے کیوں ملانا چاہتی ہو۔ تمہیں کچھ تو معلوم ہو گا''۔ عمرو نے کہا۔

''میں تمہیں گھونگھے بابا سے نہیں ملانا چاہتی۔ گھونگھے بابا خود تم سے ملنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہی مجھے تمہارے پاس بھیجا تھا کہ میں تمہیں لے کر ان کے پاس آؤں انہیں تم سے کوئی بہت اہم بات کرنی ہے''۔ نیلم رانی نے کہا تو عمرو چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔ نیلم رانی کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی جس سے عمرو نے اندازہ لگایا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔

''لیکن کیوں۔ گھونگھے بابا مجھے کیسے جانتے ہیں اور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

انہوں نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے''۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تو تمہیں گھونگھے بابا ہی بتا سکتے ہیں''۔ نیلم رانی نے کاندھے اچکا کر کہا۔

''کیا تمہیں ذرا بھی اندازہ نہیں ہے کہ گھونگھے بابا نے مجھے کیوں بلایا ہو گا''۔ عمرو نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''نہیں۔ البتہ گھونگھے بابا کہہ رہے تھے کہ اگر تم میرے ساتھ آنے کے لئے راضی نہ ہو تو میں تم سے یہ ضرور کہہ دوں کہ میرے ساتھ نہ آ کر تم اپنا بہت بڑا نقصان کر لو گے اور تمہارے ہاتھوں سے دنیا کا سب سے بڑا خزانہ نکل جائے گا''۔ نیلم رانی نے کہا اور خزانے کا سن کر عمرو بے اختیار اچھل پڑا۔

''خزانہ۔ کیسا خزانہ''۔ عمرو نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''پتہ نہیں۔ انہوں نے جتنی بات کی تھی وہ میں نے تمہیں بتا دی ہے اب وہ کس خزانے کا ذکر کر رہے تھے یہ میں تمہیں کیسے بتا سکتی ہوں''۔ نیلم رانی

نے جواب دیا۔

''حیرت ہے۔ گھونگھے بابا مجھے کسی خزانے کے بارے میں بتانا چاہتے ہیں لیکن کیوں اور وہ خزانہ دنیا کا سب سے بڑا خزانہ ہے یہ بات کیوں کی تھی انہوں نے''۔ عمرو نے کہا۔

''یہ سب اب تمہیں گھونگھے بابا ہی بتائیں گے۔ میں تو نہیں بتا سکتی''۔ نیلم رانی نے بے چارگی کے عالم میں جواب دیا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے اچانک تیز گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی عمرو نے سیپ کو بری طرح سے ہلتے ہوئے دیکھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے''۔ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ گھونگھے بابا کی عبادت پوری ہو گئی ہے وہ سیپ کھول کر باہر آ رہے ہیں''۔ نیلم رانی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور عمرو غور سے سیپ کی جانب دیکھنے لگا جس کا منہ واقعی کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح سے کھلتا جا رہا تھا۔ سیپ کھلی تو عمرو عیار کی آنکھیں اور زیادہ پھیل گئیں۔ سیپ میں بھی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رنگ برنگے اور روشن موتی بھرے ہوئے تھے۔ ان موتیوں پر ایک بڑا سا گھونگھا بیٹھا ہوا تھا جس کا سر انسانی تھا۔ اس کے انسانوں جیسے دو ہاتھ بھی تھے لیکن اس کا نچلا دھڑ گھونگھے جیسا تھا۔

بوڑھے گھونگھے کے سر کے بال برف کی طرح سے سفید تھے۔ اس کی بھنویں بھی بڑی بڑی تھیں اور اس کی سفید داڑھی مونچھیں بھی کافی بڑی تھیں جو پانی میں لہراتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ گھونگھے بابا کی آنکھیں گول تھیں اور ان کے چہرے پر انتہائی حد تک نور پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

جیسے ہی سیپ کھلی نیلم رانی نے مؤدبانہ انداز میں گھونگھے بابا کو سلام کیا۔ عمرو نے بھی بڑے مؤدب انداز میں انہیں سلام کیا۔

''تم نے بہت اچھا کیا ہے نیلم رانی کہ عمرو عیار کو یہاں لے آئی ہو''۔ گھونگھے بابا نے ان دونوں کے سلام کا جواب دیتے ہوئے بڑے شفقت بھرے اور نرم لہجے میں کہا۔

''آپ کا حکم تھا گھونگھے بابا۔ میں بھلا آپ کا حکم

کیسے ٹال سکتی تھی''۔ نیلم رانی نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں جواب دیا۔

''عمرو عیار کو یہیں چھوڑ دو اور تم یہاں سے چلی جاؤ۔ میں عمرو عیار سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں''۔ گھونگھے بابا نے کہا۔

''جو حکم بابا''۔ نیلم رانی نے کہا۔ اس نے ایک بار پھر گھونگھے بابا کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور عمرو سے اجازت لے کر مڑی اور تیزی سے پانی میں تیرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ نیلم رانی کے جاتے ہی گھونگھے بابا سیپ سے نکلے اور تیرتے ہوئے عمرو عیار کے پاس آ گئے۔ گھونگھے بابا کے چہرے پر نور دیکھ کر عمرو عیار کے چہرے پر بھی ان کے لئے انتہائی عقیدت اور احترام کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''عمرو عیار کیا تم دنیا کا سب سے بڑا اور قیمتی خزانہ حاصل کرنا چاہتے ہو''۔ گھونگھے بابا نے عمرو عیار کے پاس آ کر اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے تو صرف خزانوں کا نام ہی سنا ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گھونگھے بابا۔ میں کیا جانوں کہ خزانے کتنے بڑے ہوتے ہیں اور کتنے چھوٹے‘‘۔ عمرو نے گھونگھے بابا کے سامنے انتہائی معصوم بنتے ہوئے کہا تو گھونگھے بابا بے اختیار مسکرا دیئے۔

’’خزانوں کے بارے میں جتنا تم جانتے ہو اتنا شاید ہی کوئی جانتا ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے اپنی زنبیل میں دنیا بھر کے خزانے بھر رکھے ہیں۔ اس لئے میرے ساتھ ایسی بات نہ کرو کہ تم خزانوں کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہیں‘‘۔ گھونگھے بابا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو بھی کھسیانی ہنسی ہنس پڑا۔ ویسے اسے گھونگھے بابا کی بات سن کر حیرت بھی ہوئی تھی کہ وہ اس کی زنبیل اور زنبیل میں موجود خزانوں کے بارے میں کیسے جانتے ہیں لیکن جس طرح سے گھونگھے بابا کے چہرے سے نور ٹپک رہا تھا اور وہ انتہائی نیک بزرگ معلوم ہو رہے تھے اس سے عمرو عیار کو اندازہ ہو رہا تھا کہ ان سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔

’’آپ دنیا کے کسی بہت بڑے خزانے کا ذکر کر رہے تھے‘‘۔ عمرو نے بات ٹالنے والے انداز میں کہا۔

’’ہاں۔ میں سنہری خزانے کی بات کر رہا ہوں‘‘۔ گھونگھے بابا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

’’سنہری خزانہ‘‘۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

’’ہاں۔ سنہری خزانہ جو خزانہ طلسم میں چھپا ہوا ہے‘‘۔ گھونگھے بابا نے جواب دیا تو عمرو ایک بار پھر چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔

’’سنہری خزانہ، خزانہ طلسم میں چھپا ہوا ہے۔ میں کچھ سمجھا نہیں‘‘۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’آج سے ہزاروں سال پہلے تمہاری دنیا میں ایک ریاست ہوا کرتی تھی جس کا نام ریاست کاسام تھا۔ یہ ریاست جادوگروں کی ریاست تھی جہاں دنیا بھر کے جادوگر جمع ہو گئے تھے اور انہوں نے اپنی اس ریاست کو کاسام سے جادو ریاست کا نام دے دیا تھا۔ جادو ریاست بالکل ایسے ہی تھی جیسا طلسم ہوشربا ہے۔ اس ریاست کا ایک بادشاہ بھی تھا۔ وزیر بھی اور جادوگروں کی فوج بھی۔ جادو ریاست کا بادشاہ اپنی جادوئی ریاست کو انتہائی وسعت دے کر اسے ایک سلطنت میں تبدیل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنی ریاست کے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جادوگروں کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ پوری دنیا سے دولت اکٹھی کریں تاکہ وہ اپنی ریاست کو ایک عظیم الشان سلطنت میں بدل سکیں اور ان کی سلطنت پوری دنیا میں سب سے بڑی اور طاقتور بن جائے۔ چنانچہ اس کے حکم پر جادو ریاست کے جادوگروں نے کام کرنا شروع کر دیا اور اپنی جادوئی طاقتوں اور ظلم و ستم سے ارد گرد کی ریاستوں کے لوگوں کو تنگ کرنا اور انہیں لوٹنا شروع کر دیا۔ جادو ریاست کے بادشاہ جس کا نام سرخ جادوگر تھا، نے اپنی ریاست کے جادوگروں کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ جہاں بھی لوٹ مار کریں وہاں سے وہ ہیرے جواہرات اور سونے کے زیورات ہی حاصل کریں۔ تمام جادوگر سرخ جادوگر کے حکم پر عمل کرتے تھے اور ہر ملک اور ہر ریاست میں جا کر سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کی لوٹ مار کرتے تھے۔

جادوگر جہاں جہاں سے بھی دولت لوٹ کر لاتے تھے وہ ساری دولت بادشاہ کے دربار میں لے جاتے تھے۔ سرخ جادوگر ان کی لائی ہوئی دولت دیکھ کر بے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حد خوش ہوتا تھا۔

سرخ جادوگر نے ان جادوگروں کی لوٹی ہوئی دولت سنبھالنے کے لئے ایک ایسا طلسم قائم کر دیا تھا جسے خزانہ طلسم کہا جاتا تھا۔ اس طلسم میں سوائے سرخ جادوگر کے اور کوئی نہیں جا سکتا تھا۔ جب بھی سرخ جادوگر کو ضرورت ہوتی وہ خود ہی خزانہ طلسم میں جاتا اور وہاں سے اپنی مرضی کے مطابق دولت نکال لاتا تھا اور خزانہ طلسم کو بند کر دیتا تھا۔

سرخ جادوگر نے خزانہ طلسم میں بے پناہ دولت اکٹھی کر لی تھی لیکن اس کے باوجود وہ ساری دنیا کی دولت حاصل کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے اپنی ریاست کے جادوگروں کو کھلی چھوٹ دے دی تھی کہ وہ دنیا کے ہر حصے میں جائیں اور جہاں سے بھی ہو اس کے لئے دولت حاصل کرتے رہیں اس لئے تمام جادوگر اس کے حکم پر عمل کر رہے تھے۔

سرخ جادوگر جتنی دولت اکٹھی کرتا جا رہا تھا اس کا لالچ بڑھتا چلا جا رہا تھا وہ اب ساری دنیا کی دولت اپنے پاس اکٹھی کرنا چاہتا تھا۔ سرخ جادوگر جادوگروں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کے سب سے بڑے سرخ دیوتا کا پجاری تھا۔ سرخ دیوتا نے سرخ جادوگر کو حکم دیا تھا کہ وہ جتنا سونا اکٹھا کر رہا ہے اس سے وہ اس کا ایک بت بنائے اور اس بت پر ہیرے جواہرات جڑ دے اور پھر جب وہ اس کے بت کی پوجا کرے گا تو وہ سرخ جادوگر کو نہ صرف اپنا نائب بنا لے گا بلکہ اسے جادوگروں کی دنیا میں اتنا بڑا مرتبہ دے دے گا جو اس سے پہلے سامری جادوگر، شداد جادوگر اور شہنشاہ افراسیاب کو بھی نہ ملا ہو گا۔ سرخ دیوتا کی بات سن کر سرخ جادوگر بے حد خوش ہوا اس نے فوراً سرخ دیوتا کا بت بنانے کی حامی بھر لی۔

سرخ دیوتا نے اس سے کہا تھا کہ بت بنانے سے پہلے وہ جمع کئے ہوئے سونے اور سونے کے تمام زیورات کو ایک ایسے تالاب میں رکھے جس میں صرف انسانی خون بھرا ہوا ہو۔ سرخ جادوگر کا خزانہ اتنا زیادہ تھا کہ وہ اگر سارے خزانے کو کسی تالاب میں ڈالتا تو وہ تالاب ہزاروں انسانوں کے خون سے بھر سکتا تھا۔ لیکن سرخ جادوگر کے لئے یہ مشکل نہیں تھا۔ اس نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خزانہ طلسم میں ہی ایک تالاب بنایا اور وہاں اس نے معصوم انسانوں کو لا لا کر قتل کرنا شروع کر دیا اور ان کے خون سے تالاب بھرنا شروع ہو گیا۔ جب تالاب خون سے بھر گیا تو سرخ جادوگر نے اکٹھا کیا ہوا سارا خزانہ اس تالاب میں ڈال دیا جس سے خزانے کا رنگ بھی سرخ ہو گیا۔

سرخ جادوگر نے اس تالاب پر کھڑے ہو کر سرخ دیوتا کی پوجا کرنی شروع کر دی اور جب اس کی پوجا ختم ہوئی تو اس نے خزانہ خون کے سرخ تالاب سے نکال لیا۔ سرخ جادوگر اب سارے سونے کو پگھلا کر اس سے ایک بت بنانا چاہتا تھا اس لئے اس نے طلسم میں ایک بہت بڑا کڑاہا رکھا اور اس کے نیچے آگ جلا دی۔ وہ سب سے پہلے کڑاہے کو گرم کرنا چاہتا تھا تاکہ جب وہ گرم کڑاہے میں سونا اور زیورات ڈالے تو وہ فوراً پگھلنا شروع ہو جائیں۔ سرخ جادوگر ابھی کڑاہا گرم کر ہی رہا تھا کہ اچانک اسے وہیں دل کا دورہ پڑا اور وہ گر کر ہلاک ہو گیا۔ اس کی ناگہانی موت کی وجہ سے خزانہ طلسم کے تمام کام دھرے کے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

دھرے رہ گئے اور سرخ دیوتا کا بت نہ بن سکا۔ چونکہ خزانہ طلسم سرخ جادوگر نے ہی بنایا تھا اور اس کے سوا وہاں کوئی نہیں جا سکتا تھا اس لئے خزانہ طلسم جادو ریاست میں کہیں غائب ہو گیا۔ جادو ریاست کے جادوگر کئی سالوں تک سرخ جادوگر کا انتظار کرتے رہے لیکن سرخ جادوگر کو نہ واپس آنا تھا اور نہ ہی وہ واپس آیا جس پر جادوگروں نے یہی سمجھ لیا کہ سرخ جادوگر دنیا بھر سے لوٹی ہوئی ان کی دولت لے کر انہیں وہیں چھوڑ کر کہیں اور فرار ہو گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے بھی مایوس ہو کر جادو ریاست چھوڑنی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ اس ریاست میں ایک جادوگر بھی نہ رہا تھا سب کے سب وہاں سے کوچ کر گئے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جادو ریاست کا نام و نشان تک ختم ہو گیا اور اس ریاست میں موجود سرخ جادوگر کا بنایا ہوا خزانہ طلسم بھی غائب ہو گیا۔

اس بات کو صدیاں بیت چکی ہیں مگر آج بھی خزانہ طلسم موجود ہے جس میں دنیا کا سب سے بڑا خزانہ موجود ہے۔ دولت کے حصول کے لئے بڑے بڑے

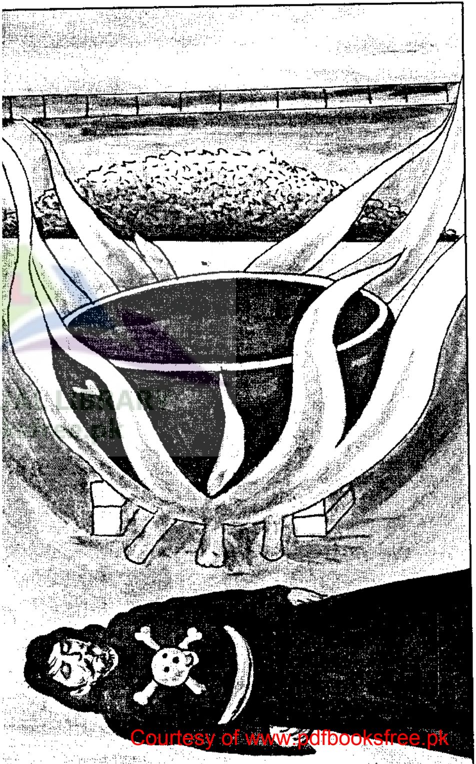

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جادوگروں حتیٰ کہ سامری جادوگر، شداد جادوگر اور شہنشا
افراسیاب نے بھی اس طلسم کو تلاش کرنے کی بے حا
کوشش کی تھی لیکن وہ سب خزانہ طلسم تلاش کرنے میں
ناکام رہے تھے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے
جادوگروں اور جادوگرنیوں نے اس طلسم کو تلاش کر
چاہا لیکن خزانہ طلسم کا کسی کو کوئی سراغ نہ ملا۔ سب
ہی دولت کے حصول کے لئے خزانہ طلسم تلاش کرنا
چاہتے تھے۔

صدیاں گزرنے کے بعد اب بھی شہنشاہ افراسیاب
اور اس جیسے ہزاروں جادوگر اس تگ و دو میں لگے
رہتے ہیں کہ کسی طرح سے انہیں سرخ جادوگر کے
خزانہ طلسم کا علم ہو جائے اور وہ اس طلسم کو ختم کر
کے وہاں سے سارا خزانہ حاصل کر لیں لیکن ابھی تک
اس معاملے میں کسی کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے“۔
گھونگھے بابا نے عمرو عیار کو خزانہ طلسم کی تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

”حیرت ہے۔ دنیا کے کسی حصے میں اتنے بڑے
خزانے کا طلسم موجود ہے اور اس کے بارے میں مجھے

آج تک پتہ ہی نہیں چلا“۔ عمرو نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

”یہ صدیوں پرانی بات ہے عمرو بیٹا۔ اس دور کے
جادوگر خزانہ طلسم کی تلاش میں رہتے تھے۔ اس دور
کے جادوگروں میں سے صرف شہنشاہ افراسیاب یا
زرگاش جادوگر ہی ہیں جنہیں اس طلسم کا علم ہے ورنہ
خزانہ طلسم کے بارے میں شاید ہی کوئی جانتا ہو“۔
گھونگھے بابا نے کہا۔

”شہنشاہ افراسیاب کو تو میں جانتا ہوں وہ واقعی اپنا
راز اپنی بیوی ملکہ حیرت جادو کو بھی نہیں بتاتا لیکن یہ
زرگاش جادوگر کون ہے۔ اس کا تو میں نے پہلے نام
بھی نہیں سنا“۔ عمرو نے کہا۔

”زرگاش جادوگر بھی شہنشاہ افراسیاب کی طرح انتہائی
طاقتور اور خوفناک جادوگر ہے۔ اس قدر طاقتور ہونے
کے باوجود بھی اس کی نہ کوئی ریاست ہے اور نہ کوئی
سلطنت، وہ دنیا سے الگ تھلگ رہنا پسند کرتا ہے۔
اس کے محافظ اور غلام، جنات، دیو اور پریوں کے
ساتھ ساتھ بدروحیں ہیں جو اس کے جادو محل میں اس

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ رہتی ہیں اور وہ بھی غیبی حالت میں۔ زرگاش جادوگر انہیں اسی وقت اپنے سامنے طلب کرتا ہے جب اسے ان میں سے کسی کی ضرورت ہو ورنہ اپنے جادو محل میں وہ تنہا ہی رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے جادو محل میں ایک محافظ بھی نہیں رکھا ہوا ہے۔ البتہ جادو محل کی حفاظت کے لئے اس نے بے پناہ جادوئی انتظامات کر رکھے ہیں۔ اس کی مرضی کے بغیر اور اس کی نظروں میں آئے بغیر ایک مکھی بھی اس کے جادو محل میں داخل نہیں ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کا جادو محل کہاں ہے اس کے بارے میں سوائے زرگاش جادوگر کے اور کوئی بھی نہیں جانتا ہے''۔ گھونگھے بابا نے کہا۔

''زرگاش جادوگر اگر اس قدر طاقتور اور خوفناک ہے تو اسے کسی خزانے کی کیا ضرورت ہے وہ تو اپنی طاقتوں سے ساری دنیا کے خزانے اکٹھے کر سکتا ہے۔ کیا وہ بھی خزانہ طلسم تلاش کر رہا ہے''۔ عمرو نے پوچھا۔

''بابا شہنشاہ افراسیاب تو خزانہ طلسم کی طرف سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مایوس ہو چکا ہے اس لئے اس نے خزانہ طلسم کو تلاش کرنے کی تمام کوششیں ترک کر دی ہیں لیکن زرگاش جادوگر اب بھی خزانہ طلسم کی تلاش میں لگا ہوا ہے۔ اس کے لئے وہ جنات، دیو اور بدروحوں کے ساتھ ساتھ اپنی جادوئی طاقتوں کو بھی استعمال کرتا ہے لیکن ابھی تک اسے بھی خزانہ طلسم کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے''۔ گھونگھے بابا نے بتایا۔

''کیا زرگاش جادوگر بھی خزانے کا رسیا ہے''۔ عمرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ خزانے کا رسیا نہیں ہے''۔ گھونگھے بابا نے انکار میں سر ہلا کر کہا۔

''تو پھر وہ کیوں خزانہ طلسم تلاش کر رہا ہے''۔ عمرو نے حیرت زدہ انداز میں کہا۔

''زرگاش جادوگر، سرخ جادوگر کا ادھورا کام پورا کرنا چاہتا ہے''۔ گھونگھے بابا نے کہا تو عمرو بے اختیار چونک پڑا۔

''ادھورا کام۔ مطلب زرگاش جادوگر اس خزانے سے سرخ دیوتا کا بت بنانا چاہتا ہے''۔ عمرو نے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

پوچھا۔

''ہاں۔ سرخ دیوتا جادوگروں کا سب سے بڑا دیوتا ہے اور جو جادوگر بھی اس کا نائب بنے گا وہ پوری دنیا پر چھا جائے اور اس کی جادوئی طاقتوں میں اس قدر اضافہ ہو جائے گا کہ وہ اپنی جادوئی طاقتوں کی مدد سے پوری دنیا پر قبضہ کر سکتا ہے۔ پوری دنیا اس کے سامنے جھک سکتی ہے اور وہ چند نیک ہستیوں کو چھوڑ کر جسے چاہے آسانی سے شیطان کا پیرو کار بنا سکتا ہے اس لئے وہ ہر حال میں خزانہ طلسم تک پہنچنا چاہتا ہے۔ اسے یہ تو معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ سرخ جادوگر کا خزانہ طلسم کہاں ہے لیکن اپنی جادوئی طاقتوں سے اسے اس بات کا ضرور پتہ چل گیا ہے کہ دنیا میں ایک ایسا انسان ہے جو خزانہ طلسم کو تلاش بھی کر سکتا ہے اور وہاں پہنچ بھی سکتا ہے''۔ گھونگھے بابا نے یہ سب کہا اور خاموش ہو گئے۔

''اور وہ کون انسان ہے جو خزانہ طلسم کو تلاش بھی کر سکتا ہے اور وہاں پہنچ بھی سکتا ہے''۔ عمرو نے اشتیاق بھری نظروں سے گھونگھے بابا کو دیکھتے ہوئے

پوچھا۔

''عمرو عیار''۔ گھونگھے بابا نے کہا اور اپنا نام سن کر عمرو عیار بے اختیار اچھل پڑا۔

''عمرو عیار۔ آپ کا مطلب ہے کہ میں''۔ عمرو نے ان کی جانب حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں عمرو عیار۔ وہ تم ہی ہو جو سرخ جادوگر کے گمشدہ خزانہ طلسم کو ڈھونڈ سکتے ہو اور اس طلسم میں گھس کر طلسم کو ختم کر کے وہاں سے سارا خزانہ حاصل کر سکتے ہو''۔ گھونگھے بابا نے کہا اور عمرو عیار آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھتا رہ گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

زرگاش جادوگر اپنے جادو محل کے شاہی کمرے میر
شاہی مسند پر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اس کے ہاتھ میر
موجود چھڑی پر لگی ہوئی کھوپڑی کی آنکھوں میں سرخ
سی پیدا ہوئی اور وہ چمکنا شروع ہو گئیں۔

''کیا بات ہے اشمالا۔ اب کون آیا ہے''۔ کھوپڑ
کی آنکھیں چمکتے دیکھ کر زرگاش جادوگر نے چونک
ہوئے پوچھا۔

''کالے معبد کا پجاری کالا بونا آیا ہے آقا''۔ اشما
نے جواب دیا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ آ جاؤ کالے بونے۔ میں تمہارا ہ
انتظار کر رہا ہوں''۔ زرگاش جادوگر نے چونک کر او
پھر اونچی آواز میں کہا تو اچانک دروازے سے ایک

بالشت بھر کا بونا جس کا رنگ انتہائی سیاہ تھا اور اس
نے سیاہ رنگ کا ہی چوغے نما لباس پہن رکھا تھا
مینڈکوں کی طرح سے پھدکتا ہوا اندر آ گیا اور زرگاش
جادوگر کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

''خوش آمدید کالے بونے۔ زرگاش جادوگر تمہیں
اپنے جادو محل میں خوش آمدید کہتا ہے''۔ زرگاش جادوگر
نے کالے بونے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے یہاں کیوں بلایا گیا ہے''۔ کالے بونے نے
زرگاش جادوگر کی جانب گول گول مگر سرخ آنکھوں
سے گھورتے ہوئے چیختی ہوئی اور انتہائی سخت آواز میں
پوچھا۔

''مجھے تم سے ایک اہم بات کرنی تھی اور اس کے
لئے تم سے مشورہ بھی کرنا تھا''۔ زرگاش جادوگر نے
قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بولو۔ کیا بات ہے''۔ کالے بونے نے اسی طرح
سے چیختی ہوئی آواز میں کہا تو زرگاش جادوگر نے اسے
خزانہ طلسم کے بارے میں ساری حقیقت سے آگاہ کر
دیا اور اس نے کالے بونے کو یہ بھی بتا دیا کہ وہ

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سرخ جادوگر کا ادھورا کام پورا کرنا چاہتا ہے اور وہ خزانہ طلسم کے خزانے سے سرخ دیوتا کا بت بنانا چاہتا ہے تاکہ سرخ دیوتا اسے اپنا نائب بنا لے اور وہ اس کی مدد سے نہ صرف دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور جادوگر بن جائے بلکہ پوری دنیا پر بھی قبضہ کر لے۔

”اس سلسلے میں تمہیں میری صلاح کی کیا ضرورت ہے۔ اگر تمہیں خزانہ طلسم کا پتہ ہے تو جاؤ اور جا کر اسے حاصل کر لو اور بنا لو خزانہ طلسم کے سنہری خزانے سے سرخ دیوتا کا بت“۔ کالے بونے نے کہا۔

”مجھے خزانہ طلسم کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے کالے بونے کہ وہ کہاں ہے۔ اگر مجھے اس طلسم کا پتہ بھی ہوتا تو میں اس طلسم میں نہیں جا سکتا تھا۔ اس طلسم میں بے پناہ خطرات ہیں۔ اس طلسم میں نہ صرف سرخ جادوگر کی بدروح موجود ہے بلکہ اس کی وہ جادوئی طاقتیں بھی موجود ہیں جنہیں سرخ جادوگر نے طلسم کی حفاظت کے لئے مامور کیا تھا۔ ان سب کی موجودگی میں خزانہ طلسم میں جو بھی جائے گا سرخ جادوگر کی بدروح اور اس کی جادوئی طاقتیں اس کا

خاتمہ کر دیں گی۔ اس کے علاوہ خزانہ طلسم دنیا کا ایک گمشدہ طلسم ہے۔ اس طلسم کی تلاش میں بے شمار جادوگر اور جادوگرنیاں ہلاک ہو چکی ہیں لیکن کوئی بھی آج تک یہ نہیں جان سکا تھا کہ خزانہ طلسم کہاں ہے۔ اب میں نے جب خزانہ طلسم تلاش کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے لئے میں بڑے بڑے جادوگر دیوتاؤں کے معبدوں میں گیا۔ میں نے شیطان اعظم کی تاریکی اور زمین کی انتہائی گہرائی میں جا کر سو سال تک پوجا کی تو مجھے بتایا گیا کہ خزانہ طلسم اب بھی اس دنیا میں موجود ہے لیکن وہ دنیا کی نگاہوں سے چھپا ہوا ہے جسے اس دور کا چالاک اور عیار انسان عمرو عیار ہی تلاش کر سکتا ہے۔ عمرو عیار کے پاس چند ایسی کراماتی چیزیں ہیں جن کی مدد سے وہ خزانہ طلسم ڈھونڈ بھی سکتا ہے اور خزانہ طلسم میں داخل ہو کر سرخ جادوگر کی بدروح اور اس کی تمام جادوئی طاقتوں کو فنا کر کے وہاں سے سارا خزانہ نکال کر لا بھی سکتا ہے۔ اس کے لئے مجھے خاص طور پر عمرو عیار سے مدد لینے کے لئے کہا گیا تھا۔ اس کے علاوہ مجھے جب عمرو عیار کے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بارے میں بتایا گیا تو وہ اس سے بھی زیادہ رونگٹے کھڑے کر دینے والا تھا۔ عمرو عیار کوئی عام انسان نہیں ہے۔ وہ عیار اور لالچی ہونے کے ساتھ ساتھ جادوگروں اور جادوگرنیوں کا سب سے بڑا دشمن ہے جو اپنی چالاکیوں، عیاریوں اور اپنی کراماتی چیزوں کا استعمال کر کے بڑے بڑے جادوگروں اور جادوگرنیوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہے۔ وہ دولت کا رسیا ہے۔ اسے جیسے ہی کسی خزانے کا علم ہوتا ہے تو وہ اس خزانے کے حصول کے لئے کمر بستہ ہو جاتا ہے اور خزانہ حاصل کرنے کے لئے اگر اسے آگ کے سمندر میں بھی چھلانگ لگانی پڑے تو وہ اس سے بھی دریغ نہیں کرتا ہے۔ مجھے اس خطرناک اور عیار انسان سے مدد لینے کے لئے کہا گیا تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اگر عمرو عیار موتِ جادوگراں ہے تو پھر مجھے اسی سے مدد لینے کے لئے کیوں کہا گیا ہے۔ میں نے اپنی جادوئی طاقتوں سے بھی عمرو عیار کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو انہوں نے بھی مجھے عمرو عیار کی عیاریوں اور اس کی جادوگروں اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جادوگرنیوں کی دشمنی کے حوالے سے سینکڑوں کہانیاں سنائیں۔ جس سے میں پریشان ہو گیا اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر میں عمرو عیار کو کسی بھی طریقے سے بتاؤں لیکن وہ خزانہ طلسم سے حاصل کیا ہوا خزانہ مجھے کبھی نہیں دے گا۔ وہ تو خود خزانہ طلسم کا سارا خزانہ حاصل کر لے گا پھر میرے ہاتھ کیا آئے گا اور اگر میں نے اس سے زبردستی خزانہ حاصل کرنے کی کوشش کی تو وہ دوسرے جادوگروں کی طرح میری جان کا بھی دشمن بن جائے گا۔ اس طرح عمرو عیار کے ہاتھوں میری زندگی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ میں جانتا ہوں کہ میں دنیا کا بہت بڑا اور انتہائی طاقتور جادوگر ہوں لیکن میں یہ بھی جان چکا ہوں کہ عمرو عیار وہ عیار انسان ہے جس کی عیاریوں سے شہنشاہ افراسیاب اور اس کی طاقتور جادوگرنی بیوی ملکہ حیرت جادو بھی محفوظ نہیں ہیں اس کے علاوہ عمرو عیار جادوگروں کے سب سے بڑے دیوتا سامری جادوگر سے بھی ٹکرانے اور اسے شکست دینے کی ہمت رکھتا ہے۔ اس کے پاس جو کراماتی چیزیں موجود ہیں ان کی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

وجہ سے عمرو عیار پر کسی جادو کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور وہ ہر طرح کے طلسمات کا خاتمہ کرتا ہوا اس جگہ پہنچ جاتا ہے جہاں بڑے سے بڑا جادوگر بھی جانے سے گھبراتا ہے۔ میں نے اس معاملے میں بہت سوچا مگر مجھے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا اسی لئے میں نے مشورے کے لئے تمہیں بلایا ہے۔ اب تم بتاؤ کیا عمرو عیار کے سوا کسی دوسرے طریقے سے میں خزانہ طلسم تک نہیں پہنچ سکتا اور کیا کوئی ایسا راستہ نہیں ہو سکتا کہ میں خود خزانہ طلسم میں داخل بھی ہو جاؤں اور وہاں سے سارا خزانہ بھی نکال کر لے آؤں“۔ زرگاش جادوگر نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”نہیں زرگاش جادوگر۔ عمرو عیار کے سوا واقعی کوئی خزانہ طلسم تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ خزانہ طلسم کے طلسمات انتہائی خوفناک اور طاقتور ہیں جنہیں کم از کم کوئی جادوگر ختم نہیں کر سکتا ہے۔ ان طلسمات کو ختم کرنے کے لئے روشنی کی طاقتیں ہی کام کر سکتی ہیں اور عمرو عیار دنیا کا واحد انسان ہے جس کے پاس روشنی کی طاقتوں کی دی ہوئی سینکڑوں کراماتی چیزیں

موجود ہیں جن کی مدد سے وہ خزانہ طلسم جیسے گمشدہ طلسم کو تلاش بھی کر سکتا ہے اور وہاں موجود سرخ جادوگر کی بدروح اور اس کی جادوئی طاقتوں کا خاتمہ بھی کر سکتا ہے۔ خزانہ طلسم کا خزانہ عمرو عیار ہی حاصل کر سکتا ہے اور کوئی نہیں“۔ کالے بونے نے کہا اور اس کا جواب سن کر زرگاش جادوگر کے چہرے پر مایوسی کے بادل چھا گئے۔

”تب تو وہ سارا خزانہ عمرو عیار کا ہو گا وہ تو مجھے اس خزانے کو دیکھنے کا بھی کوئی موقع نہیں دے گا“۔ زرگاش جادوگر نے مایوسی سے کہا۔

”نہیں۔ اگر تم چاہو تو وہ سارا خزانہ تم عمرو عیار سے حاصل کر سکتے ہو“۔ کالے بونے نے کہا تو زرگاش جادوگر چونک کر اس طرح کالے بونے کی شکل دیکھنے لگا جیسے یہ بات کالے بونے نے نہ کی ہو بلکہ اس کے اپنے کان بجے ہوں۔

”کیا کہا تم نے۔ میں عمرو عیار سے خزانہ حاصل کر سکتا ہوں۔ مگر کیسے۔ عمرو عیار بھلا اس قدر محنت سے حاصل کیا ہوا خزانہ مجھے کیوں دے گا“۔ زرگاش

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جادوگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمرو عیار کے بارے میں مجھے سب پتہ ہے زرگاش جادوگر۔ عمرو عیار واقعی دنیا کا عیار ترین انسان ہے اور خزانے حاصل کرنے کا بھی لالچ اس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اس کے پاس کراماتی چیزوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے اور اس کی سب سے بڑی کراماتی چیز اس کا ایک تھیلا ہے جسے وہ زنبیل کہتا ہے۔ وہ دنیا بھر کی چیزیں اپنے اس تھیلے میں ہی رکھتا ہے۔ اس کا تھیلا اس قدر حیرت انگیز ہے کہ اگر اس میں پہاڑ کے پہاڑ بھی توڑ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ زنبیل میں جاتے ہی غائب ہو جاتے ہیں اور زنبیل یوں ہلکی پھلکی رہتی ہے جیسے عام اور خالی تھیلا ہو''۔ کالے بونے نے کہا۔

''ہاں۔ میں اس کی زنبیل کے بارے میں جانتا ہوں اور مجھے اس بات کا بھی پتہ ہے کہ عمرو عیار کی زنبیل سے اس وقت تک کچھ نہیں نکالا جا سکتا جب تک عمرو عیار خود اس میں سے کچھ نہ نکالے۔ سوائے عمرو عیار کے کوئی بھی اس کی مرضی کے بغیر اس میں

سے کچھ نہیں نکال سکتا ہے اور اسی بات کی مجھے پریشانی ہے کہ اگر خزانہ طلسم کا سنہری خزانہ عمرو عیار کی زنبیل میں چلا گیا تو پھر میرے لئے اس کا حصول ناممکن ہو جائے گا قطعی ناممکن''۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔

''میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں بتا سکتا ہوں جس کی مدد سے تم عمرو عیار کی زنبیل سے نہ صرف سنہری خزانہ بلکہ اس کے تمام خزانے بھی حاصل کر سکتے ہو''۔ کالے بونے نے کہا اور زرگاش جادوگر بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ وہ کون سی چیز ہے جس کی مدد سے میں عمرو عیار کی زنبیل میں چھپے ہوئے اس کے تمام خزانے حاصل کر سکتا ہوں''۔ زرگاش جادوگر نے مسرت اور انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے لئے تمہیں سرخ دیوتا کے معبد میں جانا ہو گا زرگاش جادوگر۔ سرخ دیوتا کے معبد میں سرخ دیوتا کا جو بت بنا ہوا ہے اس کی پیشانی پر دو سیاہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رنگ کے ہیرے لگے ہوئے ہیں۔ تم معبد میں جا کر بت کی پیشانی سے وہ سیاہ ہیرے اتار لاؤ اور اس میں سے ایک ہیرا کسی بھی طریقے سے عمرو عیار تک پہنچا دو۔ عمرو عیار اس ہیرے کو حفاظت کے لئے اپنی زنبیل میں ڈال لے گا۔ جیسے ہی وہ ہیرا اپنی زنبیل میں ڈالے گا تم اس کی زنبیل میں اور کچھ تو نہیں دیکھ سکو گے لیکن اس کی زنبیل میں جتنی بھی دولت جتنے بھی خزانے ہوں گے وہ تمہیں آسانی سے دکھائی دے جائیں گے پھر تم سرخ دیوتا کے دوسرے ہیرے کو زمین پر رکھنا اور اس پر زلجاشا منتر پھونک دینا۔ اس منتر کی وجہ سے عمرو عیار کی زنبیل میں موجود سرخ دیوتا کا دوسرا ہیرا بھی خود بخود نکل کر تمہارے پاس پہنچ جائے گا اور اس ہیرے کے ساتھ جتنی بھی دولت، جتنے بھی خزانے ہوں گے وہ سب بھی عمرو عیار کی زنبیل سے غائب ہو کر تمہارے پاس پہنچ جائیں گے اس طرح تمہیں ہاتھ پیر ہلانے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی اور عمرو عیار کے پاس موجود تمام خزانے تمہارے ہو جائیں گے''۔ کالے بونے نے کہا اور اس

کا جواب سن کر زرگاش جادوگر کا چہرہ فرطِ مسرت سے کھلتا چلا گیا۔ اس کی آنکھوں میں مایوسی کے جو بادل تھے وہ چھٹ گئے تھے اور ان کی جگہ اس کی آنکھوں میں امید اور کامیابی کی تیز چمک ابھر آئی تھی۔

''اوہ اوہ۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو میں آج اور ابھی سب کام چھوڑ کر سرخ دیوتا کے معبد میں چلا جاتا ہوں اور اس کے بت کی پیشانی پر لگے ہوئے دونوں سیاہ ہیرے اتار کر لے آتا ہوں۔ بہت خوب کالے بونے۔ بہت خوب۔ تم نے تو میری ساری پریشانی ہی دور کر دی ہے اور مجھے ایسا آسان راستہ بتا دیا ہے جس کے ذریعے میں خزانہ طلسم کے خزانوں سمیت عمرو عیار کے بھی تمام خزانوں کا مالک بن سکتا ہوں۔ خزانے عمرو عیار کی زنبیل سے غائب ہو گے تو اس کے خواب و گمان میں بھی نہیں ہو گا کہ وہ خزانے زنبیل سے کیسے غائب ہوئے ہیں اور کہاں گئے ہیں۔ بہت خوب کالے بونے۔ بہت خوب۔ تم واقعی عظیم دیوتا کے عظیم پجاری ہو۔ میں تم سے بے حد خوش ہوں۔ میں نے باشوری کے ذریعے تمہیں پیغام بھجوایا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھا کہ میں تمہارے یہاں آنے پر تمہارے لئے عظیم بھینٹ کا انتظام کروں گا۔ میں تمہاری پسند جانتا ہوں کالے بونے۔ تم کم عمر لڑکیوں کے دل نکال کر کھانا زیادہ پسند کرتے ہو۔ میں نے تمہاری آمد سے پہلے ہی اپنے محل کے تہہ خانوں میں سو کم عمر لڑکیوں کو قید کر دیا ہے جنہیں میری جادوئی طاقتیں انسانی آبادیوں سے اٹھا کر لائی تھیں۔ تم تہہ خانے میں جاؤ اور ان تمام لڑکیوں کو ہلاک کر کے ان کے دل نکال کر کھا جاؤ۔ اگر تم کہو گے تو میں تمہارے لئے مزید ایسی سو اور لڑکیوں کا بھی بندوبست کرا دوں گا''۔ زرگاش جادوگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور سو کم عمر لڑکیوں کا سن کر کالے بونے کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

''نہیں۔ اور لڑکیوں کی مجھے ضرورت نہیں پڑے گی۔ میرے لئے تمہاری منگوائی ہوئی سو لڑکیاں ہی کافی ہوں گی''۔ کالے بونے نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو جاؤ اور تہہ خانے میں جا کر ان سب کی

بھینٹ لے لو''۔ زرگاش جادوگر نے بڑے فیاضانہ لہجے میں کہا جیسے وہ کالے بونے کو انسانی دل نکال کر کھانے کے لئے نہیں بلکہ اسے عام انسانوں کی طرح کھانے کی دعوت دے رہا ہو۔

''ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں لیکن میری ایک بات دھیان سے سن لو۔ دوسرے ہیرے پر تم زلجاشا منتر تب پڑھنا جب عمرو عیار خزانہ طلسم کا سارا خزانہ اپنی زنبیل میں ڈال لے۔ سنہری خزانے سے سرخ دیوتا کا بت تب ہی بنایا جا سکتا ہے جب خزانہ طلسم کا سارا خزانہ طلسم سے نکال لیا جائے۔ اگر اس خزانے میں سے ایک عام سا موتی بھی عمرو عیار کی زنبیل میں رہ گیا تو تم کبھی بھی سرخ دیوتا کا بت نہیں بنا سکو گے بلکہ جیسے ہی خزانہ طلسم کا خزانہ عمرو عیار کی زنبیل سے غائب ہو کر تمہارے پاس آئے گا پورا خزانہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ تمہارے پاس سے بھی غائب ہو جائے گا اور وہ خزانہ غائب ہو کر کہاں جائے گا اس کے بارے میں تمہیں شاید پھر میں بھی کچھ نہ بتا سکوں''۔ کالے بونے نے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تم فکر نہ کرو۔ میں اس وقت کا انتظار کروں گا جب تک عمرو عیار خزانہ طلسم سے سارا خزانہ حاصل نہیں کر لیتا۔ جب وہ خزانہ حاصل کر کے طلسم سے باہر آئے گا تب ہی میں سرخ دیوتا کے دوسرے سیاہ ہیرے پر زلجاشا منتر پڑھوں گا اس سے پہلے نہیں"۔

زرگاش جادوگر نے کہا تو کالے بونے نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مڑ کر تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی زرگاش جادوگر بھی سرخ دیوتا کے معبد میں جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا۔ کالے بونے نے اسے عمرو عیار کی زنبیل سے خزانہ حاصل کرنے کا واقعی بے حد آسان طریقہ بتا دیا تھا جس سے وہ زنبیل سے خزانہ طلسم کا ہی نہیں بلکہ عمرو عیار کے بھی پہلے سے حاصل کئے ہوئے تمام خزانے حاصل کر سکتا تھا۔ عمرو عیار کی زنبیل سے اگر اس کے سارے خزانے غائب ہو جاتے تو عمرو عیار واقعی زمین چاٹنے پر مجبور ہو جاتا وہ لاکھ ٹکریں مارتا لیکن وہ یہ کبھی نہیں جان سکتا تھا کہ اس کی زنبیل کے خزانے کہاں اور کیسے غائب ہو گئے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔

زرگاش جادوگر کو سب سے پہلے سرخ معبد میں جا کر سرخ دیوتا کی پیشانی پر لگے ہوئے دو سیاہ ہیرے حاصل کرنے تھے اور زرگاش جادوگر جانتا تھا کہ وہ سرخ دیوتا کے بت کی پیشانی پر لگے ہوئے دونوں ہیرے کیسے حاصل کر سکتا ہے اس لئے وہ مطمئن تھا۔

وہ بس یہ سوچ رہا تھا کہ جب وہ دونوں سیاہ ہیرے حاصل کر لے گا تو وہ ایک ہیرا عمرو عیار تک کیسے پہنچائے گا جسے عمرو عیار اپنی زنبیل میں رکھ لیتا اور زرگاش جادوگر کا مقصد پورا ہو جاتا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

"جس خزانے کو آج تک دنیا کے بڑے بڑے جادوگر اور شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیوی ملکہ حیرت جادو نہیں ڈھونڈ سکی۔ اس خزانہ طلسم کو میں ڈھونڈ سک ہوں اور وہاں سے خزانہ بھی نکال کر لا سکتا ہوں۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں گھونگھے بابا۔ ایسا کیسے ممک ہے"۔ عمرو عیار نے گھونگھے بابا کی بات سن کر کچھ د خاموش اور حیران رہنے کے بعد ان کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم اپنی کراماتی چیزوں کی مدد سے اس گمشدہ خزا طلسم تک پہنچ سکتے ہو عمرو بیٹا اور تمہارے پاس ایک بہت سے کراماتی چیزیں ہیں جن کی مدد سے تم خزا طلسم کے تمام طلسمات عبور بھی کر سکتے ہو اور اس طلس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے خزانہ بھی حاصل کر سکتے ہو"۔ گھونگھے بابا نے سکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ میرے پاس موجود کراماتی چیزوں کے بارے میں بھی جانتے ہیں"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اب تمہاری زنبیل اور اس میں موجود کراماتی چیزیں اتنی مشہور ہو چکی ہیں کہ ان کے بارے میں ہر خاص و عام جانتا ہے۔ لیکن تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ زنبیل تمہارے نام سے منسوب ہے۔ اس میں موجود ہر چیز پر صرف تمہارا حق ہے اور زنبیل سے ہر چیز صرف تم ہی نکال سکتے ہو۔ دوسروں کے لئے تو زنبیل محض ایک خالی تھیلا ہے اور کچھ نہیں"۔ گھونگھے بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمرو عیار نے مطمئن ہو کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو آپ نے مجھے یہ سب بتانے کے لئے یہاں بلایا تھا"۔ عمرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں تمہیں اس گمشدہ خزانہ طلسم کے بارے میں ہی بتانا چاہتا تھا اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ تم

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اس طلسم کی تلاش میں جاؤ اور اس طلسم میں گھس کر طلسم کو ہمیشہ کے لئے فنا کر دو اور وہاں موجود تمام خزانہ حاصل کر لو‘‘۔ گھونگھے بابا نے کہا۔

’’اس سے آپ کو کیا فائدہ ہو گا۔ میرا مطلب ہے کہ اگر میں کسی طرح سے گمشدہ خزانہ طلسم کو تلاش کر کے وہاں سے دنیا کا سب سے بڑا خزانہ حاصل کر لوں تو وہ تو سب کا سب میرا ہی ہو گا۔ کیا آپ واقعی میرا ہی بھلا کرنا چاہتے ہیں یا اس کے پیچھے آپ کا بھی کوئی مفاد یا فائدہ ہے‘‘۔ عمرو نے گھونگھے بابا کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’نہیں اس میں میرا کوئی مفاد نہیں ہے۔ البتہ تمہارے ہاتھوں خزانہ طلسم فنا ہو جائے گا تو اس سے میری سمندری دنیا اور تمہاری انسانی دنیا ہمیشہ کے لئے سرخ اور زرگاش جیسے جادوگروں سے محفوظ ہو جائے گی‘‘۔ گھونگھے بابا نے کہا۔

’’سرخ جادوگر۔ لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ سرخ جادوگر مر چکا ہے۔ پھر اس سے آپ کی سمندری دنیا یا ہماری انسانی دنیا کو کیا خطرات ہو سکتے ہیں‘‘۔ عمرو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’سرخ جادوگر ہلاک ہو چکا ہے بیٹا لیکن اس کی روح بدروح بن کر اب بھی اس کے بنائے ہوئے خزانہ طلسم میں موجود ہے جو خزانہ طلسم سے نکلنے کے لئے مسلسل ہاتھ پاؤں مار رہی ہے۔ اگر کسی بھی طرح سرخ جادوگر کی بدروح خزانہ طلسم سے نکل آنے میں کامیاب ہو جائے تو وہ کسی بھی انسانی جسم میں سما کر نئی زندگی حاصل کر سکتی ہے اور پھر سب کچھ پہلے جیسا ہو سکتا ہے جیسا سرخ جادوگر کے زمانے میں تھا۔ اسی طرح زرگاش جادوگر جو سرخ جادوگر کا ادھورا کام پورا کرنا چاہتا ہے اگر اسے خزانہ طلسم کا خزانہ مل گیا تو وہ سرخ جادوگر کا ادھورا کام پورا کر سکتا ہے۔ زرگاش جادوگر اسی دنیا میں رہتا ہے اور وہ انتہائی سفاک، بے رحم اور نہایت ظالم جادوگر ہے جس کے سامنے انسان تو کیا ہم جیسی سمندری مخلوق بھی کیڑے مکوڑوں جیسی ہے۔ وہ اپنی جادوئی طاقتوں کو انسانی بھینٹ دیتا ہے۔ اس کی جادوئی طاقتیں انسانوں کا خون پینے کے ساتھ ساتھ ان کے دل بھی نکال کر کھا جاتی ہیں اور تمہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

یہاں نیلم رانی لائی ہے۔ زرگاش جادوگر نیلم رانی کو بے حد پسند کرتا ہے۔ مگر چونکہ نیلم رانی کی اللہ کے توسط سے میں حفاظت کرتا ہوں اس لئے زرگاش جادوگر، نیلم رانی کو اب تک کوئی نقصان نہیں پہنچا سکا ہے لیکن اگر وہ خزانہ طلسم کا خزانہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اس نے سرخ دیوتا کا بت بنا لیا تو سرخ دیوتا اسے واقعی اپنا نائب بنا لے گا جس سے اس کی جادوئی اور شیطانی طاقتوں میں ہزاروں گنا اضافہ ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں انسانی دنیا اور سمندری دنیا کے ساتھ ساتھ میں نیلم رانی کی بھی کوئی مدد نہیں کر سکوں گا اور زرگاش جادوگر یہاں سے نیلم رانی کو اٹھا کر لے جائے گا اور اس سے زبردستی شادی کر لے گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ایسی نوبت آنے سے پہلے ہی یہ سارا معاملہ ختم ہو جائے۔ جب تم خزانہ طلسم سے سارا خزانہ حاصل کر لو گے تو زرگاش جادوگر تمہارے پیچھے لگ جائے گا اور وہ ہر حال میں تم سے خزانہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا لیکن مجھے یقین ہے کہ تم اس جادوگر کو شکست دینے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں کامیاب ہو جاؤ گے اور اس طرح دنیا دو بڑے شیطانوں سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گی"۔ گھونگھے بابا نے کہا اور عمرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"تو یہ بات ہے۔ آپ اس خزانے کے بدلے میں سرخ جادوگر کی بدروح کو فنا کرانے کے ساتھ ساتھ زرگاش جادوگر کو بھی میرے ذریعے ہلاک کرنا چاہتے ہیں"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"ہاں بیٹا۔ تمہارے لئے یہ کام مشکل نہیں ہو گا کیونکہ تم پہلے سے ہی موتِ جادوگراں کے نام سے مشہور ہو"۔ گھونگھے بابا نے مسکراتے ہوئے کہا تو جواب میں عمرو عیار بھی مسکرا دیا۔

"زرگاش جادوگر تو ابھی زندہ ہے میں اس کا مقابلہ کر کے اسے ہلاک کر سکتا ہوں لیکن سرخ جادوگر کی بدروح۔ میں اسے کیسے فنا کروں گا۔ کیا اسے فنا کرنے کے لئے مجھے کوئی خاص عمل کرنا پڑے گا اور جب آپ گمشدہ خزانہ طلسم کے بارے میں اتنا سب جانتے ہیں تو پھر آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ اس طلسم

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

میں کتنے طلسمات ہیں اور میں یہ طلسمات کیسے فتح کر سکوں گا''۔ عمرو نے کہا۔

''خزانہ طلسم کے تین طلسمات ہیں بیٹا۔ پہلے طلسم میں تمہارا سامنا سرخ جادوگر کی بدروح سے ہی ہو گا جسے فنا کئے بغیر تم آگے نہیں بڑھ سکو گے۔ اس کے بعد تمہارا سامنا ایسی بدروحوں اور شیطانی طاقتوں سے ہو گا جو خزانہ طلسم کی حفاظت پر مامور ہیں۔ ان سب کو بھی تم نے فنا کرنا ہے۔ تیسرے طلسم میں تمہارے سامنے تین کمرے آئیں گے۔ جو باہر سے دیکھنے میں ایک جیسے ہوں گے۔ ان کے بند دروازوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ تمہیں ان میں سے ایک کمرے کا تالا اور پھر دروازہ کھول کر اندر جانا ہو گا۔ اگر تم خزانے والے کمرے میں جاؤ گے تو جیت تمہاری ہو گی اور وہاں موجود سارا خزانہ تمہارا ہو جائے گا اور اگر تم نے غلطی سے ان دو کمروں کو کھول لیا جس میں خزانے نہیں ہیں تو تمہارے لئے مشکل ہو جائے گی۔ اگر تم کسی غلط کمرے میں داخل ہو گئے تو پھر تم ہمیشہ کے لئے اس طلسم میں قید ہو جاؤ گے اور وہیں سسک

سسک کر ہلاک ہو جاؤ گے''۔ گھونگھے بابا نے کہا اور پھر وہ عمرو کو ان طلسمات کو سر کرنے کے طریقے بتانے لگے۔ انہوں نے عمرو عیار کو سرخ جادوگر کی بدروح سے نپٹنے اور اسے فنا کرنے اور دوسرے طلسم میں موجود شیطانی بدروحوں کو فنا کرنے کے طریقوں سے آگاہ کیا تھا لیکن انہوں نے تیسرے طلسم کے بارے میں عمرو کو نہیں بتایا کہ وہ کمرہ کون سا ہے جس میں خزانہ بھرا ہوا ہے۔ اس کے لئے گھونگھے بابا نے عمرو عیار سے کہا کہ ان تین کمروں میں سے اسے خود ہی وہ کمرہ ڈھونڈنا ہو گا جس میں خزانہ موجود ہے۔ اس سلسلے میں نہ تو وہ اس کی کوئی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس کے لئے عمرو عیار طلسم میں اپنی زنبیل کی کسی کراماتی چیز سے مدد لے سکے گا۔ یہ عمرو عیار کی قسمت اور ذہانت ہی ہو گی کہ وہ خزانے والے کمرے میں پہنچ جائے۔

''ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ اب زرگاش جادوگر کے بارے میں بھی مجھے تفصیل بتا دیں۔ اگر وہ مجھ سے خزانہ حاصل کرنے کے لئے آیا تو وہ مجھ پر کون کون

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے حربے استعمال کرے گا اور میں اسے کیسے ہلاک کر سکتا ہوں"۔ عمرو نے گھونگھے بابا کی ساری باتیں سن کر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ان سے پوچھا۔

"زرگاش جادوگر یا تو خود تمہارے پاس آئے گا یا پھر وہ اپنی کسی جادوئی طاقت کو تمہارے پاس بھیجے گا۔ میں تمہیں ایک انگوٹھی دیتا ہوں۔ تم اسے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن لینا۔ جب زرگاش جادوگر یا اس کی کوئی جادوئی طاقت تمہارے سامنے آئے گی تو اس انگوٹھی پر لگا ہوا سرخ نگینہ خود بخود چمکنا شروع ہو جائے گا اور تمہیں پتہ چل جائے گا کہ تمہارے سامنے زرگاش جادوگر یا اس کی کوئی شیطانی طاقت ہے۔ تم انہیں اپنی کراماتی تلوارِ حیدری سے ہلاک کر دینا"۔ گھونگھے بابا نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گھونگھے بابا نے اپنے ہاتھ کی انگلی میں پہنی ہوئی ایک سرخ نگینے والی انگوٹھی اتار کر عمرو عیار کو دے دی جسے عمرو نے فوراً ہی اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی میں پہن لی۔

گھونگھے بابا نے جھک کر سیپ میں پڑا ہوا ایک

نیلے رنگ کا موتی اٹھایا۔ اس موتی میں بے پناہ چمک تھی۔ موتی اخروٹ جتنا بڑا تھا۔

"یہ موتی تم اپنے پاس رکھ لو۔ جب تم گمشدہ خزانہ طلسم کی مہم کے لئے روانہ ہونے لگو تو اس موتی کو زمین پر ڈال دینا۔ یہ موتی یا تو کسی پرندے کا روپ دھار لے گا یا پھر کسی جانور کا۔ پھر پرندہ یا جانور جہاں بھی جائے تمہیں اس کے پیچھے جانا پڑے گا۔ اس موتی کی مدد سے تم اس علاقے میں پہنچ جاؤ گے جہاں گمشدہ خزانہ طلسم موجود ہے۔ البتہ خزانہ طلسم میں داخل ہونے کا راستہ تمہیں خود تلاش کرنا پڑے گا اور اس کے لئے تم اپنی کراماتی چیزوں کو استعمال کر سکتے ہو"۔ گھونگھے بابا نے کہا تو عمرو نے بڑے مؤدب انداز میں ان سے نیلا موتی لے لیا۔

"میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں گھونگے بابا"۔ عمرو نے سیپ میں موجود اور سیپ سے باہر بکھرے ہوئے موتیوں کی جانب حرص بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بولو۔ کیا کہنا ہے تمہیں"۔ گھونگھے بابا نے مسکرا کر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہا جیسے وہ عمرو عیار کی نظروں کا مفہوم خوب سمجھتے ہوں۔

''سردار امیر حمزہ کو تو آپ جانتے ہی ہوں گے''۔ عمرو نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ وہ انتہائی باکردار اور نیک انسان ہیں اور مسلمانوں کے امیر ہیں جو شہنشاہ افراسیاب اور اس کے جادوگروں کی فوج سے اسلام کی سر بلندی کے لئے ہر وقت برسرِ پیکار رہتے ہیں''۔ گھونگھے بابا نے کہا۔

''جی ہاں۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میں سردار امیر حمزہ مصاحبِ خاص ہوں۔ وہ جب بھی مجھے کسی جادوگر یا جادوگرنی کو ہلاک کرنے کے لئے کسی بھی مہم پر بھیجتے ہیں تو جانے سے پہلے وہ مجھے نیک شگون کے تحت کچھ نہ کچھ ضرور دیتے ہیں جس سے میرا حوصلہ بھی بڑھ جاتا ہے اور اس شگون کی برکت سے مجھے ان کی دعائیں بھی مل جاتی ہیں جو میری کامیابی کے لئے سب سے بڑی ضمانت ہوتی ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی اگر مجھے نیک

شگون کے تحت کچھ دے دیں تو مجھے آپ کی دعاؤں کا بھی سایہ مل جائے گا اور میں......'' عمرو نے آخری الفاظ رک رک کر اور سر جھکا کر نہایت معصومیت سے کہے تھے جیسے وہ یہ سب نہ چاہتے ہوئے کہہ رہا ہو۔ اس کا یہ معصوم پن دیکھ کر گھونگھے بابا بے اختیار ہنس پڑے۔

''میری دعائیں ہر وقت تمہارے ساتھ ہیں عمرو بیٹا لیکن اگر تم نیک شگون کے تحت کچھ لینا چاہتے ہو تو میں تمہیں مایوس نہیں کروں گا۔ میں جانتا ہوں تمہارا سانس ان موتیوں میں اٹکا ہوا ہے۔ لے لو۔ یہاں موجود سب موتی لے لو۔ مجھے ان موتیوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے''۔ گھونگھے بابا نے کہا اور ان کی بات سن کر عمرو عیار مسرت بھرے انداز میں اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں ایک ساتھ ہزاروں دیئے روشن ہو گئے تھے۔

''بس۔ بس۔ سارے موتی۔ میں سارے موتی لے لوں''۔ عمرو نے مسرت بھرے انداز میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہاں ہاں۔ یہ سارے موتی تمہارے ہیں۔ لے لو"۔ گھونگھے بابا نے کہا اور عمرو عیار پر تو جیسے شادیٔ مرگ کا دورہ پڑ گیا وہ مر بھکوں کی طرح ان موتیوں پر ٹوٹ پڑا۔ اس نے تیزی سے باہر بکھرے ہوئے موتی اکھٹے کر کے زنبیل میں ڈالنے شروع کر دیئے تھے۔ گھونگھے بابا نے سیپ کے اندر پڑے ہوئے موتی بھی باہر نکال دیئے تھے جنہیں عمرو ننھے بچوں کی طرح قلقاریاں مارتے ہوئے اٹھا اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈالتا جا رہا تھا۔

عمرو عیار کے ہاتھ اس وقت تک نہ رکے جب تک کہ اس نے وہاں موجود ایک ایک موتی نہ اٹھا لیا۔

"اب خوش ہو"۔ گھونگھے بابا نے کہا۔

"جی ہاں گھونگھے بابا۔ میں خوش ہوں بے حد خوش۔ آپ کا شکریہ۔ آپ نے مجھے جو نیک شگون دیا ہے اس کی وجہ سے آپ دیکھ لینا میں کس طرح کامیابیوں پر کامیابیاں حاصل کرتا ہوں"۔ عمرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کچھ اور پوچھنا ہے تو پوچھ لو کیونکہ میر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عبادت کرنے کا وقت ہو رہا ہے"۔ گھونگھے بابا نے کہا۔

"نہیں۔ اب مجھے کچھ اور نہیں پوچھنا۔ آپ کا ایک بار پھر شکریہ۔ بس آپ مجھے سمندری دنیا سے واپس میری دنیا میں پہنچنے کا انتظام کرا دیں تاکہ میں جلد سے جلد اپنی مہم پر جانے کی تیاری کر سکوں اور جس قدر جلد ممکن ہو یہ مسئلہ حل ہو جائے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ میں نیلم رانی کو بلاتا ہوں۔ جس طرح وہ تمہیں یہاں لائی تھی اسی طرح وہ تمہیں واپس تمہاری دنیا میں بھی پہنچا دے گی"۔ گھونگھے بابا نے کہا۔ ساتھ ہی انہوں نے دائیں طرف دیکھ کر نیلم رانی کو آواز دی تو دوسرے ہی لمحے نیلم رانی تیزی سے تیرتی ہوئی وہاں آ گئی جیسے وہ پہلے سے ہی وہیں موجود تھی اور گھونگھے بابا کی آواز کی ہی منتظر تھی کہ وہ اسے آواز دیں اور وہ فوراً وہاں پہنچ جائے۔

نیلم رانی نے سر جھکا کر نہایت مؤدبانہ انداز میں گھونگھے بابا کو سلام کیا اور ان کے سامنے دم کے بل نہایت ادب سے کھڑی ہو گئی۔

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

"نیلم رانی"۔ گھونگھے بابا نے نیلم رانی سے کہا۔

"جی گھونگھے بابا"۔ نیلم رانی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے عمرو عیار کو ساری باتیں تفصیل سے سمجھا دی ہیں۔ اب تم اسے واپس اس کی دنیا میں چھوڑ آؤ"۔ گھونگھے بابا نے نیلم رانی کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"جو حکم گھونگھے بابا۔ میں عمرو عیار کو ابھی لے جاتی ہوں اور اسے واپس اس کی دنیا میں پہنچا دیتی ہوں"۔ نیلم رانی نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا تو گھونگھے بابا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے عمرو نے گھونگھے بابا کا سیپ بند ہوتے دیکھا۔ سیپ بند ہوتے دیکھ کر عمرو نے گھونگھے بابا کو مؤدب انداز میں سلام کیا اور پھر وہ سیپ بند ہونے سے پہلے گھونگھے بابا سے اجازت لے کر نیلم رانی کے ساتھ واپس اپنی دنیا کی جانب ہو لیا۔

"باشوری حاضر ہو جلدی"۔ زرگاش جادوگر نے دروازے کی جانب دیکھ کر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو اچانک باہر سے تیز غراہٹ کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے زرگاش جادوگر کو دروازے کے پاس ایک سایہ سا لہراتا ہوا دکھائی دیا۔

"کیا میں اندر آ جاؤں زرگاش جادوگر"۔ سائے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں باشوری۔ آ جاؤ"۔ زرگاش جادوگر نے کہا تو سایہ تیزی سے اندر آ گیا اور زرگاش جادوگر کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا دوسرے لمحے اس سائے نے سفید بالوں اور سیاہ لباس والی بھیانک باشوری کا روپ دھار لیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

’’مجھے اب کس لئے بلایا ہے زرگاش جادوگر‘‘۔ باشوری نے مخصوص چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

’’مجھے تم سے ایک کام ہے باشوری اور یہ کام صرف تم ہی کر سکتی ہو‘‘۔ زرگاش جادوگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

’’کیا کام ہے‘‘۔ باشوری نے پوچھا تو زرگاش جادوگر نے اپنے لباس کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس نے ایک اخروٹ جتنا بڑا سیاہ ہیرا نکال کر باشوری کی جانب بڑھا دیا۔ یہ وہی سیاہ ہیرا تھا جسے کالے دیوتا کے پجاری بونے نے زرگاش جادوگر کو سرخ دیوتا کے معبد سے لانے کے لئے کہا تھا۔

زرگاش جادوگر فوراً ہی سرخ دیوتا کے معبد میں پہنچ گیا تھا اس نے اپنے ساتھ چار کم عمر لڑکوں اور چار کم عمر لڑکیوں کے ساتھ چار ننھے بچوں کو ہلاک کر کے ان کے دل اور آنکھیں نکال کر ساتھ لے لی تھیں۔ وہ جانتا تھا کہ جب تک وہ سرخ معبد کے پجاری کو بارہ دل اور چوبیں آنکھیں بھینٹ میں نہیں دے گا پجاری اسے کسی بھی صورت میں معبد میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

داخل نہیں ہونے دے گا۔

بھینٹ لے کر پجاری نہ صرف اسے معبد میں داخل ہونے کی اجازت دے دیتا بلکہ اسے سرخ دیوتا کے بت کے سر پر لگے ہوئے دونوں سیاہ ہیرے بھی اتارنے کی اجازت دے دیتا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ سرخ دیوتا کے معبد کا پجاری جو ایک شیطانی بدروح تھی اس نے زرگاش جادوگر سے بھینٹ لیتے ہی اسے معبد میں داخل ہونے اور سرخ دیوتا کے سر پر لگے ہوئے دونوں سیاہ ہیرے اتارنے کی اجازت دے دی چنانچہ زرگاش جادوگر نے سرخ دیوتا کے ماتھے پر لگے ہوئے دونوں ہیرے اتارے اور انہیں لے کر معبد سے باہر آ گیا اور پھر وہ جادو سے غائب ہوا اور واپس اپنے جادو محل میں پہنچ گیا۔

اب سرخ دیوتا کے دونوں سیاہ ہیرے اس کے پاس موجود تھے جن میں سے ایک سیاہ ہیرا اسے عمرو عیار تک پہنچانا تھا جبکہ دوسرا سیاہ ہیرا اسے اپنے پاس رکھنا تھا۔

’’یہ کیا ہے‘‘۔ باشوری نے اس کے ہاتھ میں موجود

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

سیاہ ہیرا دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو زرگاش جادوگر نے اسے ہیروں کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

''تم روپ بدلنے کے ساتھ ساتھ ہر طرح کی آوازیں بدلنے کا بھی فن جانتی ہو اور تم ایسی شیطانی طاقت ہو جس نے کوئی دوسرا روپ بدلا ہو تو کوئی نہیں جان سکتا کہ تمہارا تعلق شیطان سے ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم کوئی انسانی روپ بدلو اور عمرو عیار کے پاس چلی جاؤ اور یہ سیاہ ہیرا اس تک پہنچا دو۔ تم اس سے ایسی چال چلنا کہ وہ تمہیں کسی بھی طور پر نہ پہچان سکے اور تم سے یہ ہیرا لے کر اپنی زنبیل میں ڈال لے''۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔

''بس اتنا ہی کام ہے''۔ باشوری نے کہا جیسے زرگاش جادوگر نے اسے واقعی بے حد معمولی سا کام بتایا ہو۔

''ہاں۔ اگر تم میرا یہ کام کر دو گی تو اس کے بدلے میں تمہیں میں دس اور انسانوں کے خون کی بھینٹ دوں گا''۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔ بھینٹ ملنے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کا سن کر باشوری کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

''دس نہیں۔ بیس۔ مجھے اس بار بیس انسانوں کا خون پینا ہے۔ وہ بھی موٹے تازے اور صحت مند انسانوں کا''۔ باشوری نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ تمہارے واپس آنے تک میں تمہارے لئے بیس صحت مند انسانوں کا بندوبست کر لوں گا''۔ زرگاش جادوگر نے کہا تو باشوری نے مسرت بھرے انداز میں ہنسنا شروع کر دیا۔ اس کی ہنسی بھی اس کی طرح انتہائی بھیانک اور مکروہ تھی۔ باشوری نے زرگاش جادوگر سے سیاہ ہیرا لیا اور مڑ کر دروازے سے نکلتی چلی گئی۔ اسے جاتے دیکھ کر زرگاش جادوگر کے چہرے پر گہرا اطمینان آ گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ باشوری انتہائی چالاک اور مکار بڑھیا ہے وہ بھینٹ حاصل کرنے کے لئے ہر حال میں سرخ دیوتا کا سیاہ ہیرا عمرو عیار کو پہنچا کر آئے گی چاہے اس کے لئے اسے کوئی بھی روپ کیوں نہ دھارنا پڑے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نیلم رانی، عمرو عیار کو سمندر سے نکال کر کنارے پر لے آئی تھی۔ یہ اسی صحرا کا کنارہ تھا جہاں عمرو عیار اپنے خیمے میں داخل ہوتے ہی خود بخود پہنچ گیا تھا۔

"عمرو عیار۔ تم سیدھے چلتے چلے جاؤ۔ تمہیں ناک کی سیدھ میں سو قدم تک چلنا ہو گا۔ جیسے ہی تمہارے سو قدم پورے ہوں تم وہیں رک جانا اور آنکھیں بند کر کے اپنی الٹی سمت گھوم جانا۔ تمہیں ہلکا سا جھٹکا لگے گا۔ جھٹکا لگنے کے بعد تم آنکھیں کھول دینا۔ جب تم آنکھیں کھولو گے تو تم اس صحرا کی بجائے واپس اپنے خیمے میں پہنچ جاؤ گے"۔ نیلم رانی نے عمرو کو بتاتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ یہ تو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کا بے حد آسان طریقہ ہے۔ کیا مجھے تم کوئی ایسی چیز دے سکتی ہو کہ میں اسی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے پہنچ جایا کروں"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں۔ میں سمندری مخلوق ہوں۔ مجھے یہ طاقت قدرتی طور پر ملی ہوئی ہے جو میں تمہیں نہیں دے سکتی"۔ نیلم رانی نے مسکرا کر کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے نیلم رانی کو الوداع کہا اور پھر اس نے مڑ کر صحرا کی جانب چلنا شروع کر دیا۔ وہ قدم اٹھاتے ہوئے گنتی گن رہا تھا جب اس کے سو قدم پورے ہو گئے تو وہ رک گیا۔ اس نے نیلم رانی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنا رخ موڑا اور آنکھیں بند کر لیں۔ جیسے ہی اس نے آنکھیں بند کیں اسی لمحے اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے پوری قوت سے دھکا دے دیا ہو۔ عمرو بوکھلا کر کئی قدم آگے آ گیا۔ اس نے بمشکل خود کو گرنے سے سنبھالا تھا۔

عمرو نے سنبھل کر جیسے ہی آنکھیں کھولیں اس کے چہرہ پر انتہائی تعجب کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اب وہ واقعی صحرا کی بجائے اپنے خیمے میں موجود تھا۔ اس کا رخ خیمے کے دروازے کی جانب تھا۔ عمرو نے ایک طویل سانس لی اور مڑ کر اپنے پلنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کچھ دیر تک وہ پلنگ پر بیٹھ کر گھونگھے بابا کی بتائی ہوئی باتیں ذہن میں دھراتا رہا پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اس نے اسی وقت خزانہ طلسم کی مہم پر جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اب اسے صرف سردار امیر حمزہ سے ملنا تھا۔ وہ سردار امیر حمزہ کو ساری بات بتا کر اور ان سے اجازت لے کر اپنی مہم پر جانا چاہتا تھا۔

سردار امیر حمزہ کو بتانے سے نہ صرف اسے حوصلہ رہتا تھا بلکہ اس کے ساتھ سردار امیر حمزہ کی دعائیں بھی رہتی تھیں جس کی وجہ سے وہ ہر مہم کامیابی سے مکمل کر لیتا تھا۔ اس کے علاوہ چونکہ عمرو عیار لالچی طبیعت کا مالک تھا اس لئے وہ جانتا تھا کہ وہ جب بھی سردار امیر حمزہ کو کسی طلسماتی مہم پر جانے کا بتاتا ہے تو اسے سردار امیر حمزہ سے بھی نیک شگون کے طور پر کچھ نہ کچھ اینٹھ لینے کا موقع مل جاتا ہے۔ یہ بھی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

چونکہ ایسا ہی موقع تھا اس لئے وہ بھلا اس موقع کو ضائع کس طرح سے کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ خیمے سے نکلا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں سردار امیر حمزہ کے خیمے کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا۔

سردار امیر حمزہ کے خیمے کے باہر دو دربان آپس میں نیزے جوڑے کھڑے تھے۔ عمرو عیار کو آتے دیکھ کر ان دونوں نے احترام میں سر جھکا دیئے مگر انہوں نے عمرو کو اندر جانے دینے کے لئے نیزے نہیں ہٹائے تھے۔

''سردار امیر حمزہ خیمے میں نہیں ہیں خواجہ عمرو عیار''۔ ایک محافظ نے عمرو کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی اسے بتاتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کہاں گئے ہیں وہ''۔ عمرو نے پوچھا۔

''وہ اپنے دونوں بیٹوں اور سالارِ اعظم کے ساتھ ہمسایہ ملک واسان گئے ہیں''۔ دوسرے محافظ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''واسان۔ لیکن صبح تک تو ان کا کہیں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اگر انہوں نے کہیں جانا ہوتا تو اس

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

بات سے وہ مجھے ضرور آگاہ کرتے''۔ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ابھی کچھ دیر قبل ملک واسان کا شاہی ایلچی آیا تھا اس نے سردار امیر حمزہ کو اطلاع دی ہے کہ ملک واسان کا بادشاہ شدید بیمار ہے۔ اس لئے سردار امیر حمزہ اپنے بیٹوں اور سالارِ اعظم کو لے کر ان کی عیادت کے لئے گئے ہیں''۔ پہلے دربان نے جواب دیا تو عمرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ ملک واسان کا بادشاہ، سردار امیر حمزہ کا بے حد گہرا دوست تھا جو ہمہ وقت ان کی امداد کرتا رہتا تھا۔ طلسم ہوشربا کے ساتھ ہونے والی جنگ میں وہ سردار امیر حمزہ کو نہ صرف ہر طرح کے ہتھیار فراہم کرتا تھا بلکہ وہ فوجی اور مالی امداد دینے میں بھی کبھی بخل سے کام نہیں لیتا تھا اس لئے سردار امیر حمزہ اس کی بے حد قدر کرتے تھے۔

ان دنوں چونکہ سردار امیر حمزہ اور شہنشاہ افراسیاب کی فوجوں میں خاموشی چھائی ہوئی تھی اس لئے سردار امیر حمزہ کی کوئی مصروفیت نہیں تھی اسی لئے وہ ہمسایہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ملک کے بادشاہ کی عیادت کرنے کے لئے چلے گئے تھے اور اب ان کا کوئی پتہ نہیں تھا کہ وہ کب واپس آئیں اس لئے عمرو عیار کے چہرے پر مایوسی کے بادل چھا گئے۔ اسے سردار امیر حمزہ سے جو نیک شگون ملنا تھا اس کی آس ختم ہو گئی تھی۔

''ہونہہ۔ ملک واسان کے بادشاہ کو آج ہی بیمار ہونا تھا وہ ایک دو روز بعد یا میرے سردار امیر حمزہ سے ملنے کے بعد بیمار نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کی بیماری کی وجہ سے اب مجھے سردار امیر حمزہ سے نیک شگون لئے بغیر اپنی مہم پر جانا پڑے گا''۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''آپ نے ہم سے کچھ کہا ہے خواجہ عمرو عیار''۔ ایک محافظ نے چونک کر پوچھا۔ عمرو عیار نے چونکہ بڑبڑاہٹ کی تھی اس لئے اس کی بات ٹھیک طور پر انہیں سنائی نہیں دی تھی۔

''نہیں کچھ نہیں۔ سردار امیر حمزہ آئیں تو انہیں میری آمد کا بتا دینا اور ان سے کہنا کہ میں کچھ روز کے لئے لشکر سے باہر جا رہا ہوں۔ کہاں جا رہا ہوں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

یہ وہ خود معلوم کر لیں گے"۔ عمرو نے کہا۔

"جو حکم خواجہ عمرو عیار۔ ہم سردار کو بتا دیں گے"۔ دوسرے محافظ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمرو برے برے منہ بناتا ہوا اور ملک واسان کے بادشاہ کو کوستا ہوا اصطبل کی جانب چل پڑا۔

اصطبل سے اس نے اپنا پسندیدہ عربی نسل کا سفید گھوڑا لیا جس کا نام بادل تھا اور اس پر سوار ہو کر اسے دوڑاتا ہوا لشکر سے نکلتا چلا گیا۔

وہ بادل کو سرپٹ دوڑا رہا تھا۔ مسلسل اور نہایت تیز رفتاری سے دوڑاتے ہوئے وہ بادل کو ایک کھلے میدان میں لے آیا۔ میدان اور سامنے موجود وہ پہاڑی علاقوں سے گزرتا ہوا وہ ایک جنگل میں آ گیا۔ جنگل میں آتے ہی عمرو عیار نے گھوڑا روکا اور اس سے اتر آیا۔

"بس دوست۔ تمہارا میرا ساتھ یہیں تک کا سفر تھا۔ اب تم واپس جاؤ۔ تمہارا کام ختم۔ اب یہاں سے میرا کام شروع ہوتا ہے"۔ عمرو نے گھوڑے کی کمر پر پیار سے تھپکی دیتے ہوئے کہا تو گھوڑا ہنہنایا اور مڑ کر

واپس اسی طرف دوڑتا چلا گیا جس طرف سے وہ عمرو کو لے کر آیا تھا۔ عمرو جانتا تھا کہ اس کا وفادار گھوڑا اب سیدھا سردار امیر حمزہ کے لشکر میں جائے گا اور خود ہی اصطبل میں واپس چلا جائے گا۔ جس مہم پر عمرو روانہ ہونے والا تھا اس میں عمرو کو کئی روز لگ سکتے تھے اور وہ اس وقت تک گھوڑے کو جنگل میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

عمرو عیار اس وقت تک گھوڑے کو دیکھتا رہا جب تک وہ دوڑتا ہوا درختوں سے نکل کر پہاڑی علاقے کی طرف نہیں چلا گیا۔ جب اس نے گھوڑے کو پہاڑی علاقے کی طرف جاتے دیکھا تو اس نے سکون کا سانس لیا اور مڑ کر جنگل کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جنگل میں آ کر زنبیل سے محافظ بونے یا پھر سنہری تختی نکال کر ان سے خزانہ طلسم کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بعد وہ یہیں سے اپنی منزل کی جانب روانہ ہو جاتا۔

ابھی عمرو تھوڑا سا ہی آگے گیا ہو گا کہ اچانک اس کی نظر جھاڑیوں کے پاس پڑی ہوئی ایک چمکدار چیز

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پر پڑی۔

"یہ کیا ہے"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں
اور اس چمکدار چیز کی طرف بڑھ گیا۔ جب اس ـ
آگے آ کر اس چمکتی ہوئی چیز کو دیکھا تو یہ دیکھ کر ا
کا چہرہ خوشی سے جگمگا اٹھا کہ وہ چیز ایک خوبصور
ہیرا تھا۔ وہ سفید رنگ کا ہیرا تھا جو مٹر کے دانے ـ
برابر تھا۔ عمرو نے جھپٹ کر ہیرا اٹھایا اور آنکھیں پھ
پھاڑ کر اسے دیکھنے شروع ہو گیا۔

"ارے واہ۔ جنگل میں ہیرا۔ آج تو میری قسمت
عروج پر معلوم ہوتی ہے۔ پہلے مجھے سمندر میں جا
سچے موتی مل گئے اور گھونگھے بابا نے مجھے دنیا
سب سے بڑے اور انمول خزانے کے بارے میں بت
اور اب اس جنگل میں یہ ہیرا۔ واہ واہ۔ اسے کہ
ہیں خوش قسمتی۔ خزانہ طلسم میں جانے سے پہلے
مجھے نئے نئے خزانے ملنا شروع ہو گئے ہیں"۔ عم
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ہیرا فو
زنبیل میں ڈال لیا اور چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھ
لگا کہ کہیں کسی نے اسے ہیرا اٹھاتے نہ دیکھ لیا ہو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ عمرو عیار ابھی ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ اسی لمحے اس کی نظر ایک اور ہیرے پر پڑی جو ان جھاڑیوں کی دوسری طرف تھا جہاں سے عمرو کو ہیرا ملا تھا۔ دوسرا ہیرا دیکھ کر عمرو کی آنکھوں میں بھی ہیرے جیسی چمک ابھر آئی۔ وہ اچھلا اور جھاڑیوں سے ہوتا ہوا دوسری طرف آ گیا اور اس نے فوراً دوسرا ہیرا بھی اٹھا لیا۔ اسی لمحے اس کی نظر کچھ آگے پڑے ہوئے ایک اور ہیرے پر پڑی تو اس کی جیسے عید ہی ہو گئی۔ وہ تیزی سے تیسرے ہیرے کی جانب لپکا اور اسے بھی اٹھا لیا۔ پھر یہ دیکھ کر عمرو عیار کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہوتا چلا گیا کہ ہر دس قدموں کے پاس اسے ہیرے مل رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی ہیروں کا بیوپاری کسی تھیلے میں ہیرے ڈال کر وہاں سے گزر رہا تھا اور اس کے تھیلے میں سوراخ ہو گیا تھا جس سے ایک ایک کر کے ہیرا اس جنگل میں گرتا جا رہا تھا اور ہیروں کے تاجر کو اس بات کا علم ہی نہیں ہوا تھا کہ اس کے تھیلے سے ہیرے نکل نکل کر گرتے جا رہے ہیں۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار جیسے جیسے آگے بڑھتا جا رہا تھا اسے ہیرے ملتے جا رہے تھے۔ وہ اب تک بیس سے زائد ہیرے حاصل کر چکا تھا۔ ان ہیروں کے حجم اور ان کے رنگوں میں کافی فرق تھا۔ کوئی ہیرا مٹر کے دانے جتنا بڑا تھا تو کوئی اخروٹ جتنا بڑا اسی طرح کسی ہیرے کا رنگ سفید تھا تو کسی کا سرخ۔ کوئی ہیرا گلابی رنگ کا تھا اور کوئی سبز اور کوئی سیاہ۔ عمرو عیار ان ہیروں کی قدر جانتا تھا وہ پاگلوں کی طرح ان ہیروں پر جھپٹ رہا تھا اور انہیں اٹھا اٹھا کر اپنے زنبیل میں ڈالتا چلا جا رہا تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار کے پاس اب مختلف حجم اور مختلف رنگوں کے تیس ہیرے جمع ہو چکے تھے اور یہ ہیرے اس قدر قیمتی تھے کہ انہیں عمرو عیار بیچ کر آسانی سے ایک ریاست خرید سکتا تھا۔ اس لئے وہ بے حد خوش تھا وہ ان ہیروں کے چکر میں بھول ہی گیا تھا کہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آیا ہے۔ اب ہیرے ملنے کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا لیکن عمرو کے لالچ پن ختم ہی نہیں ہو رہا تھا وہ پاگلوں کی طرح سارے جنگل میں گھومتا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پھر رہا تھا کہ شاید اسے وہاں اور ہیرے بھی مل جائیں۔ مگر جب اسے وہاں اور کوئی ہیرا نہ ملا تو وہ مایوس ہو گیا۔

"بس اتنے سے ہیرے۔ میں تو سمجھا تھا کہ یہاں سے ہیروں سے لدے ہوئے اونٹ گزرے ہوں گے جن سے ہیرے یہاں گر کر سارے جنگل میں پھیل گئے ہوں گے لیکن یہاں تو بس تین ہی ہیرے گرے پڑے تھے"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ دیر اور جنگل میں ہیرے تلاش کرنے کی کوشش کرتا رہا پھر وہ مایوس ہو کر ایک درخت کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ سارے جنگل میں گھومنے پھرنے کی وجہ سے وہ بے حد تھک گیا تھا۔ اب وہ کچھ دیر وہاں آرام کرنا چاہتا تھا۔

اسے بھوک پیاس بھی لگ رہی تھی اس لئے اس نے زنبیل سے خشک میوے نکال کر کھائے اور زنبیل سے پانی سے بھری ہوئی ایک چھاگل نکال کر اس سے پانی پینے لگا۔ خشک میوے اور پانی سے بھری ہوئی چھاگل وہ ہمیشہ اپنے پاس ہی رکھتا تھا۔ میوے کھا کر

اور پانی پی کر وہ اسی درخت کے نیچے موجود نرم اور ٹھنڈی گھاس پر لیٹ گیا۔ اس کی آنکھوں میں تھکاوٹ کی وجہ سے نیند بھری ہوئی تھی۔ لیٹتے ہی اسے نیند نے آ لیا اور وہ گہری نیند سو گیا۔ جیسے ہی وہ سویا اچانک اس سے کچھ فاصلے پر ایک سیاہ سایہ سا نمودار ہوا اور اس سائے نے اچانک ایک انتہائی حسین و جمیل لڑکی کا روپ دھار لیا۔ جیسے ہی لڑکی وہاں نمودار ہوئی عمرو عیار کے ہاتھ میں موجود گھونگھے بابا کی دی ہوئی سرخ نگینے والی انگوٹھی یکلخت چمکنا شروع ہو گئی۔ اس انگوٹھی کا نگینہ کبھی نیلا ہو رہا تھا اور کبھی سرخ جو اس بات کی نشانی تھا کہ عمرو عیار کے سامنے یا تو زرگاش جادوگر موجود ہے یا پھر اس کی کوئی جادوئی طاقت۔ لیکن عمرو عیار ہر بات سے بے خبر گہری نیند سویا ہوا تھا۔ اسے لڑکی کے وہاں نمودار ہونے کا علم ہی نہیں ہوا تھا جبکہ سرخ نگینے والی انگوٹھی رنگ بدل کر اور چمک چمک کر اسے خطرے سے بدستور آگاہ کر رہی تھی۔

لڑکی کے چہرے پر فتح مندی کے تاثرات تھے اور وہ سوئے ہوئے عمرو عیار کی جانب بڑی طنزیہ نظروں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے دیکھ رہی تھی۔

”ہونہہ۔ بہت بڑا عیار بنا پھرتا ہے یہ عمرو عیار۔ میں نے کس آسانی سے اسے اپنی عیاری کے جال میں پھنسا لیا ہے۔ دوسرے ہیروں کے ساتھ میں نے اس کے راستے میں سیاہ ہیرا بھی رکھ دیا تھا جو زرگاش جادوگر نے مجھے اسے دینے کے لئے کہا تھا۔ اس نے یہ بھی نہیں سوچا کہ ہیرے اصلی ہیں یا نقلی اور ان میں سے کون سا ہیرا شیطانی ہے۔ یہ ہیروں کی چمک دیکھ کر لالچ میں آ گیا تھا اور اس نے بلا سوچے سمجھے ہیرے اٹھا اٹھا کر اپنے تھیلے میں ڈالنے شروع کر دیئے تھے۔ اگر یہ عیار ہے تو میں اس سے بھی بڑی عیارہ ہوں۔ عیارہ باشوری جس نے اس قدر آسانی سے عمرو عیار جیسے انسان کو اپنی عیاری کے جال میں پھنسا لیا ہے۔ سرخ شیطان کا سیاہ ہیرا اس کے مقدس تھیلے میں جا چکا ہے اب عمرو عیار اپنے مقدس تھیلے میں جو بھی خزانے ڈالے گا وہ سب اس کے تھیلے سے غائب ہو کر زرگاش جادوگر کے پاس پہنچ جائیں گے اور عمرو عیار کے پاس ایک کوڑی بھی باقی نہیں بچے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گی“۔ لڑکی نے غراہٹ بھرے انداز میں کہا جو زرگاش جادوگر کی جادوئی طاقت باشوری تھی۔ اس نے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی کا روپ دھار رکھا تھا اور اس نے ہی وہاں ہیرے گرائے تھے تاکہ انہیں دیکھ کر عمرو عیار لالچ میں آ جائے اور وہاں گرے ہوئے تمام ہیرے اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈال لے۔ ان ہیروں میں سیاہ رنگ کا وہ ہیرا بھی شامل تھا جو زرگاش جادوگر سرخ شیطان کے بت کے سر سے اتار کر لایا تھا۔

عمرو عیار نے لالچ میں آ کر دوسرے ہیروں کے ساتھ وہ شیطانی ہیرا بھی اپنی زنبیل میں ڈال لیا تھا جس کی وجہ سے اب اس کی ساری دولت اور خزانہ طلسم سے حاصل ہونے والی دولت بھی غائب ہو سکتی تھی جس کے غائب ہونے کا عمرو عیار کو پتہ بھی نہ چلتا اور جب عمرو عیار کو پتہ چلتا تو اس وقت تک اس کی زنبیل سے اس کے تمام خزانے غائب ہو چکے ہوتے۔ اس سیاہ ہیرے کی وجہ سے عمرو عیار پر اس قدر سخت اور کڑا وقت آنے والا تھا جس کے بارے میں جب اسے پتہ چلتا تو وہ یقینی طور پر اپنے سر کے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

بال نوچنے پر مجبور ہو جاتا۔

باشوری کچھ دیر عمرو کی جانب طنز بھری نظروں سے دیکھتی رہی پھر وہ اچانک سایہ بنی اور پھر سایہ آہستہ آہستہ وہاں سے غائب ہوتا چلا گیا۔ باشوری کے وہاں سے غائب ہوتے ہی عمرو عیار کے ہاتھ میں موجود گھونگھے بابا کی دی ہوئی سرخ نگینے والی انگوٹھی کا چمکنا بھی ختم ہو گیا اور اس کا نیلا ہوتا ہوا رنگ بھی بحال ہو کر پہلے جیسے سرخ ہو گیا۔

عمرو عیار کافی دیر تک وہیں پڑا سوتا رہا پھر جب وہ اٹھا تو شام ہونے والی تھی۔

''ارے باپ رے۔ شام ہو رہی ہے اور میں یہاں اس خطرناک جنگل میں پڑا سو رہا تھا''۔ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ چونکہ گھنے جنگلوں میں شام ہوتے ہی اندھیرا ہونا شروع ہو جاتا ہے اس لئے عمرو فوراً گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

اس جنگل میں خطرناک درندے تو نہیں تھے لیکن زہریلے سانپوں اور زہریلے حشرات الارض کی وہاں کوئی کمی نہیں تھی جو رات کے وقت نکلتے تھے اور وہاں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

موجود انسانوں اور جانوروں کے لئے شدید خطرے کا باعث بن سکتے تھے۔ اسی لئے ان جنگلوں میں جانوروں کی تعداد بھی کم تھی اور رات کے وقت کوئی انسان بھی وہاں ٹھہرنا پسند نہیں کرتا تھا۔

عمرو چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے زنبیل سے اُڑن قالین نکالا اور اسے زمین پر بچھا کر اس پر آ کر بیٹھ گیا۔ اُڑن قالین پر بیٹھتے ہی اس نے ایک بار پھر زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور گھونگھے بابا کا دیا ہوا نیلا موتی نکال لیا۔ عمرو نے نیلا موتی قالین کے سرے پر رکھا اور اس کی جانب غور سے دیکھنے لگا۔

''نیلے موتی۔ مجھے سرخ جادوگر کے خزانہ طلسم تک پہنچانے میں میری مدد کرو''۔ عمرو نے نیلے موتی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ جیسے ہی عمرو نے یہ الفاظ کہے اسی لمحے اچانک موتی سے نیلے رنگ کا دھواں سا نکلنا شروع ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے نیلا موتی نیلے دھوئیں میں چھپ گیا۔ ابھی عمرو حیرت سے نیلا دھواں دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک دھواں تیزی سے چھٹا اور ایک نیلی چڑیا سی دھوئیں سے نکل کر تیزی سے ہوا میں بلند ہوتی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

چلی گئی۔

نیلے موتی نے یکلخت ایک نیلی چڑیا کا روپ دھار لیا تھا اور وہ چڑیا بنتے ہی ہوا میں بلند ہو گئی تھی۔

"ارے ارے۔ وہ جا رہی ہے۔ جلدی کرو اُڑن قالین۔ اس نیلی چڑیا کے پیچھے چلو۔ جلدی"۔ نیلی چڑیا کو تیزی سے ہوا میں بلند ہوتے دیکھ کر عمرو نے چیختے ہوئے اُڑن قالین کو حکم دیا تو اسی لمحے قالین کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور وہ تیزی سے ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

نیلی چڑیا درختوں کے اوپر پہنچ کر شمال کی جانب اُڑنا شروع ہو گئی تھی۔ اس چڑیا کے اُڑنے کی رفتار عام چڑیوں سے کہیں تیز تھی۔ اُڑن قالین بھی درختوں سے اوپر اٹھا اور پھر وہ بھی تیزی سے اس طرف تیرتا چلا گیا جس طرف نیلی چڑیا گئی تھی۔

اُڑن قالین بجلی کی سی تیزی سے اُڑتا ہوا اس نیلی چڑیا کے پیچھے آ گیا اور پھر نیلی چڑیا جس جس طرف اُڑتی جا رہی تھی اُڑن قالین بھی اس کے پیچھے اُڑتا جا رہا تھا۔ نیلی چڑیا اور اُڑن قالین کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ عمرو عیار کو قالین پر نہایت سنبھل کر بیٹھنا پڑ رہا

تھا۔ تیز ہوا سے نہ صرف عمرو عیار کے کپڑے پھڑپھڑا رہے تھے بلکہ ہوا کے تیز شور کی وجہ سے عمرو عیار کے کانوں میں بھی شائیں شائیں کی تیز آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

رات کا اندھیرا زیادہ ہونے کی وجہ سے عمرو عیار کو نیلی چڑیا دکھائی تو نہیں دے رہی تھی لیکن جس تیزی سے اُڑن قالین اُڑا جا رہا تھا اس سے عمرو عیار کو یقین تھا کہ قالین اسی چڑیا کے تعاقب میں ہے اور قالین اس وقت تک اُڑتا رہے گا جب تک چڑیا رک نہ جاتی یا زمین پر کہیں اتر نہ جاتی۔

عمرو عیار چونکہ جنگل میں سو کر اپنی نیند پوری کر چکا تھا اس لئے اب اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔ وہ ساری رات اندھیرے میں قالین پر سوار سفر کرتا رہا پھر جب دن نکلنا شروع ہوا تو عمرو عیار نے نیلی چڑیا کو دیکھا جو بدستور اسی تیزی سے اُڑی چلی جا رہی تھی۔ نیلی چڑیا کو اپنے سامنے اور مسلسل اُڑتے دیکھ کر عمرو نے اطمینان کا سانس لیا اور وہ قالین پر لیٹ گیا۔ دن نکلتے ہی اسے ایک بار پھر نیند آنی شروع ہو گئی تھی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قالین چونکہ بالکل سیدھی پرواز کر رہا تھا نہ وہ دائیں طرف جھک رہا تھا اور نہ ہی بائیں طرف اس لئے عمرو اطمینان سے قالین پر لیٹ کر سو گیا۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو دوپہر ہو رہی تھی اور چڑیا کے پیچھے اُڑن قالین بدستور اُڑا جا رہا تھا۔

عمرو نے اٹھ کر زنبیل سے خشک میوے اور پانی کی چھاگل نکال لی۔ اس نے میوے کھا کر پانی پیا اور باقی بچنے والے میوے اور پانی کی چھاگل واپس زنبیل میں ڈال لی۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک اسے اُڑن قالین کی رفتار کم ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔ عمرو نے چونک کر دیکھا تو اسے چڑیا نیچے جاتی ہوئی دکھائی دی۔ قالین بھی اس کے پیچھے نیچے کی طرف جا رہا تھا۔

نیچے ہر طرف طویل پہاڑیوں کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ جہاں تک نظر جاتی تھی وہاں ہر طرف چھوٹی بڑی پہاڑیاں ہی پہاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ کوئی چھوٹی پہاڑی تھی تو کوئی بڑی۔ ان پہاڑیوں میں سے کچھ پہاڑیاں ایسی تھیں جو سلیٹ کی طرح سپاٹ اور سیدھی

تھیں اور ان کے گرد جیسے کھائیوں کے بھی طویل سلسلے پھیلے ہوئے تھے۔

نیلی چڑیا ان پہاڑیوں کے درمیان بنی ہوئی ایک وادی کی جانب جا رہی تھی۔ عمرو عیار سنبھل کر بیٹھ گیا کیونکہ اب قالین کافی حد تک نیچے کی طرف جھک گیا تھا۔ اگر عمرو عیار سنبھل کر نہ بیٹھتا تو وہ قالین سے نیچے لڑھک سکتا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں نیلی چڑیا اس وادی کے عین وسط میں جا اتری۔ زمین پر جاتے ہی اچانک اس چڑیا نے ایک بار پھر نیلے موتی کا روپ دھار لیا۔

اُڑن قالین بھی نیچے جاتا ہوا یکلخت سیدھا ہوا اور پھر قالین نہایت آہستہ آہستہ نیچے اترنا شروع ہو گیا۔ قالین کو زمین پر اترتے دیکھ کر عمرو عیار فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے زنبیل سے تلوارِ حیدری نکال کر ہاتھ میں لے لی۔

قالین زمین سے لگا تو عمرو عیار اچھل کر نیچے آ گیا۔ عمرو نے آگے بڑھ کر پہلے نیلے موتی کو اٹھایا اور اسے زنبیل میں ڈالا اور پھر اس نے اُڑن قالین کو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بھی لپیٹ کر اپنی زنبیل میں ڈال لیا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔

وادی میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہاں عمرو عیار کے سوا کوئی ذی روح دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

”بڑی خاموش اور ویران وادی ہے۔ کیا خزانہ طلسم اس وادی میں کہیں موجود ہے“۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چاروں طرف دیکھ رہا تھا مگر اسے وہاں کھلے میدان اور دور نظر آنے والی پہاڑیوں کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

”میں کس طرف جاؤں۔ خزانہ طلسم میں داخل ہونے کا راستہ کہاں ہو گا“۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے زنبیل کا منہ کھول لیا۔

”محافظ بونے“۔ عمرو نے زنبیل کی طرف دیکھتے ہوئے زنبیل کے محافظ بونے کو پکارتے ہوئے کہا تو اسی لمحے محافظ بونا زنبیل کے منہ کے پاس آ گیا اور سر اٹھا کر عمرو عیار کی جانب دیکھنے لگا۔

”حکم آقا“۔ محافظ بونے نے زنبیل سے سر نکال کر

انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”زنبیل سے باہر آؤ“۔ عمرو نے حکم دیا تو محافظ بونا اچکا اور اُڑتا ہوا زنبیل سے باہر آ گیا۔

”اس وادی کو دیکھو“۔ عمرو نے کہا۔

”دیکھ رہا ہوں آقا۔ بڑی خاموش اور ویران سی وادی ہے“۔ محافظ بونے نے مزاحیہ لہجے میں کہا۔

”یہ تو میں بھی جانتا ہوں احمق۔ یہ بتاؤ اس وادی کا نام کیا ہے اور یہ دنیا کے کس کونے میں ہے“۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

”یہ سیاہ وادی کے نام سے مشہور ہے آقا اور یہ دنیا کے انتہائی سرے پر موجود ہے جس کے ارد گرد ہزاروں میل تک کوئی انسانی آبادی نہیں ہے“۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

”کیا تم جانتے ہو کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں“۔ عمرو نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں آقا۔ میں محافظ بونا ہوں نجومی نہیں جو خود ہی جان لوں کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ آپ خود ہی بتا دیں کہ آپ یہاں کیوں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آئے ہیں"۔ محافظ بونے نے جیسے جان بوجھ کر عمرو تنگ کرنے والے انداز میں کہا۔

"ہونہہ۔ میں یہاں جھک مارنے کے لئے ' ہوں۔ سمجھے تم"۔ عمرو نے جھلاہٹ بھرے لہجے م کہا۔

"اچھی بات ہے۔ کبھی کبھی صحت کے لئے جھ مارنا بھی اچھا ہوتا ہے"۔ محافظ بونے نے اسی اند میں جواب دیا تو عمرو اسے گھور کر رہ گیا۔

"میں سنجیدہ ہوں محافظ بونے"۔ عمرو نے غصیلے ل میں کہا۔

"تو میں نے کب کہا ہے آقا کہ آپ رنجیدہ ہیں"۔ محافظ بونے نے بدستور شرارتی لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے تم پر اس وقت مذاق کرنے بھوت سوار ہے"۔ عمرو نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"بھوت میرے سر پر تو سوار نہیں ہے البتہ ایک بھوت آپ کے عقب میں موجود ہے۔ ذرا پلٹ اس کی طرف دیکھ لیں"۔ محافظ بونے نے کہا تو ع بوکھلا کر تیزی سے پلٹا اور دوسرے لمحے وہ بری طر

ے اچھل پڑا۔

اس کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا سرخ رنگ کا انسانی یولا کھڑا تھا۔ ہیولا سرخ رنگ میں رنگا ہوا تھا لیکن ں کے باوجود اس کے آر پار آسانی سے دیکھا جا ملتا تھا۔ ہیولے کا نہ تو چہرہ دکھائی دے رہا تھا اور نہ ں اس کا جسم واضح تھا مگر اس کا سر اور اس کے تھ پاؤں صاف دکھائی دے رہے تھے۔ وہ عمرو عیار ے کچھ فاصلے پر یوں کھڑا تھا جیسے وہ وہیں جم گیا ہو ر دکھائی نہ دینے والی نظروں سے عمرو عیار کو گھور رہا ا۔ محافظ بونے نے واقعی سچ ہی کہا تھا وہ سرخ رنگ کا ایک بھوت ہی دکھائی دے رہا تھا۔ ابھی عمرو اس رخ بھوت کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس سرخ یولے کے دائیں طرف ایک اور ایسا ہی ہیولا نمودار وا اور پھر اس کے دائیں طرف ایک اور سرخ ہیولا گیا۔ پھر تو جیسے زمین نے سرخ ہیولوں کو اگلنا شروع ر دیا۔ عمرو عیار کے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے رخ ہیولے ابھرتے چلے گئے اور عمرو عیار ان سرخ یولوں میں گھرتا چلا گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

زرگاش جادوگر کے چہرے پر انتہائی فتح مندا مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ اسے چند لمحے قبل اس ا جادوئی طاقت باشوری نے بتا دیا تھا کہ اس نے کس طریقے سے عمرو عیار تک سرخ شیطان کا سیاہ ہیرا پہ دیا ہے۔ عمرو عیا نے جنگل میں ملنے والے ہیروں ک ساتھ وہ شیطانی سیاہ ہیرا بھی اپنی زنبیل میں ڈال ا تھا۔ اب چونکہ شیطانی سیاہ ہیرا عمرو عیار کی زنبیل میر پہنچ گیا تھا اس لئے زرگاش جادوگر عمرو عیار کی زنبیل میں موجود تمام خزانے آسانی سے حاصل کر سکتا تھا۔

باشوری کی عقلمندی پر زرگاش جادوگر بے حد خوش ہ تھا جس نے عمرو عیار کے سامنے جائے بغیر اس کا کا کر دیا تھا۔ جب باشوری نے آ کر اسے کامیابی کی

اطلاع دی تو زرگاش جادوگر بے حد خوش ہوا تھا اور اس نے باشوری کو تہہ خانے میں بھیج دیا تھا جہاں اس نے اپنی جادوئی طاقتوں کی مدد سے باشوری کو بھینٹ دینے کے لئے بیس صحت مند انسان قید کر رکھے تھے۔

باشوری بھینٹ کا سن کر قلقاریاں مارتی ہوئی وہاں سے غائب ہو گئی تھی اور اب زرگاش جادوگر اپنی مسند پر بیٹھا اس بات سے خوش ہو رہا تھا کہ آخر کار سیاہ شیطانی ہیرا عمرو عیار کی زنبیل میں پہنچ گیا ہے جس کی مدد سے وہ عمرو عیار کو کنگال کر سکتا تھا۔

سرخ شیطان کا دوسرا سیاہ موتی زرگاش جادوگر کے پاس تھا جس سے زرگاش جادوگر نے عمرو عیار کی زنبیل میں جھانک کر دیکھا تھا تو اسے عمرو عیار کی زنبیل میں خزانوں کے بے شمار ڈھیر دکھائی دیئے تھے۔ عمرو عیار کے پاس اتنی دولت دیکھ کر زرگاش جادوگر حیران رہ گیا تھا۔ عمرو نے جیسے واقعی اپنی زنبیل میں ساری دنیا کی دولت جمع کر رکھی تھی۔ اس قدر دولت ہونے کے باوجود عمرو عیار کا لالچ ختم نہیں ہوتا تھا اور وہ مزید خزانے اور دولت حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خطروں میں ڈالتا رہتا تھا۔

سرخ شیطان کے سیاہ ہیرے سے زرگاش جادوگر عمرو عیار کی زنبیل میں موجود خزانوں کو ہی دیکھ سکتا تھا۔ اس ہیرے کی مدد سے وہ عمرو عیار کی زنبیل کی اصل حقیقت نہیں جان سکتا تھا اور نہ ہی اسے یہ معلوم ہو سکتا تھا کہ اس زنبیل میں عمرو عیار کی کون کون سی کراماتی چیزیں موجود ہیں۔

زرگاش جادوگر چاہتا تو وہ سیاہ ہیرے کی مدد سے عمرو عیار کی زنبیل میں موجود تمام خزانے غائب کر کے اپنے جادو محل میں لا سکتا تھا لیکن اسے عمرو عیار کے خزانہ طلسم میں جانے کا انتظار تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ عمرو عیار نہ صرف خزانہ طلسم میں چلا جائے بلکہ وہاں موجود سارا سنہری خزانہ حاصل کر لے۔ جیسے ہی عمرو عیار خزانہ طلسم سے سنہری خزانہ اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈالتا زرگاش جادوگر سنہری خزانے کے ساتھ ساتھ عمرو عیار کی زنبیل میں موجود اس کے خزانے بھی حاصل کر لیتا اور زنبیل سے خزانے غائب ہوتے ہی عمرو عیار کنگال عمرو عیار بن کر رہ جاتا۔

زرگاش جادوگر ایک پنتھ سے دو کاج کرنے کا سوچ رہا تھا۔ ایک تو اسے سنہری خزانہ مل جاتا جس سے وہ سرخ دیوتا کا بت بنا سکتا تھا اور دوسرا وہ عمرو عیار کا سارا خزانہ حاصل کر کے عمرو عیار کو زبردست نقصان پہنچانا چاہتا تھا جس نے اپنی زنبیل میں دنیا بھر کی دولت سمیٹ رکھی تھی۔

"اب عمرو عیار کو پتہ چلے گا کہ اس کا کس جادوگر سے واسطہ پڑا ہے۔ میں اس کے تمام خزانے حاصل کر کے اسے قلاش بنا دوں گا۔ میں عمرو عیار کے تھیلے میں اس کے لئے ایک کوڑی بھی نہیں چھوڑوں گا۔ زندگی میں پہلی بار عمرو عیار کے لئے یہ مہم انتہائی مہنگی ثابت ہو گی جب وہ دنیا کا سب سے بڑا خزانہ حاصل کرے گا اور اس خزانے کے ساتھ ساتھ اسے اپنے پاس موجود خزانوں سے بھی ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھونے پڑ جائیں گے"۔ زرگاش جادوگر نے قہقہہ لگا کر انتہائی مسرت بھرے انداز میں کہا۔

سرخ شیطان کا دوسرا سیاہ ہیرا اس کے ہاتھ میں تھا جسے وہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتا ہوا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کھیل رہا تھا۔

''اس ہیرے سے تو میں صرف عمرو عیار کی زنبیل میں موجود خزانوں کو ہی دیکھ سکتا ہوں۔ مجھے اس بات کا کیسے پتہ چلے گا کہ عمرو عیار خزانہ طلسم تک کیسے پہنچا ہے اور خزانہ طلسم میں اس کے ساتھ کیا کیا رونما ہونے والا ہے اور عمرو عیار خزانہ طلسم کے خطروں کا مقابلہ کیسے کرے گا''۔ اچانک زرگاش جادوگر نے چونکتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے سیاہ ہیرا اپنی جیب میں ڈالا اور مسند کے ساتھ رکھی ہوئی اپنی چھڑی اٹھا لی جس پر اشمالا نامی کھوپڑی لگی ہوئی تھی۔ کھوپڑی کی آنکھیں سیاہ تھیں اور اس میں کوئی چمک دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''آنکھیں کھولو اشمالا''۔ زرگاش جادوگر نے چھڑی پر لگی ہوئی کھوپڑی اپنے چہرے کے سامنے کرتے ہوئے کہا تو اچانک کھوپڑی کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک پیدا ہوئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے کھوپڑی کی آنکھیں سرخ ہو کر اس طرح سے چمکنا شروع ہو گئیں جیسے ان میں موجود انگاروں نے اچانک دہکنا شروع کر دیا ہو۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''حکم آقا''۔ کھوپڑی سے چیختی ہوئی انسانی آواز نکلی۔

''میں عمرو عیار کو خزانہ طلسم کی طرف جاتے دیکھنا چاہتا ہوں اشمالا اور میں یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ عمرو عیار خزانہ طلسم میں جا کر سرخ جادوگر کی بدروح اور اس کی جادوئی طاقتوں کا کیسے مقابلہ کرتا ہے اور کس طرح سے اس کمرے تک پہنچتا ہے جہاں سنہری خزانہ رکھا ہوا ہے''۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔

''اگر آپ عمرو عیار کو خزانہ طلسم میں جاتے دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ کو سیاہ کمرے میں جانا پڑے گا آقا۔ میں سیاہ کمرے میں ہی آپ کو وہ تمام مناظر دکھا سکتی ہوں''۔ اشمالا نے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ چلو میں کسی سیاہ کمرے میں چلتا ہوں''۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔ اس نے فوراً ایک منتر پڑھا دوسرے لمحے اچانک وہ مسند سمیت وہاں سے غائب ہو گیا اور ایک ایسے کمرے میں مسند سمیت نمودار ہوا جو تاریک تھا۔ اس کمرے میں زرگاش جادوگر کے ہاتھ میں موجود چھڑی پر لگی ہوئی اشمالا کی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

ہی سرخ سرخ آنکھیں چمک رہی تھیں جس سے کمرے میں سرخ رنگ کی مدہم روشنی پھیل گئی تھی۔ اس کمرے میں سامان نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ زرگاش جادوگر کمرے کے وسط میں مسند پر ہی بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا اس کے سامنے ایک سپاٹ دیوار تھی جو سیاہی میں ڈوبی ہوئی تھی۔

''یہ تاریک کمرہ ٹھیک ہے''۔ زرگاش جادوگر نے اشالا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں آقا۔ اب آپ میرا رخ سامنے دیوار کی جانب کر دیں''۔ اندھیرے میں اشالا کی مخصوص آواز سنائی دی تو زرگاش جادوگر نے کھوپڑی کا رخ دیوار کی جانب کر دیا۔ اسی لمحے اشالا کی آنکھوں میں تیز چمک ابھری اور اس کی آنکھوں سے سرخ شعاعیں سی نکل کر دیوار پر پڑنے لگیں۔ ان شعاعوں نے دیوار پر ایک بڑا سا پردہ سا بنا دیا تھا جس پر ایک پہاڑی علاقے کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔

پہاڑیوں کے درمیان ایک بڑی سی وادی تھی جہاں ایک سوکھا سڑا ادھیڑ عمر انسان کھڑا آنکھیں پھاڑ رہا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ اس انسان کی چہرہ کھجور جیسا دکھائی دے رہا تھا جس کی ہلکی سی داڑھی تھی اور پتلی پتلی مونچھیں تھیں جو اس کے کاندھوں تک لہراتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ادھیڑ عمر کے کاندھے پر ایک بھورے رنگ کا تھیلا لٹکا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک تلوار تھی۔

''تو یہ ہے عمرو عیار۔ یہ تو بے حد سوکھا سڑا اور بوڑھا سا انسان ہے''۔ زرگاش جادوگر نے وادی میں کھڑے عمرو عیار کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ اس کے دبلے پن اور بوڑھے پن پر نہ جائیں آقا۔ اس کا دماغ بے حد تیز ہے جس میں لالچ کے ساتھ عیاری ہی عیاری بھری ہوئی ہے۔ اسی عیاری کی وجہ سے ہی اب تک یہ سینکڑوں جادوگروں اور جادوگرنیوں کا شکار کر چکا ہے اور اس سوکھے سڑے انسان سے جادوگر اور جادوگرنیاں ہی نہیں بلکہ جن اور دیو بھی ڈرتے ہیں''۔ اشالا نے جواب دیا۔

''حیرت ہے۔ مجھے تو اس میں ایسی کوئی خوبی دکھائی نہیں دے رہی ہے کہ اس سے جنات اور دیو بھی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

خوفزدہ ہوتے ہوں۔ اس میں تو مجھے جان نام کی بھی کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ یہ تو میری ایک پھونک بھی برداشت نہیں کر سکتا ہے''۔ زرگاش جادوگر نے بڑے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس نے عمرو عیار کے عقب میں زمین سے ایک سرخ رنگ کا ہیولا سا ابھرتے دیکھا۔

''یہ کیسا ہیولا ہے''۔ زرگاش جادوگر نے چونک کر کہا۔

''عمرو عیار اس وادی میں کھڑا ہے جہاں گمشدہ خزانہ طلسم موجود ہے آقا۔ یہ سرخ ہیولا اس وادی کا محافظ ہے جنہیں طلسم سے باہر سرخ جادوگر نے تعینات کر رکھا تھا۔ اس جیسے ابھی بہت سے محافظ آئیں گے۔ انہیں فنا کئے بغیر عمرو عیار خزانہ طلسم میں داخل نہیں ہو سکے گا''۔ اشالا نے کہا۔ زرگاش جادوگر غور سے سرخ ہیولے کو دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا۔ اس نے عمرو عیار کو اچانک چونک کر پلٹتے دیکھا جیسے عمرو عیار کو اپنے پیچھے موجود اس سرخ ہیولے کا علم ہو گیا ہو۔

زرگاش جادوگر ابھی ان دونوں کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک وادی نے جیسے سرخ ہیولوں کو اگلنا شروع کر دیا۔ سرخ رنگ کے ہیولے عمرو عیار کے ارد گرد یوں زمین سے نکل نکل کر باہر آ رہے تھے جیسے اس وادی میں ہر طرف سرخ ہیولے ہی سمائے ہوئے ہوں۔

''اوہ۔ ان سرخ ہیولوں کی تعداد تو بہت زیادہ ہے۔ کیا عمرو عیار ان سب کو فنا کر سکے گا''۔ زرگاش جادوگر نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اس کے بغیر عمرو عیار کے لئے ایک قدم بھی آگے بڑھنا مشکل ہو گا آقا''۔ اشالا نے جواب دیا۔

''کتنے ہیولے ہیں اور عمرو عیار انہیں فنا کرنے کے لئے کیا کرے گا''۔ زرگاش جادوگر نے پوچھا۔

''ان ہیولوں کی تعداد ایک سو ہے آقا۔ عمرو عیار انہیں کیسے فنا کرے گا یہ میرے لئے بھی بتانا مشکل ہے کیونکہ میں عمرو عیار کے ذہن میں نہیں جھانک سکتی''۔ اشالا نے جواب دیا۔ اسی لمحے اچانک زرگاش

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جادوگر نے ان سرخ ہیولوں کو آگ لگتے دیکھی۔ ہیولے جیسے آگ کے شعلوں میں تبدیل ہو گئے تھے اور آگ کی وجہ سے ان کے رنگ اور زیادہ سرخ ہوتے جا رہے تھے

''کیا سرخ ہیولے عمرو عیار کو نقصان پہنچا سکتے ہیں''۔ زرگاش جادوگر نے پوچھا۔

''ہاں آقا۔ یہ آتشی ہیولے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک ہیولا بھی عمرو عیار کو چھو گیا تو عمرو عیار ایک لمحے میں جل کر راکھ بن جائے گا''۔ اشمالا نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ اگر عمرو عیار ان سرخ محافظوں کے ہاتھوں مارا گیا تو میرا سارا کھیل ہی خراب ہو جائے گا اور میں کبھی بھی خزانہ طلسم کا خزانہ حاصل نہیں کر سکوں گا اور نہ ہی عمرو عیار سے اس کے خزانے چھین کر اسے نقصان پہنچا سکوں گا''۔ زرگاش جادوگر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''آقا اگر سرخ محافظ عمرو عیار کو ہلاک کر دیں گے تو اس کا بھی آپ کو فائدہ ہو گا بہت فائدہ''۔ اشمالا

نے کہا تو زرگاش جادوگر بے اختیار چونک پڑا۔

''عمرو عیار کی ہلاکت سے مجھے فائدہ ہو گا۔ کیا مطلب۔ اس کے مرنے سے بھلا مجھے کس طرح سے فائدہ ہو سکتا ہے''۔ زرگاش جادوگر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''عمرو عیار خزانہ طلسم تک پہنچ چکا ہے۔ اگر یہ سرخ محافظوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا تو اس کی جگہ آپ خود اس جگہ پہنچ سکتے ہیں جہاں خزانہ طلسم موجود ہے۔ آپ بے شمار جادوئی طاقتوں کے مالک ہیں۔ آپ وہاں جا کر آسانی سے سرخ محافظوں کو فنا کر سکتے ہیں۔ سرخ محافظوں کے فنا ہوتے ہی آپ کے سامنے خزانہ طلسم کھل جائے گا جس میں داخل ہو کر آپ خزانہ طلسم میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں بھی آپ اپنی طاقتوں کے استعمال سے نہ صرف سرخ جادوگر کی بدروح کو بلکہ خزانہ طلسم کی بدروحوں کو بھی فنا کر سکتے ہیں اور اس کمرے کو بھی آپ آسانی سے تلاش کر سکتے ہیں جس میں سنہری خزانہ بھرا ہوا ہے''۔ اشمالا نے کہا تو زرگاش جادوگر کے چہرے پر اور زیادہ حیرت

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ناچنے لگی۔

''اگر یہ سب میں آسانی سے کر سکتا ہوں تو پھر مجھے عمرو عیار سے مدد لینے کے لئے کیوں کہا گیا تھا''۔ زرگاش جادوگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کے لئے خزانہ طلسم کے مقام تک پہنچنا مشکل تھا آقا۔ اس مقام تک صرف عمرو عیار ہی پہنچ سکتا تھا۔ اب چونکہ عمرو عیار وہاں پہنچ گیا ہے اور اس کے سامنے خزانہ طلسم کے سرخ محافظ آ گئے ہیں اس لئے آپ کو اس وقت تک انتظار کرنا ہو گا جب تک کہ عمرو عیار ان سرخ محافظوں کو فنا کر کے خزانہ طلسم میں داخل ہو کر طلسمات فتح کرتا ہوا سنہری خزانے تک نہیں پہنچ جاتا۔ اگر عمرو عیار سرخ محافظوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتا ہے یا خزانہ طلسم میں داخل ہو کر کسی طلسم کا شکار ہو جاتا ہے تو اس سے آپ کو ہی فائدہ پہنچے گا آپ کے لئے یہ طلسم دوبارہ نہیں کھلیں گے جس کی وجہ سے آپ کے لئے سنہری خزانے تک پہنچنا اور زیادہ آسان ہو جائے گا''۔ اشمالا نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر میں کیوں نہ اپنی جادوئی طاقتوں سے خود ہی عمرو عیار کو ہلاک کر دوں۔ وہ اس مقام پر تو پہنچ ہی گیا ہے جہاں خزانہ طلسم موجود ہے۔ باقی سب کام میں خود کر لوں گا اس طرح مجھے اس بات کا اندیشہ بھی نہیں رہے گا کہ خزانے کا کچھ حصہ میرے پاس آنے سے رہ گیا ہے''۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔

''نہیں آقا۔ آپ ابھی عمرو عیار کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔ عمرو عیار اب خزانہ طلسم کے مقام پر موجود ہے۔ آپ کو اسی صورت میں ہی وہاں جا کر کامیابی مل سکتی ہے جب عمرو عیار ان سرخ محافظوں یا پھر خزانہ طلسم کے کسی طلسم کا شکار ہو جائے۔ اگر آپ نے ابھی اس معاملے میں مداخلت کی تو خزانہ طلسم اس علاقے سے غائب ہو جائے گا پھر آپ اس کے بارے میں کبھی نہیں جان سکیں گے کہ وہ کہاں ہے''۔ اشمالا نے کہا۔

''بہرحال مجھے واقعی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ اگر عمرو عیار خزانہ طلسم میں داخل ہو کر طلسما
فتح کر کے خزانے تک پہنچ کر سنہری خزانہ حاصل
بھی لیتا ہے تو وہ سارا خزانہ اس کے پاس نہیں ر
گا اور اگر وہ ان طلسمات کا شکار ہو جاتا ہے تب
میں اس خزانے کو حاصل کر سکتا ہوں۔ اب مجھے د
یہ ہے کہ خزانہ طلسم کا خزانہ مجھ تک کیسے پہنچتا ہے
زرگاش جادوگر نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔ اس
نظریں دیوار پر جمی ہوئی تھیں جس میں سرخ ہیو
آگ کے شعلے بنے آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے ہو
عمرو عیار کی جانب آ رہے تھے اور انہیں اپنی طر
آتے دیکھ کر عمرو عیار بوکھلائے ہوئے انداز میں مڑ
کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا جیسے اس کی سمجھ میں
نہ آ رہا ہو کہ وہ چاروں طرف سے آتے ہوئے آ
کے شعلوں سے خود کو کیسے بچائے گا۔

سرخ ہیولوں کو اچانک آگ لگ گئی اور وہ شعلوں
ں تبدیل ہو گئے۔ انہیں اس طرح شعلے بنتے دیکھ کر
رو عیار بوکھلا گیا تھا اور اس کے چہرے پر بے پناہ
وف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''ارے باپ رے۔ یہ ہیولے تو آگ کے شعلوں
ں تبدیل ہو گئے ہیں''۔ عمرو نے گھبرائے ہوئے انداز
ں اچھل اچھل کر چاروں طرف موجود شعلے بنے
ولوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو آگ کے شعلوں
ں تبدیل ہوتے ہی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے
مرو عیار کی جانب بڑھنا شروع ہو گئے تھے۔

''یہ خزانہ طلسم کے سرخ محافظ ہیں آقا۔ آپ کو
ان سب کو فنا کرنا پڑے گا۔ جب تک یہ سب فنا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نہیں ہوں گے آپ نہ یہاں سے واپس جا سکتے ہیں اور نہ ہی خزانہ طلسم میں داخل ہو سکتے ہیں"۔ محافظ بونے نے جواب دیا جو اس کے سر پر معلق تھا۔

"مگر میں ان سے بچوں گا کیسے۔ یہ تو موت بن کر میری طرف بڑھے چلے آ رہے ہیں"۔ عمرو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سوچنا آپ کا کام ہے آقا۔ ان سے بچنے کے لئے میں آپ کو کوئی مشورہ نہیں دے سکتا ہوں"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"کیا کہا۔ تم ان آتشی ہیولوں سے بچانے میں میری کوئی مدد نہیں کرو گے"۔ عمرو نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں آقا۔ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کروں گا"۔ محافظ بونے نے ٹکا سا جواب دیتے ہوئے کہا تو عمرو عیار کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا۔

"مگر کیوں۔ تم تو ہمیشہ مشکل وقت میں میری جان بچاتے ہو۔ پھر آج ایسا کیا ہو گیا ہے کہ تم میری مدد کرنے سے انکار کر رہے ہو"۔ عمرو نے سر اٹھا کر اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"اس کی ایک خاص وجہ ہے آقا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"خاص وجہ۔ کون سی خاص وجہ"۔ عمرو نے چونک کر پوچھا۔

"اس وجہ کے بارے میں ابھی میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا البتہ میں آپ کو یہ ضرور بتا سکتا ہوں کہ آپ کو ہر حال میں خود کو ان آتشی ہیولوں سے بچانا ہو گا۔ اگر ان میں سے کوئی ایک ہیولا بھی آپ کو چھونے میں کامیاب ہو گیا تو آپ اس طرح سے جل جائیں گے جس طرح سے خشک بھوسہ ایک لمحے میں جل کر راکھ بن جاتا ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو بتاؤ نا میں ان سے خود کو کیسے بچاؤں۔ یہ میرے نزدیک آتے جا رہے ہیں۔ کیا میں ان سب کو تلوارِ حیدری مار کر فنا کروں"۔ عمرو نے کہا۔ شعلے بنے سرخ ہیولے واقعی چاروں طرف سے عمرو عیار کے نزدیک آتے جا رہے تھے اور عمرو عیار بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں مڑ مڑ کر انہیں اپنے نزدیک آتے دیکھ رہا تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کوشش کر دیکھیں۔ اگر آپ تلوارِ حیدری سے سامنے والے آتشی ہیولوں پر وار کریں گے تو پیچھے اور آپ کے دائیں بائیں موجود ہیولے آپ پر ٹوٹ پڑیں گے"۔ محافظ بونے نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا جیسے اسے عمرو عیار کی جان بچانے سے واقعی کوئی مطلب نہ ہو۔

"تو تم کچھ کرو۔ مجھے ان ہیولوں سے بچاؤ۔ میں میں"۔ عمرو نے شعلے بنے ہیولوں کو اور زیادہ نزدیک آتے دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں آقا۔ میں نے کہا ہے نا کہ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا ہوں"۔ محافظ بونے نے جواب دیا تو عمرو عیار کے جسم میں خوف سے سردی کی لہریں سی سرایت کرنا شروع ہو گئیں۔

شعلہ بنے ہیولے جوں جوں عمرو عیار کے نزدیک آ رہے تھے موت کے خوف سے عمرو عیار کا خون خشک ہوتا جا رہا تھا۔ ان آگ کے ہیولوں سے بچنے کا اسے کوئی طریقہ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ ان ہیولوں نے ایک دائرہ سا بنا لیا تھا اور اپنے دونوں ہاتھ آگے کی

طرف کر دیئے تھے جیسے وہ جلتے ہوئے ہاتھوں سے عمرو عیار کو پکڑنا چاہتے ہوں۔ جوں جوں یہ دائرہ سمٹتا جا رہا تھا عمرو کے اوسان خطا ہوتے جا رہے تھے اور اسے اپنے چاروں طرف جلتی ہوئی موت دکھائی دے رہی تھی جس سے بچنے کے لئے اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا اور محافظ بونے نے بھی اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

آتشی ہیولوں کو اپنے قریب آتے دیکھ کر عمرو کو اپنی رگوں میں خون جمتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اسے یوں لگ رہا تھا جیسے واقعی اس کا آخری وقت آ گیا ہو۔ ابھی آگ میں جلتے ہوئے ہیولے اس سے چند قدم کے فاصلے پر تھے کہ اچانک عمرو عیار کو ایک خیال آیا۔ اس خیال کے آتے ہی وہ اچھل پڑا۔ اس نے فوراً تلوارِ حیدری زنبیل میں ڈالی اور اس کی جگہ اس نے زنبیل سے مقدس چھتری نکال لی۔

مقدس چھتری نکالتے ہی عمرو نے اسے کھول کر فوراً اپنے سر پر تان لیا۔ جیسے ہی اس نے سر پر مقدس چھتری کھولی، آتشی ہیولے اس کے قریب پہنچ گئے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

چاروں طرف سے ان ہیولوں کے جلتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھے اور پھر ایک عجیب سا واقعہ رونما ہونا شروع ہو گیا۔

آگ میں جلتے ہوئے سرخ ہیولے جیسے ہی چھتری کے نیچے آتے انہیں یکلخت زور دار جھٹکے لگتے اور وہ الٹ کر چھتری کے نیچے الٹا لٹک جاتے۔ عمرو عیار کے ہاتھ میں موجود چھتری کا پھول تیزی سے پھیلتا جا رہا تھا اور جو جو سرخ ہیولا چھتری کے نیچے آتا جا رہا تھا وہ الٹا ہو کر لٹکتا جا رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے وادی میں موجود تمام سرخ ہیولے چھتری کے نیچے الٹا لٹک گئے الٹا لٹکنے کی وجہ سے ان ہیولوں نے جیسے حلق کے بل چیخنا شروع کر دیا تھا۔ ان کی چیخیں اس قدر تیز تھیں کہ عمرو عیار کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے لیکن پھر اچانک ایک ایک کر کے وہ سرخ ہیولے چھتری کے نیچے سے خود بخود غائب ہونا شروع ہو گئے۔ غائب ہوتے ہی ان کی چیخیں دم توڑتی جا رہی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں عمرو عیار کی مقدس چھتری سے لٹکے ہوئے تمام سرخ ہیولے غائب ہو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گئے۔ عمرو نے ان ہیولوں کو غائب ہوتے دیکھ کر سکون کا سانس لیا اور چھتری سمیٹ لی۔

"بہت خوب آقا۔ بہت خوب۔ ان ہیولوں کو فنا کرنے کا یہی ایک طریقہ تھا کہ کسی طرح انہیں الٹا لٹکا دیا جاتا۔ الٹا لٹکتے ہی ان کی طاقتیں سلب ہو جاتیں اور وہ سب فنا ہو جاتے۔ آپ نے نہایت عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے ان ہیولوں کو فنا کرنے کے لئے زنبیل سے مقدس چھتری نکالی تھی۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو یہ ہیولے آپ کو جلا کر راکھ بنا دیتے"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے عمرو عیار کے سامنے آ کر اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"کک۔ کک۔ کیا سب ہیولے غائب ہو گئے ہیں"۔ عمرو نے خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ سب ہیولے فنا ہو گئے ہیں"۔ محافظ بونے نے جواب دیا تو عمرو نے سکون کا سانس لیتے ہوئے چھتری سمیٹی اور اسے زنبیل میں ڈال لی۔

"اب تم مجھے بتاؤ۔ ان ہیولوں سے بچانے کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لئے تم نے میری مدد کرنے سے کیوں انکار کیا تھا"۔ عمرو نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"آپ نے یہاں آنے سے پہلے ایک بار پھر بھول کی تھی آقا۔ بہت بڑی بھول"۔ محافظ بونے نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیسی بھول"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

"یہاں آنے سے پہلے نہ تو آپ نے سردار امیر حمزہ سے اجازت لی تھی اور نہ ہی مجھ سے یا سنہری تختی سے کوئی مشورہ لیا تھا۔ آپ ہم سے مشورہ کئے بغیر یہاں آ گئے تھے۔ اس لئے ہم بھلا آپ کی کیسے مدد کر سکتے تھے۔ اگر اس معاملے میں گھونگھے بابا شامل نہ ہوتے تو شاید زنبیل کی کوئی کراماتی چیز بھی آپ کی مدد نہ کرتی۔ آپ سے میں ہر بار کہتا ہوں کہ آپ جب بھی کسی مہم پر جانا چاہیں تو جانے سے پہلے مجھ سے یا سنہری تختی سے ضرور صلاح لے لیا کریں"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں اس مہم کو سر کرنے کے لئے اپنی مرضی سے نہیں گھونگھے بابا کے کہنے پر آیا ہوں۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

گھونگھے بابا کوئی معمولی ہستی نہیں ہیں۔ میں نے ان کے چہرے پر سچائی اور نور دیکھا تھا۔ جب انہوں نے مجھے اس کام پر مامور کر دیا تھا تو پھر مجھے تم سے یا سنہری تختی سے کچھ پوچھنے کی کیا ضرورت تھی اور میں سردار امیر حمزہ سے اجازت لینے کے لئے گیا تھا لیکن وہ اپنے خیمے میں نہیں تھے وہ ملک واسان کے بادشاہ کی عیادت کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے''۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو آپ ان کی واپسی تک انتظار کر لیتے۔ سردار امیر حمزہ شام تک آ ہی جاتے''۔ محافظ بونے نے بھی جواباً منہ بنا کر کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا میں نے یہاں آ کر کوئی غلطی کی ہے''۔ عمرو نے محافظ بونے کو منہ بناتے دیکھ کر پریشان ہوتے ہوئے کہا کیونکہ ایسا بہت کم ہوتا ہے جب محافظ بونا اس کے سامنے منہ بنا کر بات کرتا ہو۔

''نہیں۔ آپ نے یہاں آ کر کوئی غلطی نہیں کی ہے لیکن''۔ محافظ بونا کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

''لیکن۔ لیکن کیا''۔ عمرو نے اسے تیز نظروں سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گھورتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ کہ آپ نے مجھ سے یا سنہری تختی سے مشورہ نہیں کیا اور فوراً منہ اٹھا کر یہاں چلے آئے تھے۔ اگر آپ ہم سے مشورہ کر لیتے تو ہم آپ کو آنے والے خطروں سے آگاہ کر سکتے تھے اور ان خطروں سے بچنے کا طریقہ بھی بتا سکتے تھے''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''کیسے خطرے''۔ عمرو نے کہا۔

''آتشی ہیولے کیا آپ کے لئے خطرہ نہیں تھے۔ اگر آپ مقدس چھتری نہ نکالتے اور وہ الٹا نہ لٹک جاتے تو آپ کا کیا حشر ہوتا۔ اگر آپ ہم سے پہلے ہی بات کر لیتے تو میں یا سنہری تختی آپ کو نہ صرف ان سرخ ہیولوں سے بچنے کا طریقہ بتا دیتے بلکہ آپ کو خزانہ طلسم کے خطرات سے بھی محفوظ رکھنے کی ترکیب بتا دیتے اور آپ کو ایک بڑے نقصان سے بھی بچا لیتے''۔ محافظ بونے نے اسی طرح سے ناراض لہجے میں کہا۔

''تو اب بتا دو۔ اب بتانے میں کیا حرج ہے''۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عمرو نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں آقا۔ ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے۔ وہ وقت اب گزر گیا ہے۔ اب ان خطرات سے آپ کو اکیلے ہی لڑنا پڑے گا اور اس بار آپ کو اپنی جان بھی خود بچانی پڑے گی۔ میں اور سنہری تختی اس معاملے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کریں گے اور نہ ہی آپ اپنی مدد کے لئے ہمیں بلا سکتے ہیں۔ آپ اپنے نقصان کے اب خود ذمہ دار ہیں۔ گھونگھے بابا کی وجہ سے آپ کو صرف اتنی رعایت دی جا سکتی ہے کہ آپ ضرورت کے وقت اپنی زنبیل اور اس میں موجود اپنی کراماتی چیزیں استعمال کر سکتے ہیں۔ کب اور کس وقت آپ کو کیا استعمال کرنا ہے یہ سوچنا آپ کا کام ہے۔ رہی بات آپ کو ہونے والے بڑے نقصان کی تو اس سے بچنے میں بھی ہم آپ کی کوئی بھی مدد نہیں کر سکیں گے''۔ محافظ بونے نے دو ٹوک لہجے میں کہا تو عمرو عیار کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

''یہ تم بار بار بڑے نقصان کا کیوں کہہ رہے ہو۔ کون سا بڑا نقصان ہونے والا ہے مجھے''۔ عمرو نے

اسے تند نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''آپ کو خود ہی پتہ چل جائے گا کہ آپ کو کون سا بڑا نقصان ہونے والا ہے۔ اب میں اس سلسلے میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا''۔ محافظ بونے نے درشت لہجے میں کہا اور عمرو نے غصے اور بے چارگی سے اپنے جبڑے بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اگر تمہیں اور سنہری تختی کو میری مدد نہیں کرنی تو نہ سہی۔ مجھ سے جو ہو سکے گا میں کر لوں گا اور میری موت کے سوا میرا بڑا نقصان اور کیا ہو سکتا ہے۔ اگر میری قسمت میں اس بار موت ہی لکھی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں کیونکہ میرا ایمان ہے کہ جو رات قبر میں آنی ہے وہ کسی بھی صورت میں ٹالی نہیں جا سکتی ہے''۔ عمرو نے فیصلے لہجے میں کہا۔

''یہ نقصان آپ کی موت سے بھی بڑا ہے آقا۔ آپ سمجھ نہیں سکتے۔ اس نقصان سے آپ......'' محافظ بونا ایک بار پھر کہتے کہتے رک گیا۔

''اس نقصان سے میں کیا۔ بولو۔ اب خاموش کیوں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہو گئے ہو۔ جو کہنا ہے کھل کر کہو“۔ عمرو نے تیز لہجے میں کہا۔

”نہیں آقا۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آپ وقت کا انتظار کریں بس“۔ محافظ بونے نے کہا اور اس نے اچانک غوطہ لگایا اور غڑاپ سے زنبیل میں گھستا چلا گیا۔ اسے زنبیل میں واپس جاتے دیکھ کر عمرو عیار کا خون کھول اٹھا لیکن وہ اب کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ محافظ بونا اس کی زنبیل کا محافظ تھا جو برے وقت میں اس کے بے حد کام آتا تھا لیکن وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا کہ خزانہ طلسم کی طرف آنے سے پہلے عمرو نے اس سے یا سنہری تختی سے کوئی مشورہ نہیں کیا تھا۔

عمرو عیار کچھ دیر وہیں کھڑا غصے سے کھولتا رہا پھر اس نے سر جھٹکا اور ایک طرف چل دیا۔

”ہونہہ۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ یہ محافظ بونا اب حد سے زیادہ خودسر ہو گیا ہے۔ اس سے مشورہ نہیں کیا تو نہیں کیا بس“۔ عمرو نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔ ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ اچانک تیز گڑگڑاہٹ

کی آواز سنائی دی۔

گڑگڑاہٹ کی آواز سن کر عمرو ٹھٹھک گیا۔ اس نے گھبرائی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھا مگر وادی میں اسے کچھ دکھائی نہ دیا۔ وادی اسی طرح ویران تھی جیسے عمرو نے پہلے وہاں آ کر دیکھا تھا۔ گڑگڑاہٹ کی آوازیں عمرو کو اب بھی سنائی دے رہی تھیں پھر جب عمرو کو اپنے پیروں کے نیچے لرزش کا احساس ہوا تو وہ بوکھلا کر زمین کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے پیروں کے نیچے سے زمین ہل رہی تھی اور گڑگڑاہٹ کی آواز بھی ٹھیک اسی جگہ سے آ رہی تھی جہاں عمرو عیار کھڑا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے عمرو عیار کے پیروں کے نیچے زمین تیزی سے بیٹھی چلی جا رہی ہو ابھی عمرو عیار زمین کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کا ایک بہت بڑا حصہ ٹوٹ گیا۔ اس سے پہلے کہ عمرو عیار سنبھلتا وہ زمین کے ساتھ نیچے گرتا چلا گیا اور ماحول یکلخت عمرو عیار کی تیز اور انتہائی دلخراش چیخوں سے گونج اٹھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تعجب انگیز۔ انتہائی تعجب انگیز۔ یہ عمرو عیار نے کون سی چھتری نکال لی ہے جس کے نیچے آتے ہی آتشی ہیولے الٹے لٹکتے جا رہے ہیں"۔ زرگاش جادوگر نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سامنے نظر آنے والا حیرت انگیز منظر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ عمرو عیار کی مقدس چھتری ہے آقا۔ اس چھتری کی یہی خوبی ہے کہ اس کے نیچے جو بھی آئے گا وہ الٹا لٹکا جائے گا چاہے وہ کوئی طاقتور اور انتہائی لحیم شحیم دیو ہی کیوں نہ ہو"۔ اشمالا نے جواب دیا تو زرگاش جادوگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ دیوار پر نظر آنے والے منظر میں عمرو عیار کی چھتری کا پھول چاروں طرف پھیل گیا تھا اور اس کے نیچے آتشی

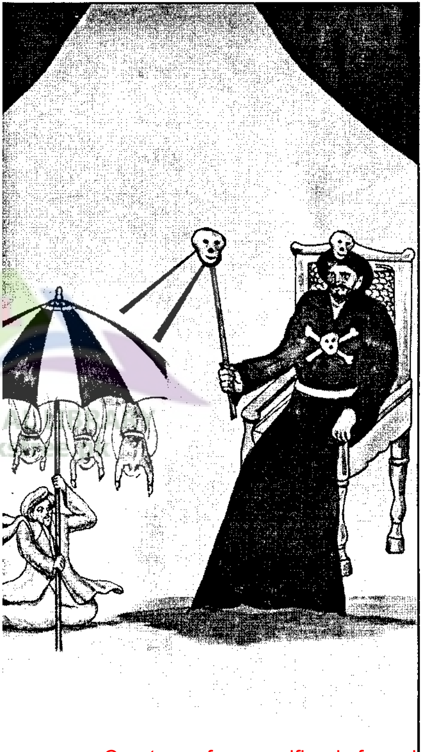

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہیولے آ آ کر الٹا لٹکتے جا رہے تھے۔ پھر اچانک الٹے لٹکے ہوئے ہیولوں نے غائب ہونا شروع کر د

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ ہیولے کہاں غائب ہوتے رہے ہیں''۔ زرگاش جادوگر نے آنکھیں پھاڑتے ہو کہا۔

''اب چونکہ یہ طلسم ختم ہونے والا ہے اس میں اس کے بارے میں آپ کو سب کچھ بتا سکتی ہو آقا۔ یہ طلسم بنایا ہی اس لئے گیا تھا کہ اگر کوئی خز طلسم کی تلاش میں اس وادی میں آئے تو اسے چار طرف سے آتشی ہیولے گھیر لیں۔ ان ہیولوں میں ایک ہیولا بھی کسی جاندار کو اگر چھو جائے تو وہ ای لمحے میں جل کر راکھ بن جاتا ہے چاہے وہ کوئی ج ہو، دیو ہو یا کوئی آدم زاد۔ خزانہ طلسم کا یہ حفاظتی طلسم تھا جسے ختم کرنے کے لئے ضروری تھا جلتے ہوئے ہیولوں کو الٹا لٹکا دیا جائے۔ جب تک تم ہیولے الٹے نہ لٹک جاتے یہ فنا نہیں ہو سکتے تھ عمرو عیار نے مقدس چھتری کے نیچے یہ سب کر دک ہے اور وادی کے تمام ہیولوں کو الٹا لٹکا دیا تھا جس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وجہ سے وہ فنا ہو کر اس وادی سے غائب ہوتے جا رہے ہیں''۔ اشالا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ مگر یہ مقدس چھتری عمرو عیار کے پاس کہاں سے آئی اور عمرو عیار کو کیسے پتہ چل گیا کہ ان سرخ ہیولوں کو الٹا لٹکا دیا جائے تو یہ فنا ہو سکتے ہیں''۔ زرگاش جادوگر نے بدستور حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

''عمرو عیار مقدس چھتری اور اس جیسی بے شمار کراماتی چیزوں کا مالک ہے آقا جو اس کی زنبیل میں موجود ہیں۔ یہ تمام چیزیں اسے روشنی کی طاقتوں نے دے رکھی ہیں جن کی مدد سے عمرو عیار خود کو یقینی موت سے بھی بچا لیتا ہے اور اپنے دشمنوں پر میں موت بن کر ٹوٹ پڑتا ہے''۔ اشالا نے بتایا۔

''ہونہہ۔ تو عمرو عیار سے زیادہ خطرناک اس کی زنبیل ہے جس میں روشنی کی طاقتوں کی دی ہوئی کراماتی چیزیں موجود ہیں''۔ زرگاش جادوگر نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''عمرو عیار بھی کم نہیں ہے آقا۔ اس کا سب سے بڑا اور طاقتور ہتھیار اس کا دماغ ہے جس سے وہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ایسی ایسی عیاری کر جاتا ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وہ زیادہ تر اپنے دشمنوں کو عیاری سے ہی مات دیتا ہے‘‘۔ اشمالا نے جواب دیا۔

’’بہرحال جو بھی ہے۔ عمرو جیسا عیار اس بار میرے ہاتھوں عبرتناک شکست سے دوچار ہو گا۔ جب عمرو عیار کا سارا خزانہ میرے پاس آ جائے گا تو عمرو عیار کے پاس کچھ بھی باقی نہیں بچے گا۔ میں اسے اس قدر قلاش بنا دوں گا کہ یہ مجبور ہو کر گلی گلی بھیک مانگتا پھرے گا۔ ایک بار میں سرخ دیوتا کا نائب بن جاؤں تو پھر میں عمرو عیار سے اس کا آخری سہارا یہ زنبیل بھی چھین لوں گا اور اس کے پاس سوائے اس کے تن کے کپڑوں کے اور کچھ بھی نہیں رہنے دوں گا۔ اس بار عمرو عیار کو پتہ چلے گا کہ اس کا کس قدر طاقتور اور کس قدر خوفناک جادوگر سے پالا پڑا ہے۔ میں نے عمرو عیار کو اپنے قدموں میں لا کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے پر مجبور نہ کر دیا تو میرا نام زرگاش جادوگر نہیں‘‘۔ زرگاش جادوگر نے غراتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کی بات کا اشمالا نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

’’وادی سے سرخ ہیولے غائب ہو چکے ہیں۔ اب عمرو عیار یہاں کھڑا کیا کر رہا ہے۔ یہ خزانہ طلسم میں داخل ہونے کا راستہ کیوں نہیں ڈھونڈ رہا‘‘۔ زرگاش جادوگر نے دیوار پر نظر آنے والا منظر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ اشمالا کوئی جواب دیتی۔ زرگاش جادوگر نے اچانک عمرو عیار کے قدموں کے نیچے سے زمین کا ایک بہت بڑا حصہ ٹوٹ کر گرتے دیکھا۔ عمرو عیار بھی زمین کے اس حصے کے ساتھ نیچے گر گیا تھا۔

’’یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ زمین کیسے ٹوٹ گئی ہے اور عمرو عیار......‘‘ زرگاش جادوگر نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

’’آپ پریشان نہ ہوں آقا۔ عمرو عیار نے یہاں بھی عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اس نے ایک جگہ ہی کھڑے ہو کر آتشی ہیولوں کو فنا کیا تھا۔ اگر وہ آتشی ہیولوں کو فنا کر کے اس جگہ سے ہٹ جاتا تو اس کے لئے خزانہ طلسم کا راستہ تلاش کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا۔ خزانہ طلسم کا راستہ اسی جگہ بنتا تھا جہاں کھڑے ہو کر آتشی ہیولوں کو فنا کیا جاتا۔ خزانہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

طلسم میں جانے کے لئے اسی جگہ چالیس ساعتوں تک رکے رہنا ضروری تھا۔ عمرو عیار نے ایسا ہی کیا تھا وہ چالیس ساعتوں تک اسی جگہ کھڑا رہا تھا اس لئے اس کے پیروں کے نیچے خزانہ طلسم میں جانے والا راستہ کھل گیا ہے“۔ اشالا نے کہا اور زرگاش جادوگر کے چہرے پر اور زیادہ حیرت ابھر آئی۔

”عمرو عیار کو یہ سب معلوم کیسے ہوا۔ کیا وہ جانتا تھا کہ اگر وہ چالیس ساعتوں تک یہیں کھڑا رہے گا تو اس کے پیروں کے نیچے خزانہ طلسم میں جانے والا راستہ کھل جائے گا“۔ زرگاش جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”معلوم نہیں آقا۔ میں عمرو عیار کے دل و دماغ میں نہیں جھانک سکتی لیکن وہ چونکہ اسی جگہ کھڑا رہا تھا اور اب اس کے پیروں کے نیچے سے زمین بھی نکل گئی ہے اس لئے میں اندازاً کہہ سکتی ہوں کہ عمرو عیار کو پہلے سے ہی اس بات کا علم تھا کہ وہ ایک جگہ رکا رہے گا تب ہی وہ خزانہ طلسم میں داخل ہو سکتا ہے“۔ اشالا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے۔ عمرو عیار کو آخر یہ ساری معلومات ملی کہاں سے ہیں۔ خزانہ طلسم کے بارے میں جاننے کے لئے سینکڑوں سالوں سے طاقتور جادوگر اور جادوگرنیاں کوشش کر رہے تھے لیکن وہ آج تک یہ بھی نہیں جان سکے تھے کہ خزانہ طلسم دنیا کے کس حصے میں ہے اور یہ عمرو عیار۔ ایک عام سا انسان جس نے نہ صرف خزانہ طلسم کا پتہ چلا لیا ہے کہ وہ کہاں ہے بلکہ وہ خزانہ طلسم میں داخل بھی ہو گیا ہے“۔ زرگاش جادوگر نے اسی طرح انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”اسی لئے عمرو عیار، برق رواں، شعلہ تپاں اور موت جادوگراں کہلاتا ہے آقا۔ وہ ناممکن کو بھی ممکن کرنے کے فن سے آگاہ ہے۔ اسی وجہ سے آج تک کوئی جادوگر یا جادوگرنی عمرو عیار کا ایک بال تک بانکا نہیں کر سکا ہے“۔ اشالا نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ اب یہ دیوار پر اندھیرا کیوں۔ چھایا ہوا ہے۔ عمرو عیار دکھائی کیوں نہیں دے رہا۔ کیا تم خزانہ طلسم میں نہیں جھانک سکتی“۔ زرگاش جادوگر نے سر جھٹک کر دیوار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں اندھیرا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہی اندھیرا دکھائی دے رہا تھا۔

''آپ یہ سارا منظر عمرو عیار کی وجہ سے دیکھ رہے ہیں آقا۔ عمرو عیار اس وقت تاریکی میں سفر کر رہا ہے اسی لئے یہاں بھی آپ کو تاریکی دکھائی دے رہی ہے جیسے ہی عمرو عیار تاریکی سے نکل کر روشنی میں جائے گا وہ آپ کو دکھائی دینا شروع ہو جائے گا''۔ اشمالا نے کہا تو زرگاش جادوگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''جادوئی طاقتوں نے مجھے بتایا تھا کہ خزانہ طلسم کے تین بڑے طلسم ہیں۔ پہلے طلسم میں سینگوں والی ایک سرخ بدروح رہتی ہے جو سرخ جادوگر کی بدروح ہے۔ سب سے پہلے عمرو عیار کو اس سرخ بدروح کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ سرخ بدروح طلسم میں آنے والے آدم زاد کو ہلاک کر کے اس کا جسم حاصل کرنے کی کوشش کرے گی تاکہ سرخ جادوگر پھر سے زندہ ہو جائے۔ کیا عمرو عیار سرخ جادوگر کی بدروح سے مقابلہ کر سکے گا''۔ زرگاش جادوگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اشمالا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میں قبل از وقت آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی آقا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جو بھی ہو گا وہ سب آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ عمرو عیار، سرخ جادوگر کی بدروح کو فنا کرتا ہے یا سرخ بدروح عمرو عیار کو ہلاک کر کے اس کا جسم حاصل کرتی ہے یہ سب آپ کو اس دیوار پر ہی دکھائی دے گا''۔ اشمالا نے کہا تو زرگاش جادوگر نے اثبات میں سر ہلایا اور خاموش ہو گیا۔

چند لمحے دیوار پر اندھیرا چھایا رہا پھر جس طرح سے گھنے اور سیاہ بادلوں کے پیچھے سے روشنی نکلتی ہے بالکل اسی طرح دیوار پر چھایا ہوا اندھیرا بھی چھٹنا شروع ہو گیا۔ اب دیوار پر ہلکی ہلکی روشنی نظر آنے لگی تھی اور اس روشنی میں زرگاش جادوگر کو ایک سایہ سا نیچے جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جب سایہ واضح ہوا تو زرگاش جادوگر نے دیکھا وہ عمرو عیار تھا جس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ تیزی سے الٹا پلٹتا ہوا نیچے ہی نیچے گرتا چلا جا رہا تھا۔

''اوہ۔ یہ تو عمرو عیار ہے اور یہ ابھی تک نیچے گرتا جا رہا ہے جیسے یہ زمین سے بلکہ آسمان سے نیچے گرتا چلا جا رہا ہو''۔ زرگاش جادوگر نے حیرت سے آنکھیں

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ عمرو عیار گرا تو زمین کے اندر تھا لیکن وہ اس زمین میں جاتے ہی چونکہ خزانہ طلسم میں داخل ہو گیا تھا اس لئے خزانہ طلسم کے طلسمات اسے آسمان کی بلندیوں پر لے گئے ہیں۔ سرخ جادوگر نے خزانہ طلسم زمین کے نیچے نہیں بلکہ دور آسمانوں میں بنا رکھا ہے۔ یہ زمینی طلسم تو دوسروں کو محض دھوکہ دینے کے لئے بنایا گیا تھا''۔ اشمالا نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ خزانہ طلسم زمین کے نیچے نہیں آسمانوں پر ہے''۔ زرگاش جادوگر نے زور سے چونک کر کہا۔

''ہاں آقا۔ عمرو عیار چونکہ اس طلسم میں داخل ہو چکا ہے اس لئے مجھے بھی علم ہو گیا ہے کہ خزانہ طلسم کہاں ہے''۔ اشمالا نے جواب دیا اور زرگاش جادوگر ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔

عمرو عیار واقعی جیسے آسمان سے گرا تھا اور نیچے ہی نیچے گرتا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے ڈھالے سے تھے جیسے وہ بے ہوش ہو۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار نہایت تیز رفتاری سے نیچے گر رہا تھا پھر اچانک اس کے جسم کو زور زور سے جھٹکے سے لگے اور اس کا جسم جیسے ہوا میں ہی معلق ہوتا چلا گیا۔ عمرو عیار اب ہوا میں لیٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ارد گرد سفید بادل سے اُڑتے دکھائی دے رہے تھے۔ زرگاش جادوگر ابھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ سب دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے بادلوں کو تیزی سے پیچھے ہٹتے دیکھا۔ جیسے ہی بادل پیچھے ہٹے اسے آسمان پر سرخ رنگ کے کئی قالین سے اُڑتے دکھائی دیئے۔ ان قالینوں پر سرخ رنگ کے عجیب و غریب انسان کھڑے تھے۔ سرخ قالینوں اور ان پر کھڑے انسانوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور وہ چاروں طرف سے عمرو عیار کی جانب بڑھے چلے آ رہے تھے۔

لمبے تڑنگے اور انتہائی طاقتور انسان جن کے جسم دیوؤں جیسے طاقتور اور خوفناک تھے۔ ان سب کے رنگ ایک جیسے تھے اور انہوں نے سیاہ رنگ کے جانگیئے پہن رکھے تھے۔ ان سب کے سر گنجے تھے اور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ان کے سروں پر بیلوں کی طرح مڑے ہوئے دو دو سینگ بھی دکھائی دے رہے تھے۔ ان تمام سرخ انسانوں نے ہاتھوں میں نیزے اور ترشول پکڑ رکھے تھے۔

''پھر سرخ انسان۔ یہاں تو عمرو عیار کے مقابلے پر سرخ جادوگر کو آنا تھا پھر یہ سرخ دیو کہاں سے آ رہے ہیں''۔ زرگاش جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سرخ دیو نہیں۔ سرخ بدروحیں ہیں اور یہ سب بدروحیں سرخ جادوگر کے روپ میں ہیں''۔ اشمالا نے جواب دیا۔

''سرخ بدروحیں۔ یہ سب سرخ جادوگر کے روپ میں ہیں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''۔ زرگاش جادوگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''آقا۔ اس طلسم میں عمرو عیار، سرخ جادوگر کا مقابلہ کرے گا۔ عمرو عیار کے لئے ضروری ہے کہ وہ سرخ جادوگر کی بدروح کو فنا کرے اور سرخ جادوگر کی کوشش ہو گی کہ وہ عمرو عیار کو ہلاک کر کے اس کا

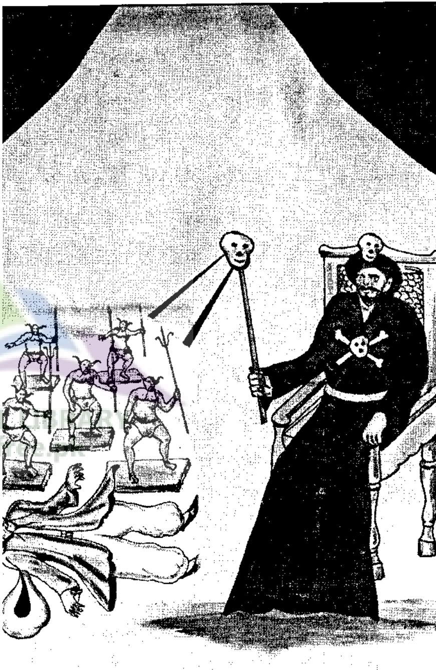

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جسم حاصل کر لے تاکہ وہ خزانہ طلسم سے باہر آ سکے
سرخ جادوگر، عمرو عیار سے مقابلہ کرنے آیا ہے
اپنے ساتھ اپنی ہمشکل بدروحوں کو بھی لے آیا ہے
تاکہ عمرو عیار اسے نقصان نہ پہنچا سکے۔ یہ سو سر
بدروحیں ہیں جن میں سے ایک بدروح اصلی سر
جادوگر کی ہے۔ عمرو عیار کو ان سو سرخ بدروحوں می
اصلی سرخ جادوگر کی بدروح کو ڈھونڈ کر اسے ہی
کرنا پڑے گا اگر اس نے اصلی سرخ جادوگر کی بدرو
کی جگہ اس کی ہمشکل بدروح پر وار کیا تو وہ وار خ
عمرو عیار کے لئے عذاب بن جائے گا۔ اگر عمرو
کسی بھی نقلی سرخ بدروح کو اصلی سرخ جادوگر
بدروح سمجھ کر اس پر حملہ کیا تو وہ جس ہتھیار
بدروح پر وار کرے گا اس ہتھیار کا اثر بدروح
ہونے کی بجائے عمرو عیار پر ہو گا۔ مثال کے طور
اگر عمرو عیار تلوار سے کسی بدروح پر حملہ کرتا ہے اور
بدروح سرخ جادوگر کی نہ ہوئی تو عمرو عیار کی تلوار
وار دوسری بدروح کے جس حصے پر ہو گا ویسا ہی و
عمرو عیار کو بھی سہنا پڑے گا۔ اگر عمرو عیار تلوار

وار سے کسی بدروح کا ایک بازو کاٹے گا تو اس
بدروح کے ساتھ عمرو عیار کا بھی ایک بازو کٹ جائے
گا۔ اگر عمرو عیار تلوار کے وار سے سرخ جادوگر کی
بدروح کی بجائے کسی دوسری روح کی ٹانگ کاٹے گا
تو اس کے ساتھ ہی عمرو عیار کی بھی ٹانگ کٹ جائے
گی۔ اسی طرح اگر عمرو عیار اگر کسی بدروح کو تیر سے
نشانہ بنائے گا تو ویسا ہی ایک تیر عمرو عیار کو بھی لگ
جائے گا جیسا اس نے کسی دوسری سرخ بدروح کو مارا
ہو گا۔ اس لئے عمرو عیار کے لئے بے حد ضروری ہے
کہ وہ صرف اور صرف سرخ جادوگر کی بدروح پر ہی
وار کرے ورنہ اس طلسم میں عمرو عیار کی موت یقینی
ہے‘‘۔ اشالا نے کہا۔

’’بڑا سخت طلسم ہے۔ عمرو عیار کو بھلا کیسے پتہ چلے
گا کہ ان میں سے کون سی بدروح سرخ جادوگر کی
ہے۔ یہ سب دیکھنے میں ایک جیسی ہی بدروحیں دکھائی
دے رہی ہیں‘‘۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔

’’یہی تو اس طلسم کی خاصیت ہے آقا۔ سرخ
جادوگر نے شروع سے ہی ایسا طلسم بنایا ہے۔ پہلے ان

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بدروحوں کی ایک سردار بدروح ہوتی تھی۔ طلسم مے
داخل ہونے والے کو سردار بدروح کو تلاش کر کے
اسے فنا کرنا ضروری تھا لیکن اب چونکہ خود سر
جادوگر اس طلسم میں ہلاک ہوا ہے اس لئے سردا
بدروح کی جگہ اس طلسم میں وہ خود آ گیا ہے اب
جب تک سرخ جادوگر کی سرخ بدروح فنا نہیں ہو گ
اس وقت تک یہ طلسم فنا نہیں ہو سکے گا''۔ اشمالا
کہا۔

''میرا خیال نہیں کہ عمرو عیار اس طلسم کو سر کر سکے
گا۔ وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ سرخ جادوگر کی بدرو
تو اسے اسی حالت میں ہلاک کر سکتی ہے''۔ زرگا
جادوگر نے کہا۔

''ہو سکتا ہے آقا۔ اگر واقعی عمرو عیار کو ہوش نہ آ
اور سرخ بدروحیں اس کے قریب پہنچ گئیں تو عمرو عیا
کی موت یقینی ہو جائے گی''۔ اشمالا نے جواب دیا۔

''اگر عمرو عیار کو ہوش آ گیا تو وہ ایسا کون سا
طریقہ اختیار کرے گا کہ اسے کسی دوسری بدروح پ
حملہ نہ کرنا پڑے اور وہ سیدھا سرخ جادوگر کی سر

بدروح پر ہی حملہ کرے''۔ زرگاش جادوگر نے پوچھا۔

''یہ میں نہیں جانتی آقا۔ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا ہے کہ میں عمرو عیار کے دل و دماغ میں نہیں جھانک سکتی''۔ اشمالا نے کہا تو زرگاش جادوگر ایک بار پھر طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ اس کی نظریں بدستور روشن دیوار پر جمی ہوئی تھیں جہاں عمرو عیار اسی طرح ہوا میں معلق لیٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور سرخ قالینوں پر سوار سینگوں والی سرخ بدروحیں نیزے اور ترشول لئے تیزی سے عمرو عیار کی جانب بڑھی چلی آ رہی تھیں۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار کے پیروں کے نیچے سے جیسے ہی زمین نکلی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ عمرو عیار کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی انتہائی گہری اور اندھی کھائی میں گرتا چلا جا رہا ہو۔

وہ الٹتا پلٹتا ہوا تیزی سے نیچے گر رہا تھا۔ تیزی سے الٹنے پلٹنے کی وجہ سے اس کا دماغ بھی کسی تیز رفتار لٹو کی طرح سے گھوم رہا تھا۔ پھر اچانک جیسے اس کے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس حالت میں بھی وہ نیچے ہی نیچے گرا چلا جا رہا تھا۔

جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو سا چمکتا ہے ٹھیک اسی طرح سے عمرو عیار کے دماغ میں روشنی کا

ایک نقطہ سا چمکا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد عمرو کو ہوش آ گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آنکھیں کھولتا اس کے کانوں میں ایک تیز آواز سنائی دی۔

”عمرو عیار۔ آنکھیں مت کھولو۔ اسی طرح ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ کر پڑے رہو“۔ عمرو نے یہ آواز پہچان لی تھی۔ یہ آواز سمندری گھونگھے بابا کی تھی جنہوں نے اسے سرخ جادوگر کے خزانہ طلسم کے بارے میں بتایا تھا۔ ان کی آواز سنتے ہی عمرو جو آنکھیں کھولنے ہی لگا تھا اس نے آنکھیں مضبوطی سے بند کر لیں اور ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ دیئے۔

عمرو عیار کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم ہوا میں معلق ہو۔ اسے اپنا جسم بے حد ہلکا پھلکا سا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ آنکھیں کھول کر ارد گرد کے ماحول کو دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کہاں ہے اور وہ اس طرح ہوا میں کیوں معلق ہے لیکن چونکہ اسے گھونگھے بابا نے آنکھیں بند رکھنے اور ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رکھنے کا حکم دیا تھا اس لئے عمرو عیار نے آنکھیں نہ کھولی تھیں اور یوں ہوا میں معلق تھا جیسے ابھی تک اسے ہوش نہ آیا ہو۔

"اب میری بات دھیان سے سنو عمرو عیار"۔ گھونگا بابا کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

"میں تمہیں خزانہ طلسم کے بارے میں پہلے ہی سب کچھ بتا چکا ہوں لیکن کچھ باتیں ایسی تھیں جن کے بارے میں تم سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہیں اس وقت بتاؤں گا جب تم خزانہ طلسم میں داخل ہو جاؤ گے۔ تم نے سنگلاخ وادی کے سرخ محافظوں کو فنا کرنے کے لئے زنبیل سے مقدس چھتری نکال کر نہایت عقلمندی کا ثبوت دیا تھا۔ سرخ محافظوں کو اسی صورت میں ہی فنا کیا جا سکتا تھا جب ان سب کو ایک ساتھ الٹا لٹکنے پر مجبور کر دیا جائے۔ تمہارے اس اقدام کی وجہ سے تمام سرخ محافظ فنا ہو گئے تھے اور تم نے دوسری عقلمندی یہ کی کہ سرخ محافظوں کو فنا کرنے کے بعد تم اس جگہ سے نہیں ہٹے تھے جہاں تم موجود تھے۔ اگر تم اس جگہ سے ہٹ جاتے تو تمہارے لئے

وادی میں خزانہ طلسم کا راستہ تلاش کرنا مشکل ہو جاتا۔ اس طلسم کا راستہ چالیس ساعتوں کے بعد ہی کھلتا ہے اور اسی جگہ سے کھلنا تھا جہاں پر کھڑے رہ کر تم نے سرخ محافظوں کو فنا کیا تھا۔ بہرحال اب تم خزانہ طلسم میں پہنچ چکے ہو۔ تم بظاہر تو زمین کے اندر گرے تھے لیکن سرخ جادوگر نے زمینی طلسم دھوکے کے لئے بنایا تھا جبکہ اس کا اصلی خزانہ طلسم آسمان کی بلندیوں پر ہے۔ تم زمین سے نکل کر آسمان پر موجود خزانہ طلسم میں آ چکے ہو اسی لئے تم اس وقت خود کو ہوا میں معلق محسوس کر رہے ہو۔ تمہارے ارد گرد کھلا آسمان ہے اور زمین تم سے ہزاروں میل دور ہے۔ جیسا کہ میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ جب تم خزانہ طلسم میں داخل ہو گے تو تمہیں سب سے پہلے سرخ جادوگر کی سرخ بدروح سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ سرخ جادوگر کی سینگوں والی سرخ بدروح کو خزانہ طلسم میں تمہاری آمد کا علم ہو گیا ہے اور وہ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے یہاں آ رہی ہے۔ سرخ جادوگر کی سینگوں والی سرخ بدروح تمہیں ہلاک کر کے تمہارے جسم میں گھسنا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

چاہتی ہے تا کہ وہ تمہارا جسم حاصل کر کے پھر سے زندہ ہو جائے اور اپنے طلسم سے نکل جائے۔ اگر ایسا ہوا تو سرخ جادوگر دنیا میں پہلے سے زیادہ طاقتور اور شیطان بن کر آئے گا اور پوری دنیا پر قہر بن کر ٹوٹ پڑے گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح کو ہر حال میں فنا کرو تا کہ اس کا دوبارہ زندگی حاصل کرنے کا خواب کبھی پورا نہ ہو سکے۔ یہاں میں تمہیں یہ بھی بتاتا چلوں کہ سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح اکیلی نہیں ہے وہ سینگوں والی سرخ بدروحوں کی پوری فوج کے ساتھ یہاں آ رہی ہے جو دیکھنے میں ایک رنگ کی اور بالکل ایک جیسی ہیں۔ وہ سب بدروحیں سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح کی ہمشکل ہیں۔ تمہیں ان میں سے اصلی سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح کو تلاش کرنا ہے اور صرف اسی پر وار کرنا ہے۔ اگر تم نے سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح کی جگہ کسی دوسری سینگوں والی سرخ بدروح پر حملہ کیا تو تمہیں بے حد نقصان اٹھانا پڑے گا اور تمہارے اپنے ہی ہاتھوں تمہاری جان بھی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جا سکتی ہے"۔ گھونگھے بابا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے عمرو عیار کو یہ بتانا شروع کر دیا کہ اگر اس نے سرخ جادوگر کی اصلی سینگوں والی بدروح کی جگہ کسی دوسری سینگوں والی سرخ بدروح پر حملہ کیا تو اس کا کیا انجام ہو گا۔

"تمام سینگوں والی سرخ بدروحیں تمہارے نزدیک آ چکی ہیں اور انہوں نے تمہیں گھیرے میں لے رکھا ہے۔ وہ کسی بھی وقت تم پر حملہ کر سکتی ہیں لیکن جب تک تم اس طرح آنکھیں بند کر کے بے ہوش بننے کی اداکاری کرتے رہو گے یہ بدروحیں تم پر حملہ نہیں کریں گی۔ چونکہ سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح تمہیں ہلاک کر کے تمہارے جسم میں سمانا چاہتی ہے اس لئے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک بار تمہاری زندہ آنکھوں میں جھانک کر دیکھ لے۔ اگر اس نے تمہاری زندہ اور روشن آنکھوں میں جھانک کر نہ دیکھا تو وہ کسی بھی صورت میں تمہیں ہلاک کر کے تمہارے جسم میں نہیں سما سکے گی۔ اس لئے تمہارے پاس موقع ہے تم آنکھیں کھولے بغیر ان بدروحوں کو دیکھنے کی کوشش

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

کرو اور ان میں سے اصلی سرخ جادوگر کی سینگوں و
بدروح کو تلاش کرو اور اس پر وار کرو۔ تمہیں سر
جادوگر کی سینگوں والی بدروح کے سر پر موجود دونو
سینگ ایک ساتھ کاٹنے ہیں۔ ان سینگوں کے کٹتے
سرخ جادوگر کی سرخ بدروح فنا ہو جائے گی اور ا
کی ہمشکل سرخ بدروحیں بھی ختم ہو جائیں گی اور ا
طرح خزانہ طلسم کا تم پہلا مرحلہ بھی عبور کر لو گے"۔
گھونگھے بابا نے ایک بار پھر رکے بغیر بولتے ہو۔
کہا۔

"کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں گھونگھے
بابا"۔ عمرو نے دل ہی دل میں گھونگھے بابا سے مخاطب
ہو کر پوچھا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ میں تمہارے دل کی آوا
سن رہا ہوں۔ پوچھو۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو تم مجھ سے"۔
گھونگھے بابا کی جواباً آواز سنائی دی تو عمرو عیار کے
چہرے پر سکون آ گیا کہ گھونگھے بابا نے اس کے دل
کی آواز سن لی تھی۔

"آپ کہہ رہے ہیں کہ میں آنکھیں کھولے بغیر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ان بدروحوں کو دیکھوں اور ان میں سے سرخ جادوگر کی
اصلی سینگوں والی بدروح کو تلاش کروں۔ لیکن یہ ہو گا
کیسے۔ میں آنکھیں کھولے بغیر ان بدروحوں کو کیسے
دیکھ سکتا ہوں اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی بتایا ہے
کہ یہاں بے شمار سرخ بدروحیں ہیں جو سرخ جادوگر
کی سرخ بدروح کی ہمشکل ہیں۔ میں ان ہمشکل
بدروحوں میں اصلی سرخ جادوگر کی بدروح کو پہچانوں گا
کیسے۔ کیا آپ مجھے سرخ جادوگر کی کوئی ایسی نشانی بتا
سکتے ہیں جو صرف اسی کی بدروح میں ہو کسی دوسری
بدروح میں وہ نشانی نہ ہو"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں بیٹا۔ سب بدروحیں بالکل ایک جیسی ہیں۔
میں تمہیں ان کی کوئی خاص نشانی نہیں بتا سکتا۔ یہ
سب تمہیں کرنا ہے اور تمہیں بھلا فکر کرنے کی کیا
ضرورت ہے تمہاری زنبیل میں کراماتی چیزوں کا خزانہ
بھرا ہوا ہے جن کی مدد سے تم کچھ بھی کر سکتے ہو۔
انہیں آنکھیں کھولے بغیر دیکھ بھی سکتے ہو اور ان میں
سے سرخ جادوگر کی اصلی سینگوں والی سرخ بدروح کو
تلاش بھی کر سکتے ہو"۔ گھونگھے بابا نے جواب دیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

"اس کے لئے تو مجھے کافی سوچنا پڑے گا۔ زنبیل سے کچھ نکالنے کے لئے مجھے ہاتھ ہلانے پڑیں گے اور اگر میں نے ہاتھ ہلائے اور ان بدروحوں نے دیکھ لیا جو میرے آس پاس کھڑی ہیں تو ایسا نہ ہو کہ سمجھ جائیں کہ میں بے ہوش ہونے کا بہانہ کر رہا ہوں۔ ایسی صورت میں انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا تو"۔ عمرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"تم جتنے مرضی ہاتھ پیر چلاؤ لیکن یہ بدروحیں اس وقت تک تم پر حملہ نہیں کریں گی جب تک کہ آنکھیں نہیں کھولو گے۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے پر وار کرنے سے پہلے سرخ جادوگر کی سینگوں والی سر بدروح کا تمہاری زندہ آنکھوں میں جھانکنا بے ضروری ہے۔ تم آنکھیں بند کر کے ان کے نزدیک بھی چلے جاؤ گے تو یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا گی"۔ گھونگھے بابا نے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ اب میں وہی کروں گا جو آپ نے کہا ہے"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک بات کا اور دھیان رکھنا۔ تم سرخ جادوگر

سینگوں والی بدروح کو فنا کرنے کے بعد بھی اس طلسم میں اس وقت تک آنکھیں نہیں کھولو گے جب تک تم اگلے طلسم میں نہ پہنچ جاؤ۔ یہ سمجھ لو کہ اس طلسم میں تمہاری کامیابی تب ہی ممکن ہے جب تک کہ تم اپنی آنکھیں بند رکھو گے"۔ گھونگھے بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے گھونگھے بابا۔ میں ایک بار بھی آنکھیں نہیں کھولوں گا۔ میں اس طلسم میں اندھا بن جاؤں گا اور اندھا بن کر ہی اس طلسم کو فنا کرنے کی کوشش کروں گا"۔ عمرو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بیٹا۔ اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو"۔ گھونگھے بابا نے جواب دیا اور پھر ان کی آواز آنی بند ہو گئی۔

"گھونگھے بابا کیا آپ چلے گئے ہیں"۔ گھونگھے بابا کی آواز بند ہونے کے بعد عمرو نے انہیں آواز دیتے ہوئے پوچھا لیکن جواب میں اسے گھونگھے بابا کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

گھونگھے بابا نے عمرو کو بتایا تھا کہ اس کے ارد گرد سینکڑوں سینگوں والی سرخ بدروحیں موجود ہیں جنہوں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے اسے چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے اور وہ اس کی آنکھیں کھلنے کا انتظار کر رہی ہیں۔ جیسے ہی عمرو عیار آنکھیں کھولتا۔ سینگوں والی سرخ بدروحیں اس پر ٹوٹ پڑتیں اور اسے ہلاک کر دیتیں۔ عمرو عیار کی مجبوری تھی کہ وہ اب ان بدروحوں کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ایسا کون سا طریقہ ہو سکتا ہے کہ وہ آنکھیں کھولے بغیر ان بدروحوں کو نہ صرف دیکھ سکے بلکہ ان میں موجود سرخ جادوگر کی اصلی سینگوں والی سرخ بدروح کو بھی ڈھونڈ سکے۔ وہ کافی دیر سوچتا رہا لیکن اسے کوئی ترکیب سجھائی نہیں دے رہی تھی۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ عمرو کو اپنے ارد گرد انتہائی خوفناک اور تیز غراہٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ آوازیں اس قدر بھیانک اور ڈراؤنی تھیں کہ عمرو عیار دل ہی دل میں کانپ کر رہ گیا۔ شاید بدروحیں اسے بے ہوش دیکھ کر غرا رہی تھیں۔

"اب میں کیا کروں۔ میں ان بدروحوں کو کیسے دیکھوں۔ انہیں دیکھے بغیر تو میں ان میں موجود سرخ جادوگر کی بدروح کو پہچان ہی نہیں سکوں گا"۔ عمرو نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دل ہی دل میں پریشانی کے عالم میں سوچا۔

عمرو کچھ دیر سوچتا رہا لیکن اسے بدروحوں کو آنکھیں بند کر کے دیکھنے کا کوئی طریقہ کار سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ اس کے ارد گرد موجود سرخ قالینوں پر سوار سرخ بدروحوں نے اب اور زیادہ چیخنا شروع کر دیا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بدروحیں چیخ چیخ کر عمرو عیار کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی ہوں۔

"میری کچھ مدد کریں گھونگھے بابا۔ میں سوچ سوچ کر تھک گیا ہوں اور اب تو ان بدروحوں کے چیخنے چلانے سے میرے کانوں کے پردے بھی پھٹنا شروع ہو گئے ہیں۔ مجھے بتائیں میں ان بدروحوں کو کیسے دیکھوں اور ان میں سے اصلی سرخ جادوگر کی سرخ بدروح کو کیسے پہچانوں"۔ عمرو نے دل ہی دل میں گھونگھے بابا کو یاد کرتے ہوئے کہا لیکن جواب میں گھونگھے بابا کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔ اچانک عمرو عیار کے دماغ میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ۔ گھونگھے بابا نے ٹھیک ہی کہا تھا واقعی میں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

اپنی کراماتی چیزوں سے مدد لے سکتا ہوں اور میں کراماتی چیزوں کی مدد سے بغیر آنکھیں کھولے ا بدروحوں کو دیکھ بھی سکتا ہوں"۔ عمرو نے انتہائی مسر بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے فوراً اپنی زنبیل میں ہا ڈالا اور پھر جیسے ہی اس کا ہاتھ زنبیل سے باہر آیا ا لمحے ایک دھماکہ سا ہوا اور عمرو عیار کے گرد سیاہ دھوا سا پھیلتا چلا گیا۔ عمرو عیار مکمل طور پر اس دھویں : چھپ گیا تھا۔ اسے دھویں میں چھپتے دیکھ کر سر قالینوں پر موجود سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح ا اس کی ہمشکل بدروحیں بری طرح سے چونک پڑیں لیکن ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک ع عیار کے گرد چھایا ہوا دھواں چھٹ گیا اور انہیں ا بار پھر عمرو عیار دکھائی دینے لگا جو اسی طرح سے ہوئے انداز میں ہوا میں معلق تھا اور اس کی آنکھ بند تھیں۔

عمرو عیار نے زنبیل سے دھواں پیدا کرنے والا گ نکالا تھا جسے اس نے زنبیل سے نکالتے ہی توڑ تھا۔ اس گولے کے ٹوٹتے ہی اس کے گرد دھواں پھ

گیا تھا جس میں وہ چھپ گیا تھا۔ چونکہ دھویں میں سینگوں والی سرخ بدروحیں عمرو کو دیکھ نہیں سکتی تھیں اس لئے عمرو نے دھویں کی آڑ میں زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر اپنے گرد اوڑھ لی تھی جس سے وہ غائب ہو گیا تھا اور دوسرا اس نے زنبیل سے اپنا ایک ہمشکل پتلا نکال لیا تھا جسے اس نے آنکھیں بند کر کے اسی جگہ رہنے کا حکم دیا تھا۔ دھواں چھٹنے پر سینگوں والی سرخ بدروحوں کو عمرو عیار کا ہمشکل پتلا ہی دکھائی دے رہا تھا جبکہ عمرو عیار سلیمانی چادر اوڑھے ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔

غائب ہو کر عمرو نے زنبیل سے سنہری جوتیاں نکال کر پہن لیں جن کی مدد سے وہ ہوا میں کسی پرندے کی طرح اُڑ سکتا تھا۔ اسے واقعی اپنے چاروں طرف بھیانک اور انتہائی ڈراؤنی بدروحیں دکھائی دے رہی تھیں جو سرخ رنگ کے قالینوں پر سوار تھیں اور ان بدروحوں کے ہاتھ میں بڑے بڑے ترشول اور نیزے دکھائی دے رہے تھے۔ ان تمام بدروحوں کے قد کاٹھ ایک جیسے تھے اور ان کی شکلوں میں بھی کوئی فرق

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

عمرو عیار سنہری جوتیوں کی مدد سے اُڑتا ہوا سرخ رنگ کے ایک قالین پر آیا جس پر سینگوں والی سرخ بدروح کھڑی تھی۔ اس بدروح کے ہاتھوں میں ایک ترشول تھا۔ وہ گول گول اور بڑی بڑی آنکھوں سے ہوا میں معلق بے ہوش عمرو عیار کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا جس سے اس کے لمبے اور نوکیلے دانت صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اس بدروح کی ناک سے تیز اور انتہائی خوفناک آوازیں نکل رہی تھیں۔ عمرو عیار غیبی حالت میں بڑے اطمینان سے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا لیکن سرخ بدروح کو اس کے قالین اور اپنے سامنے آنے کا کوئی علم نہیں ہوا تھا۔ عمرو عیار چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر وہ چھلانگ لگا کر اُڑتا ہوا دوسری سرخ بدروح کے قالین پر چلا گیا۔ اس بدروح کے ہاتھوں میں نیزہ تھا۔ عمرو کے چھلانگ لگانے کی وجہ سے قالین پر ہلکا سا دباؤ پیدا ہوا تھا اور عمرو چونکہ سرخ بدروح کے بالکل سامنے قالین پر کودا تھا اس لئے قالین کا اگلا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حصہ قدرے دب گیا تھا لیکن عمرو عیار کے اس طرح کودنے اور قالین کے حرکت کرنے کا سرخ بدروح پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا وہ بدستور آنکھیں پھاڑے سامنے نظر آنے والے عمرو عیار کو دیکھ رہی تھی۔ عمرو نے اس بدروح کو بھی غور سے دیکھا۔ ان دونوں بدروحوں کے سر منہ میں کوئی فرق نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ان کے سینگ بھی ایک جیسے تھے اور اس بدروح کی ناک سے بھی ویسی ہی غراہٹ بھری تیز آوازیں نکل رہی تھیں جیسے پہلی بدروح کی ناک سے نکل رہی تھی۔

عمرو عیار کچھ دیر تک اس بدروح اور پہلی بدروح کے درمیان کا فرق جاننے کی کوشش کرتا رہا لیکن ان دونوں میں اسے ایک معمولی سا بھی فرق دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ عمرو عیار منہ بناتا ہوا تیسرے قالین پر آ گیا۔ اسی طرح وہ وہاں موجود قالینوں پر چھلانگیں لگاتا رہا اور سینگوں والی سرخ بدروحوں کے سامنے جا کر انہیں غور سے دیکھتا رہا لیکن وہ سب ایک جیسی بدروحیں تھیں۔

عمرو نے ایک اور قالین پر چھلانگ لگائی۔ اس کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پھلانگ لگاتے ہی قالین پر ہلکی سی دھمک کی آواز پیدا ہوئی۔ قالین سرے سے قدرے دبا تو اس قالین پر کھڑی سینگوں والی سرخ بدروح یوں چونک پڑی جیسے سے عمرو عیار کے قالین پر کودنے کا علم ہو گیا ہو۔ ٖمرو سلیمانی چادر اوڑھے عین اس کے سامنے تھا اور رخ بدروح ناک سے خوفناک آوازیں نکالتی ہوئی ول گول آنکھوں سے اسی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس روح کو اس طرح اپنی طرف گھورتے پا کر عمرو عیار ل جیسے جان ہی نکل گئی۔

عمرو نے گھبرا کر فوراً زنبیل سے خنجرِ داؤدی نکال ا۔ بدروح بدستور آنکھیں پھاڑے عمرو کی جانب دیکھ ی تھی۔ پھر اچانک اس بدروح کی ناک پھولنے اور لنی شروع ہو گئی۔ عمرو عیار ایک جگہ ساکت کھڑا اس روح کے بدلتے ہوئے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ اس روح کے ہاتھوں میں نیزہ تھا۔

دیکھنے میں یہ بدروح بھی پہلی بدروحوں جیسی دکھائی ے رہی تھی جنہیں عمرو عیار نے نہایت نزدیک جا کر لھا تھا لیکن عمرو عیار پہلے جن بدروحوں کے قالینوں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

پر کودا تھا تو ان میں سے کوئی بھی بدروح نہیں چ تھی اور نہ ہی ان کے چہروں پر کوئی تاثرات نمو ہوئے تھے پھر اس بدروح کو کیا ہوا تھا جو عمرو قالین پر کودتے ہی بری طرح سے چونک پڑی تھی اس کے چہرے کے تاثرات بھی بدلتے جا رہے تھے اس بدروح کی آنکھوں کی سرخی بھی زیادہ تھی۔

''کون ہے میرے سامنے''۔ اچانک اس سر بدروح نے انتہائی خونخوار لہجے میں کہا اور ساتھ ہی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا نیزہ تان کر عمرو عیار کی جا کر دیا۔ اس کی بات سن کر عمرو عیار کے رہے اوسان بھی خطا ہو گئے۔ ابھی تک وہ اسی تذبذب شکار تھا کہ یہ سرخ جادوگر کی اصلی بدروح ہے یا کی بدروح کی ہمشکل۔ وہ اس بدروح پر تصد کرنے سے پہلے کوئی وار نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ اگر اس نے سرخ جادوگر کی اصلی سینگ والی بدروح کی جگہ اس کی کسی ہمشکل بدروح پر وار تو اس وار کا اثر بدروح کے ساتھ اس پر بھی ہو خنجرِ داؤدی سے وہ سرخ بدروح کو جہاں بھی کوئی

لگائے گا اس کے جسم پر بھی ویسا ہی زخم لگ جائے گا جو اس کے لئے بھی جان لیوا ثابت ہو سکتا تھا۔

سرخ بدروح چند لمحے گول گول اور بڑی بڑی آنکھوں سے عمرو کی جانب گھورتی رہی جیسے اسے اپنے سامنے کسی کی موجودگی کا احساس تو ہو رہا ہو لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دے رہا ہو۔

''میں جانتا ہوں کوئی آدم زاد میرے قالین پر میرے سامنے کھڑا ہے۔ تمہارے خون کی بو مجھے صاف محسوس ہو رہی ہے۔ تم جو کوئی بھی ہو میرے سامنے آؤ ورنہ میں تمہیں یہیں جلا کر بھسم کر دوں گی''۔ سرخ بدروح نے غراتے ہوئے نہایت خوفناک لہجے میں کہا۔

عمرو عیار نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اسے شک تو ہو رہا تھا کہ یہی سرخ جادوگر کی اصلی سینگوں والی بدروح ہے کیونکہ اس کا چونکنا اور حیران ہونا عمرو عیار کے لئے عجیب تھا اور اب اس بدروح نے اس کی موجودگی کو بھی محسوس کر لیا تھا۔

''ہونہہ۔ تو تم اس طرح نہیں بتاؤ گے۔ ٹھہرو میں ابھی معلوم کرتی ہوں کہ تم کون ہو اور تم میں اتنی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہمت کہاں سے پیدا ہو گئی ہے کہ تم میرے سامنے میرے طلسماتی قالین پر آ سکو"۔ سرخ بدروح نے اسی انداز میں کہا۔ اسی لمحے اس کی آنکھیں تیزی سے سکڑتی چلی گئیں۔ ایک لمحے کے لئے اس کی آنکھوں کا رنگ سیاہ ہوا اور پھر سرخ ہوتا چلا گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایک عمرو عیار ہمارے سامنے بے ہوش پڑا ہوا ہے اور دوسرا عمرو عیار میرے قالین پر میرے سامنے کھڑا ہے۔ دو دو عمرو عیار کہاں سے آ گئے ہیں یہاں"۔ سرخ بدروح نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو عیار بری طرح سے اچھل پڑا۔ سرخ بدروح نے نہ صرف اسے دیکھ لیا تھا بلکہ وہ اسے پہچان بھی گئی تھی اور اس کے بولنے کے انداز سے عمرو عیار کے لئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں رہا تھا کہ یہی سرخ جادوگر کی اصلی سینگوں والی سرخ بدروح ہے۔ سرخ بدروح نے تیزی سے نیزے والا ہاتھ گھمایا تو عمرو عیار بوکھلا کر فوراً پیچھے کی طرف کمان کی طرح جھک گیا۔ بدروح کا گھمایا ہوا نیزہ عمرو عیار کے عین سینے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے اوپر سے گھومتا ہوا گزر گیا۔ جیسے ہی نیزہ عمرو عیار کے پاس سے گزرا عمرو فوراً سیدھا ہو گیا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجرِ داؤدی پوری قوت سے اس بدروح پر کھینچ مارا۔ لیکن بدروح نے جیسے اسے اپنی طرف خنجر مارتے دیکھ لیا تھا۔ عمرو نے جیسے ہی اس کی طرف خنجر پھینکا بدروح فوراً اچھل کر دائیں طرف ہو گئی۔ عمرو عیار کا پھینکا ہوا خنجر اس بدروح کے پہلو کے پاس سے گزرتا ہوا قالین کے دوسرے کنارے پر جا گھسا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اپنا وار خالی جاتے دیکھ کر عمرو بوکھلا گیا تھا۔ اس نے زنبیل سے تلوارِ حیدری نکالنی چاہی لیکن اسی لمحے سرخ بدروح اچھل کر اس کے قریب آئی اور اس نے نیزہ پوری قوت سے عمرو عیار کے سینے پر مار دیا لیکن عمرو ہوشیار تھا وہ فوراً اچھلا اور سرخ بدروح کے قالین پر الٹی چھلانگ لگا کر ساتھ والی دوسری سرخ بدروح کے قالین پر آ گیا۔ لیکن جیسے سرخ بدروح نے اسے قالین سے چھلانگ لگاتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا نیزہ پوری قوت سے عمرو عیار کی جانب

پھینک دیا۔

عمرو عیار نے ارے باپ رے کا نعرہ لگایا اور اس قالین سے نیچے کود گیا۔ سرخ بدروح کا پھینکا ہوا نیزہ اس کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسرے قالین پر موجود دوسری سرخ بدروح کے سینے میں لگا لیکن اس نیزے کا بدروح پر کوئی اثر نہ ہوا اور نیزہ اس کے جسم سے یوں گزرتا چلا گیا جیسے سرخ بدروح ہوا کی بنی ہو۔

عمرو عیار نے قالین سے چھلانگ لگاتے ہی تیزی سے نیچے جانا شروع کر دیا تھا۔ جس سینگوں والی سرخ بدروح کے قالین سے وہ کودا تھا وہ شاید عمرو عیار کو اب دیکھ سکتی تھی۔ اس نے جیسے ہی عمرو کو نیچے جاتے دیکھا وہ قالین لے کر تیزی سے عمرو کی جانب لپکی۔

"وہ دیکھو۔ وہ جا رہا ہے آدم زاد۔ پکڑو اسے جانے نہ پائے"۔ اس بدروح نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے جیسے ساری بدروحوں کے قالین حرکت میں آ گئے اور وہ سب اس بدروح کے پیچھے لپکے جو عمرو عیار کو دیکھ سکتا تھا۔

سینگوں والی سرخ بدروحوں کو اپنے پیچھے آتے دیکھ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کر عمرو عیار بوکھلا گیا تھا وہ سنہری جوتیوں کی مدد سے تیزی سے دائیں بائیں لہراتا ہوا اُڑا جا رہا تھا۔ لیکن سرخ قالینوں کی رفتار بھی بے حد تیز تھی وہ آن کی آن میں عمرو عیار کے نزدیک پہنچ گئے اور پھر اچانک جیسے عمرو عیار پر نیزوں اور ترشولوں کی بارش ہونا شروع ہو گئی۔ سینگوں والی سرخ بدروح کے چیخنے پر دوسری بدروحوں نے عین اس طرف نیزے اور ترشول پھینکنے شروع کر دیئے تھے جہاں عمرو اُڑا جا رہا تھا۔

نیزوں اور ترشولوں سے بچنے کے لئے عمرو عیار بار بار ہوا میں غوطے لگا رہا تھا وہ جسم موڑتا ہوا کبھی دائیں طرف نکل جاتا تھا اور کبھی بائیں جانب۔ نیزے اور ترشول زائیں زائیں کی آوازیں پیدا کرتے ہوئے اس کے اردگرد سے نکلے جا رہے تھے۔

عمرو عیار کو یقین ہو چکا تھا کہ جس بدروح پر اس نے خنجر مارا تھا وہی اصلی سرخ جادوگر تھا۔ اس نے سرخ جادوگر کی سینگوں والی سرخ بدروح پر حملہ بھی کیا تھا لیکن وہ اس کے حملے سے بچ گیا تھا اور اب وہ عمرو عیار کو غائب ہونے کے باوجود دیکھ سکتا تھا اسی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

لئے وہ مسلسل عمرو عیار کے پیچھے آ رہا تھا اور اپنی ساتھی بدروحوں کو بھی ساتھ لا رہا تھا جو عمرو عیار پر نیزے اور ترشول پھینک رہے تھے۔ عمرو عیار ان سے بچنے کے لئے تیزی سے اُڑا چلا جا رہا تھا۔ اسے اب اس بات کی فکر نہیں تھی کہ وہ سرخ جادوگر کی سینگوں والی سرخ بدروح کو پہچان نہیں سکے گا اس نے بدروح کو جو خنجر داؤدی مارا تھا وہ ابھی تک اس بدروح کے سرخ قالین پر گڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے عمرو عیار کو پتہ چل سکتا تھا کہ ان میں سے کون سی سرخ بدروح اصلی سرخ جادوگر کی ہے۔

سینگوں والی سرخ بدروحوں نے اب بری طرح سے چیختے ہوئے عمرو عیار پر مسلسل حملے کرنے شروع کر دیئے تھے لیکن وہ عمرو عیار ہی کیا جو آسانی سے ان کے حملوں کی زد میں آ جائے۔ عمرو عیار پہلے تو سینگوں والی سرخ بدروحوں سے بچنے کے لئے ادھر ادھر اُڑتا ہوا ان سے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگتا رہا پھر اس نے اُڑتے اُڑتے اس نے اپنا رخ بدلا اور بجائے ادھر ادھر بھاگنے کے اس نے سینگوں والی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سرخ بدروحوں کی جانب اُڑنا شروع کر دیا وہ تیزی سے اُڑتا ہوا سینگوں والی بدروحوں کی جانب جا رہا تھا اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح نے اپنا قالین روک لیا تھا اور ہاتھ اٹھا کر اپنی ساتھی بدروحوں کو بھی وہیں روک لیا تھا۔

سرخ جادوگر کی سینگوں والی سرخ بدروح بڑی بڑی اور خوفناک آنکھوں سے مسلسل عمرو عیار کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اس نے ہوا میں ہاتھ مار کر جادو سے ایک اور نیزہ حاصل کر لیا تھا۔

”آؤ آؤ۔ آدم زاد۔ اچھا ہوا جو تم خود ہی ہماری طرف آ رہے ہو۔ آؤ۔ آج میں تمہیں ہلاک کر کے تمہارے جسم میں سما جاؤں اور نئی زندگی حاصل کر لوں گا۔ مجھے تو برسوں سے انتظار تھا کہ کوئی آدم زاد خزانہ طلسم میں آئے اور میں اسے ہلاک کر کے اس کے جسم میں سما کر نئی زندگی حاصل کر سکوں۔ آج میری یہ خواہش پوری ہو گئی ہے اور تم خود ہی یہاں چلے آئے ہو۔ اب میں تمہیں ہلاک کر کے تمہارے جسم میں سما جاؤں گا۔ تمہارے جسم میں سماتے ہی مجھے نئی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

زندگی مل جائے گی اور میں پھر سے طاقتور اور خوفناک جادوگر کا روپ دھار لوں گا اور اپنے ہی طلسم کی قید سے آزاد ہو جاؤں گا اور پھر باہر کی دنیا میں جا کر میں وہ سب حاصل کر لوں گا جو میں اپنی زندگی میں حاصل کرنا چاہتا تھا"۔ سرخ جادوگر کی بدروح نے عمرو عیار کو اپنی جانب آتے دیکھ کر غراہٹ بھرے انداز میں خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔

عمرو عیار دونوں ہاتھ پھیلائے کسی پرندے کی طرح اُڑتا ہوا اسی بدروح کی جانب آ رہا تھا اس کی نظریں سرخ بدروح کے قالین پر جمی ہوئی تھیں جس کے دوسرے سرے پر اسے اپنا خنجرِ داؤدی گڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ تیزی سے اس بدروح کی جانب بڑھتے ہوئے عمرو نے اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈال کر ایک سرخ رنگ کا گولا نکالا اور پھر جیسے ہی وہ سرخ بدروح کے قالین کے قریب پہنچا اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سرخ گولا پوری قوت سے سرخ بدروح پر کھینچ مارا۔

سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح جو اطمینان سے عمرو عیار کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ رہی تھی اس نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جب عمرو کو اپنی طرف سرخ گولا پھینکتے دیکھا تو وہ فوراً جھک گیا لیکن اس بار عمرو نے نہایت چالاکی کا مظاہرہ کیا تھا اس نے گولا اس انداز میں پھینکا تھا کہ اگر سرخ بدروح جھکے یا دائیں بائیں ہونے کی کوشش کرے تب بھی گولا اس کے جسم سے ٹکرا جائے اور یہی ہوا۔ سرخ بدروح نے جھک کر خود کو سرخ گولے سے بچانے کی کوشش کی تھی لیکن جیسے ہی وہ نیچے کی طرف جھکی عمرو عیار کا پھینکا ہوا سرخ گولا ٹھیک اس کے گنجے سر سے ٹکرایا۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکا ہوا اور سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح بری طرح سے چیخ اٹھی۔ سرخ گولا پھٹتے ہی اس میں سے جیسے آگ کا طوفان سا نکلا تھا اور سینگوں والی سرخ بدروح کا سارا جسم آگ میں گھر گیا اور وہ آگ کا شعلہ بنا قالین پر بری طرح سے چیختے ہوئے ناچنا شروع ہو گئی۔ قالین پر بھی تیز آگ بھڑک اٹھی تھی۔

سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح اور اس کے قالین کو آگ لگتے دیکھ کر باقی بدروحیں حیران رہ گئی تھیں۔ انہیں اب تک عمرو عیار دکھائی نہیں دے رہا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑے سرخ جادوگر کی سینگوں وا سرخ بدروح کو آگ میں جلتے دیکھ رہی تھیں۔ ع عیار نے اس موقع کا فائدہ اٹھایا اور تیزی سے سر جادوگر کی بدروح کے جلتے ہوئے قالین کے نیچے ۔ گزرتا ہوا دوسری طرف آ گیا۔ عمرو جلتے ہوئے قالی کے نیچے سے گزر کر دوسری طرف آیا اور اوپر اٹھ قالین اور اس پر آگ کا شعلہ بنی سرخ جادوگر سینگوں والی بدروح کو جلتے دیکھنے لگا۔ عمرو عیار ۔ موقع ضائع کئے بغیر زنبیل سے چاندی کی ٹھنڈی گو نکال کر منہ میں رکھی اور ساتھ ہی زنبیل سے تلو حیدری نکال کر جلتے ہوئے قالین پر آ گیا۔

چاندی کی ٹھنڈی گولی منہ میں رکھنے کی وجہ ۔ اس پر آگ اثر نہیں کر سکتی تھی۔ قالین پر آتے ؛ عمرو عیار تیزی سے سرخ جادوگر کی سینگوں والی سر بدروح کی جانب بڑھا جو آگ کا شعلہ بنی چیخ ہوئے ناچ رہی تھی۔ دوسرے لمحے عمرو عیار کا تلوار وا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور سرخ جادوگر ک سینگوں والی بدروح کی انتہائی دلخراش چیخ ابھری اور ا

ں کر قالین سے نیچے گرتی چلی گئی۔

عمرو عیار نے تلوار کے ایک ہی وار سے اس کے کے دونوں سینگ کاٹ دیئے تھے۔ سینگوں کے کٹتے سرخ جادوگر کی سرخ بدروح اچھل کر قالین سے گری اور پھر آگ کا شعلہ بنے نیچے ہی نیچے گرتے گئی اور پھر راستے میں ہی جل کر راکھ بن گئی۔ ہی سرخ جادوگر کی سرخ بدروح جل کر راکھ ہوئی کی ہمشکل بدروحیں بھی قالینوں سمیت سرخ دھویں تبدیل ہوئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے سرخ دھواں ہوا قلیل ہوتا چلا گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار نے انتہائی جدوجہد کے بعد آخر کار سرخ ر کی اصلی سینگوں والی سرخ بدروح کو نہ صرف ، لیا تھا بلکہ اس نے سرخ جادوگر کی سرخ بدروح ہمیشہ کے لئے فنا بھی کر دیا تھا اور اس بدروح فنا ہوتے ہی باقی بدروحیں بھی خود بخود فنا ہو گئی ۔ ان بدروحوں کے فنا ہوتے ہی وہاں جیسے سناٹا ما گیا۔

رو عیار چاروں طرف پلٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لیکن اب اسے وہاں نہ کوئی سرخ قالین دکھائی دے رہا تھا اور نہ ہی کوئی سرخ سینگوں والی بدروح۔ اسی لمحے اچانک وہاں گہری تاریکی چھا گئی اور دوسرے لمحے ہر طرف سے بدروحوں کے چیخنے چلانے اور ان کے رونے کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"آہ فنا کیا مجھے عمرو عیار نے۔ میں سرخ جادوگر کی سینگوں والی سرخ بدروح تھی"۔ اچانک ایک روتی ہوئی تیز آواز سنائی دی اور پھر اس آواز کے ساتھ باقی بدروحوں کی بھی آوازیں معدوم ہوتی چلی گئیں اور چند لمحوں کے بعد وہاں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ جیسے ہی وہاں خاموشی ہوئی وہاں چھائی ہوئی تاریکی بھی چھٹ گئی۔ عمرو عیار اسی طرح ہوا میں معلق تھا اور اس کے اوپر کھلا آسمان تھا۔ نیچے اسے زمین کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے عمرو عیار زمین پر نہیں بلکہ خلاؤں میں کہیں موجود ہو۔

زرگاش جادوگر نے سینگوں والی سرخ بدروحوں کو بے
ں عمرو عیار کے نزدیک آتے دیکھا تو اسے یقین ہو
یا کہ اب عمرو عیار زندہ نہیں بچ سکے گا۔ اس سے
لے کہ وہ کچھ اور دیکھتا اچانک اشمالا کھوپڑی کی
کھوں سے نکلتی ہوئی سرخ روشنی بند ہو گئی اور دیوار
نظر آنے والا منظر غائب ہو گیا۔

"یہ کیا۔ یہ منظر کیوں غائب ہو گیا ہے اشمالا"۔
گاش جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معاف کرنا آقا۔ میں زیادہ دیر تک اپنی آنکھوں
روشنی ضائع نہیں کر سکتی۔ اگر میں اسی طرح اپنی
وں کی روشنی باہر پھینکتی رہی تو میری صلاحیتوں میں
پناہ کمی آ جائے گی اور پھر مجھے اپنی توانائی بحال

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کرنے کے لئے اندھے کنویں میں جانا پڑے گا۔
جہاں سرخ چگادڑوں کا خون بھرا ہوا ہے۔ اس خون
کے کنویں میں مجھے چالیس روز رہنا پڑے گا تب کہیں
جا کر میری توانائی بحال ہو گی اور پھر میں آپ کی
معاونت کر سکوں گی تب تک آپ کو میرے بغیر ہی
رہنا ہو گا اور میری غیر موجودگی میں آپ کو کسی بات
کا بھی علم نہیں ہو سکے گا کہ باہر کی دنیا میں کیا ہو رہا
ہے اور عمرو عیار نے خزانہ طلسم میں سنہری خزانہ حاصل
کیا ہے یا نہیں"۔ اشالا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ نہیں نہیں۔ تم اپنی طاقتیں کمزور نہ کرو۔ عمرو کا
کچھ بھی انجام ہو مجھے اس کا پتہ چل ہی جائے گا۔
مجھے ہر حال میں سنہری خزانہ چاہئے۔ اگر عمرو عیار
خزانہ طلسم میں کامیاب ہو کر وہاں موجود سنہری خزانہ
حاصل کر لیتا ہے تو یہ اس کی نہیں بلکہ میری ہی
کامیابی ہو گی اور اگر وہ خزانہ طلسم کے کسی طلسم کا
شکار ہو جاتا ہے تب میں اپنی قوتوں کے بل پر وہاں
پہنچ کر سنہری خزانہ حاصل کر سکتا ہوں۔ اس لئے مجھے
اس بات کی کوئی فکر نہیں ہے کہ میں عمرو عیار کا انجام

ھوں یا نہ دیکھوں۔ البتہ اگر عمرو عیار کامیاب ہو
ئے اور وہ خزانہ طلسم حاصل کر لے تب مجھے تمہاری
ر کی ضرورت پیش آئے گی تاکہ میں عمرو عیار کی
بل سے تمام خزانے حاصل کر سکوں اور عمرو عیار کے
ں زہر کھانے کے لئے بھی کچھ نہ چھوڑوں"۔ زرگاش
دوگر نے اشالا کی بات سمجھتے ہوئے کہا۔

"عمرو عیار کی زنبیل میں آپ سرخ دیوتا کے سیاہ
برے کے ذریعے بھی جھانک کر دیکھ سکتے ہیں آقا۔
لن اگر عمرو عیار ناکام ہو گیا اور خزانہ طلسم کے کسی
لسم کا شکار ہو گیا تو آپ کو خزانہ طلسم میں جانے
کے لئے میری ہی ضرورت پڑے گی۔ میرے بغیر نہ تو
پ خزانہ طلسم میں جا سکیں گے اور نہ ہی سنہری خزانہ
صل کر سکیں گے اس لئے میری طاقتیں بحال ہونی
بے حد ضروری ہیں جس کی وجہ سے میں نے آپ
سے پوچھے بغیر عمرو عیار کا احوال آپ کو دکھانا بند کر
یا ہے جس کے لئے میں آپ سے شرمندہ ہوں"۔
شالا نے کہا۔

"اوہ نہیں نہیں۔ تمہیں مجھ سے شرمندہ ہونے کی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ضرورت نہیں ہے اشمالا۔ تم میری دست راست ہو اور میں کوئی بھی کام تم سے مشورہ کئے بغیر نہیں کرتا۔ تمہاری طاقتیں بحال رہنا میرے لئے بے حد ضروری ہے۔ میں تمہیں چالیس دن کے لئے تو کیا ایک لمحے کے لئے بھی خود سے جدا نہیں کر سکتا۔ اگر تمہاری طاقتیں سلب ہو گئیں تو میں بالکل ناکارہ ہو کر رہ جاؤں گا۔ میری آدھی سے زیادہ جادوئی طاقتیں تمہاری وجہ سے ہیں۔ اگر تم چلی گئی تو تمہارے ساتھ ساتھ میری جادوئی طاقتیں بھی چلی جائیں گی اور میں بے حد کمزور ہو جاؤں گا اس لئے تم نے اچھا کیا ہے جو اپنی طاقتیں بحال رکھنے کے لئے اپنی آنکھوں کی روشنی ختم کر دی ہے۔ ابھی مجھے تمہاری بہت ضرورت ہے۔ تمہارے بغیر نہ تو میں خزانہ طلسم میں جا سکتا ہوں اور نہ ہی میں سنہری خزانے کو حاصل کر کے اس سے سرخ دیوتا کا بت بنا سکتا ہوں۔ اس خزانے سے سرخ دیوتا کا بت بنانے اور اس کی مخصوص پوجا کے بارے میں تم ہی مجھے آگاہ کر سکتی ہو۔ تمہاری وجہ سے ہی میں سرخ دیوتا کا نائب بن سکتا ہوں اور اس پوری دنیا پر

قبضہ کر سکتا ہوں۔ اس لئے مجھے تم پر کوئی غصہ نہیں ہے کہ تم نے میری اجازت کے بغیر مجھے عمرو عیار کی کامیابی یا اس کی موت کا منظر دکھانے سے روک دیا ہے"۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔

"شکریہ آقا۔ میں آپ کی کنیز ہوں اور میں جو کچھ بھی کرتی ہوں آپ کے بھلے کے لئے ہی کرتی ہوں"۔ اشمالا نے کہا۔

"میں جانتا ہوں اشمالا۔ میں سب جانتا ہوں"۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔ اشمالا کی آنکھوں سے چونکہ سرخ روشنی کی شعاعیں نکلنا بند ہو گئی تھیں اس لئے کمرے میں ایک بار پھر گھپ اندھیرا پھیل گیا تھا۔ زرگاش جادوگر نے منتر پڑھا تو اچانک اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور وہ مسند سمیت اس تاریک کمرے سے غائب ہو گیا اور دوسرے لمحے وہ اپنے شاہی کمرے میں نمودار ہو گیا۔

"اشمالا مجھے یہ بتاؤ کہ اب مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ عمرو عیار خزانہ طلسم میں کامیاب ہوتا ہے یا ان طلسمات کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے"۔ زرگاش

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جادوگر نے چھڑی پر لگی ہوئی انسانی کھوپڑی کو اپنے چہرے کے سامنے کرتے ہوئے پوچھا۔

''آپ بے فکر رہیں آقا۔ اگر عمرو عیار خزانہ طلسم کے کسی طلسم کا شکار ہو گیا تو میں آپ کو فوراً اس کے بارے میں بتا دوں گی اور اگر وہ کامیابی کی منزلیں طے کرتا ہوا سنہری خزانے تک پہنچ گیا اور اس نے خزانہ حاصل کر لیا تب بھی میں آپ کو اس سے آگاہ کر دوں گی''۔ اشمالا نے کہا تو زرگاش جادوگر نے مطمئن ہو کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

سینگوں والی سرخ بدروح کو فنا کر کے عمرو عیار خزانہ طلسم کا پہلا مرحلہ پار کر چکا تھا۔ اب وہ دوسرے طلسم میں جانے والا تھا جہاں سرخ جادوگر نے طلسم کی حفاظت کے لئے مزید بدروحیں چھوڑ رکھی تھیں۔ اس مہم میں عمرو عیار کا بدروحوں سے ہی پالا پڑ رہا تھا۔ پہلے وادی میں سرخ ہیولوں کی شکل میں بدروحیں اس کے سامنے آئی تھیں جنہیں اس نے مقدس چھتری سے الٹا لٹکا کر فنا کیا تھا پھر اس کا سامنا سینگوں والی سرخ بدروحوں سے ہوا تھا جنہیں فنا کرنے کے لئے عمرو عیار کو بے حد سخت جدوجہد کرنی پڑی تھی۔ اس مرحلے میں ہر لمحہ اس کی جان اس کے سینے میں اٹکی رہی تھی کیونکہ وہ بغیر تصدیق کئے کسی بھی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بدروح پر وار نہیں کر سکتا تھا ورنہ اس بدروح پر وار کرنا خود اس کے لئے بھی عذاب کا باعث بن جاتا لیکن آخر اللہ کر کے عمرو عیار نہ صرف سرخ جادوگر کی سینگوں والی سرخ بدروح کو پہچاننے میں کامیاب ہو گیا تھا بلکہ اس نے اس بدروح کو فنا کر کے سرخ جادوگر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم بھی کر دیا تھا۔

عمرو عیار اب بھی آسمان کی وسعتوں میں تھا۔ اس کے ہر طرف آسمان ہی آسمان تھا۔ عمرو عیار یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ آسمان کے کس حصے میں ہے اور وہ زمین سے کتنی دور ہے۔ کیا وہ زمین اور آسمان کے درمیانی حصے میں موجود ہے یا پھر خلاء میں۔ لیکن جہاں تک عمرو عیار کا خیال تھا کہ وہ خلاء میں نہیں ہے۔ یہ زمین اور آسمان کا درمیانی حصہ تھا جہاں وہ آزادی سے سانس بھی لے سکتا تھا اور آسانی سے ہر طرف دیکھ بھی سکتا تھا جبکہ خلاء میں کسی بھی انسان کو یہ سہولیات میسر نہیں آتی تھیں۔ خلاء میں کسی بھی جاندار کا سانس لینا ناممکن تھا اور اس کی بینائی بھی متاثر ہو سکتی تھی جس سے وہ اندھا ہو جاتا تھا اور

سانس نہ لینے کی وجہ سے موت کا شکار ہو سکتا تھا۔

عمرو عیار سر گھما گھما کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ گھونگھے بابا نے اسے بتایا تھا کہ جیسے ہی وہ سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح کو فنا کرے گا وہ خود ہی خزانہ طلسم کے دوسرے مرحلے میں داخل ہو جائے گا جہاں اسے محافظ بدروحوں سے سامنا کرنا پڑے گا۔

دوسرے مرحلے کی محافظ بدروحوں کے بارے میں گھونگھے بابا نے عمرو عیار کو بتایا تھا کہ ان بدروحوں کے رنگ سیاہ ہیں اور ان کے اوپر والے دھڑ تو انسانوں جیسے دکھائی دیتے ہیں لیکن ان کے نچلے دھڑ دھوئیں کے بنے ہوئے ہیں اور وہ ہوا میں تیزی اور بگولوں کی طرح سے چکراتی پھرتی ہیں اور جو بھی ان کے چکر کے دائرے میں آ جاتا ہے وہ بھی ان کے ساتھ چکرانے پر مجبور ہو جاتا ہے اور بدروحیں تیزی سے چکر کاٹتی ہوئی اپنے حصار میں لئے ہوئے کسی بھی انسان کو ایک لمحے میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیتی تھیں۔ یہ بدروحیں ایسی تھیں جو ایک لمحے میں غائب ہو جاتی تھیں اور دوسرے لمحے اپنے دشمن کے قریب

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نمودار ہو کر اس پر حملہ کر دیتی تھیں اور دشمن کو جوابی وار کرنے کا کوئی موقع ہی نہیں دیتی تھیں۔ اس کے علاوہ ان سیاہ بدروحوں کے منہ سے آگ کے بڑے بڑے شعلے نکلتے تھے جو پہاڑ کو بھی جلا کر راکھ کر سکتے تھے۔ عمرو عیار کو نہ صرف ان سیاہ بدروحوں کے چکروں سے بچنا تھا بلکہ خود کو ان کے منہ سے نکلنے والی آگ کے شعلوں سے بھی بچانا تھا۔

ان سیاہ بدروحوں کے قد کاٹھ اور شکلیں بھی ایک جیسی تھیں۔ ان بدروحوں میں ایک بدروح ان سب کی سردار تھی۔ اس کا نام سردار بدروح تھا جسے عمرو عیار کو اسی طرح سے تلاش کرنا تھا جیسا اس نے سرخ جادوگر کی سینگوں والی سرخ بدروح کو تلاش کیا تھا۔

گھونگھے بابا نے عمرو عیار کو بتایا تھا کہ وہ اس وقت تک سردار بدروح کو تلاش نہیں کر سکے گا جب تک کہ سردار بدروح خود اسے نہ بتا دے کہ وہی سردار بدروح ہے۔ سردار بدروح کو فنا کرنے کے لئے عمرو عیار کو اس کی دونوں آنکھوں میں خنجر مارنے تھے۔ جیسے ہی دو خنجر سردار بدروح کی آنکھوں میں لگتے وہ فنا ہو کر

غائب ہو جاتی اور اس کے ساتھ ہی اس کی ساتھی بدروحیں بھی ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاتیں۔

عمرو عیار چونکہ ابھی سیاہ بدروحوں کے طلسم میں داخل نہیں ہوا تھا اس لئے اس نے سیاہ بدروحوں کے چکروں کے گھیرے میں آنے سے بچنے اور ان کے منہ سے نکلنے والی آگ سے بچنے کا پہلے سے ہی انتظام کر لیا تھا۔ آگ سے بچنے کے لئے عمرو عیار نے منہ میں چاندی کی ٹھنڈی گولی رکھی ہوئی تھی جبکہ بدروحوں کے چکروں کے دائرے میں آنے سے بچنے کے لئے عمرو نے زنبیل سے نیلے رنگ کا ایک لبادہ نما لباس نکال کر پہن لیا تھا جو ضرورت پڑنے پر اس قدر وزنی ہو سکتا تھا کہ اس لباس میں اگر عمرو عیار ایک جگہ کھڑا ہو جاتا تو سینکڑوں دیو بھی اسے پکڑ کر اس جگہ سے نہیں ہلا سکتے تھے۔

عمرو عیار خزانہ طلسم کے دوسرے مرحلے میں جانے کے لئے تیار تھا لیکن دوسرا طلسم اس کے سامنے کھل ہی نہیں رہا تھا۔

”اب میں کیا کروں۔ گھونگھے بابا نے تو کہا تھا کہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں جیسے ہی سرخ جادوگر کی اصلی سینگوں والی بدروح کو فنا کروں گا تو میں خود بخود دوسرے طلسم میں داخل ہو جاؤں گا لیکن یہاں تو ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ دوسرا طلسم کھل ہی نہیں رہا ہے"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری اپنی غلطی ہے آقا کہ تمہارے سامنے ابھی تک خزانہ طلسم کا دوسرا طلسم نہیں کھلا ہے"۔ اچانک عمرو عیار کو محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو عیار چونک کر زنبیل کی جانب دیکھنے لگا جہاں محافظ بونا زنبیل کے ایک حصے سے سر نکالے اس کی جانب سر اٹھائے دیکھ رہا تھا۔

"میری غلطی۔ کیا مطلب۔ میں نے کیا غلطی کی ہے۔ جیسا گھونگھے بابا نے کہا تھا میں نے تو وہی سب کیا تھا اور ان کے حکم سے ہی سینگوں والی بدروح کے سینگ اُڑا کر اسے فنا کیا تھا۔ اس بدروح کے فنا ہوتے ہی باقی بدروحیں بھی فنا ہو گئی تھیں اور طلسم سے پہلے طلسم کے فنا ہونے کی مجھے آواز بھی سنائی دے گئی تھی جس میں سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح نے

ے ہاتھوں اپنے فنا ہونے کا اعلان بھی کیا تھا"۔
نے اس کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے
ئے کہا۔

'اس میں کوئی شک نہیں ہے آقا کہ آپ نے
طلسم کا پہلا طلسم فتح کر لیا ہے لیکن آپ شاید
رہے ہیں کہ گھونگھے بابا نے آپ سے اور کیا کہا
محافظ بونے نے اسی انداز میں کہا۔

'اور۔ اور کیا کہا تھا انہوں نے"۔ عمرو نے حیرت
ے لہجے میں کہا۔

'انہوں نے کہا تھا آپ کو سرخ جادوگر کی سینگوں
بدروح کو آنکھیں بند کر کے فنا کرنا ہے اور اس
تک آپ آنکھیں نہیں کھولیں گے جب تک آپ
ے طلسم میں نہیں پہنچ جاتے لیکن آپ نے ایسا
کیا تھا آپ آنکھیں کھول کر سرخ جادوگر کی
ں والی سرخ بدروح کے سامنے چلے گئے تھے اور
آپ نے سینگوں والی سرخ بدروح کے سینگوں پر
کا وار کیا تھا تب بھی آپ کی آنکھیں کھلی ہوئی
۔ آپ کو چاہئے تھا کہ سینگوں والی سرخ بدروح

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے سینگ کاٹتے ہوئے آپ اپنی آنکھیں بند کر لیتے اور پھر اس وقت تک اپنی آنکھیں بند رکھتے جب تک کہ آپ خزانہ طلسم کے دوسرے طلسم میں نہ چلے جاتے''۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار کے چہرے پر تشویش کے سائے لہرانے لگے۔

''اوہ اوہ۔ واقعی میں یہ سب تو بھول ہی گیا تھا''۔ عمرو نے بوکھلا کر کہا۔

''آپ کی اسی بھول کی وجہ سے ابھی تک آپ کے سامنے دوسرا طلسم نہیں کھلا ہے''۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار کے چہرے پر زلزلے کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ اگر دوسرا طلسم نہیں کھلا تو میں کیا کروں گا۔ کہاں جاؤں گا''۔ عمرو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ نے جو غلطی کی ہے اس کا اب آپ کو خمیازہ تو بھگتنا ہی پڑے گا آقا''۔ محافظ بونے نے جواب دیا تو عمرو عیار کے خوف میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا۔

''خمیازہ۔ کیا مطلب''۔ عمرو نے خوف سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''اب آپ دوسرے طلسم میں اس وقت تک نہیں جا سکتے جب تک آپ ایک قربانی نہیں دے دیتے''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''کیسی قربانی''۔ عمرو نے بوکھلا کر کہا۔

''آپ نے دوسرے مرحلے میں داخل ہو کر سیاہ بدروحوں سے بچنے کے لئے جو تیاری کی ہے وہ ساری تیاری آپ کو ختم کرنی ہو گی۔ آپ کو وزنی بنانے والا بلا لباس بھی اتارنا پڑے گا اور منہ میں رکھی ہوئی ہانڈی کی ٹھنڈی گولی بھی نکالنی پڑے گی''۔ محافظ بونے نے سنجیدگی سے کہا۔

''ارے باپ رے۔ اگر میں بغیر تیاری کے اس طلسم میں گیا تو سیاہ بدروحیں تو ایک لمحے میں یا تو میرے ٹکڑے اُڑا دیں گی یا پھر مجھے جلا کر بھسم کر دیں گی''۔ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ میں نہیں جانتا۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ آپ کو اگر خزانہ طلسم کے دوسرے مرحلے میں جانا ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تو آپ کو یہ سب کرنا ہی ہو گا ورنہ آپ ساری زندگی یہاں بھٹکتے رہ جائیں گے اور کسی بھی صورت میں دوسرے طلسم میں داخل نہیں ہو سکیں گے''۔ محافظ بونے نے کہا اور عمرو عیار اس کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

''اگر میں وزن پیدا کرنے والا لباس اتار دوں اور منہ سے چاندی کی ٹھنڈی گولی نکال دوں تو کیا میں اسی وقت دوسرے طلسم میں پہنچ جاؤں گا''۔ عمرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد محافظ بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ آپ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جائے گا اور جب اندھیرا چھٹے گا تو آپ خزانہ طلسم کے دوسرے مرحلے میں ہوں گے''۔ محافظ بونے نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''اور سیاہ بدروحیں۔ کیا وہ مجھے دیکھتے ہی مجھ پر حملہ کر دیں گی''۔ عمرو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ وہ اپنے طلسم میں داخل ہونے والے کو ایک لمحے کا بھی موقع نہیں دیتیں اور فوراً اس پر حملہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کر کے اسے ہلاک کر دیتی ہیں''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں بغیر تیاری کے سیاہ بدروحوں کے سامنے جاؤں اور وہ مجھے فوراً ہلاک کر دیں اور میں ان سے بچنے کا کوئی انتظام ہی نہ کر سکوں''۔ عمرو نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''آپ کم از کم آگ سے بچانے والی چاندی کی ٹھنڈی گولی منہ میں رکھ کر اور اپنے جسم کو وزنی بنانے والا لباس پہن کر خزانہ طلسم کے دوسرے طلسم میں نہیں جا سکتے۔اس کے علاوہ اگر آپ سیاہ بدروحوں سے بچنے کا کوئی انتظام کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''ہونہہ۔ سیاہ بدروحیں منہ سے خوفناک آگ برساتی ہیں اور وہ گرد باد بن کر انتہائی تیزی سے گردش کرتی ہیں جن کی زد میں آنے والے پہاڑ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جاتے ہیں پھر بھلا میں ان کے چکروں اور آگ سے خود کو کیسے بچا سکتا ہوں۔ میں نے تو سوچا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

تھا کہ میں منہ میں چاندی کی ٹھنڈی گولی رکھ کر سیاہ بدروحوں کے منہ سے نکلنے والی آگ سے بچ جاؤں گا اور نیلے لباس کی وجہ سے میرا جسم اس قدر وزنی ہو جائے گا کہ بدروحیں گرد باد بن کر جس قدر مرضی میرے گرد تیزی سے گھومتی رہیں لیکن وہ مجھے اپنے ساتھ نہیں گھما سکیں گی مگر اب۔ اب ان سے بچنے کے لئے میں اور کیا طریقہ اختیار کر سکتا ہوں"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوچنے کا یہ کام میرا نہیں آپ کا ہے آقا۔ میں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر تم میری مدد نہیں کر سکتے ہو تو اپنی منحوس صورت دکھانے کیوں آئے ہو"۔ عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو آپ کی غلطی سے آگاہ کیا ہے آقا اور رہی بات منحوس صورت کی تو میرا چہرہ آپ جیسا ہی ہے۔ میں قد میں آپ سے چھوٹا ہوں لیکن آپ کی اور میری شکل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ئے اب آپ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ میں منحوس
رت ہوں یا......" محافظ بونے نے کہا اور اس کی
ت سن کر عمرو عیار غرا کر رہ گیا۔ محافظ بونا واقعی اس
شکل و صورت جیسا تھا۔ اس میں اور عمرو عیار میں
ل قد کا فرق تھا جبکہ اس کا چہرہ اور اس کا لباس
و عیار جیسا ہی تھا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ مجھے تم سے کوئی بات
ں کرنی ہے۔ جو کرنا ہو گا میں خود ہی کر لوں گا۔
، تمہاری مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔ عمرو نے
، سے بل کھاتے ہوئے کہا۔

"جو حکم آقا"۔ محافظ بونے نے بڑی سعادت مندی
، کہا اور زنبیل میں غائب ہو گیا۔

"ہونہہ۔ بڑا آیا تھا مجھے میری غلطی سے آگاہ
نے والا"۔ عمرو نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات تھے اس
واقعی گھونگھے بابا کی ہدایات پر عمل نہیں کیا تھا اور
ں میں آ کر سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح کو
یں بند کئے بغیر اس کے سر پر موجود سینگ کاٹ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کر اسے فنا کر دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ابھی تک وہ خزانہ طلسم کے دوسرے طلسم میں نہیں پہنچ سکا تھا اور محافظ بونے نے اسے بتایا تھا کہ وہ خزانہ طلسم کے دوسرے مرحلے میں تب ہی داخل ہو سکتا ہے جب وہ دوسرے طلسم کی سیاہ بدروحوں سے بچنے کے لئے اپنی ساری تیاری ختم کر دے اور عمرو عیار جانتا تھا کہ اگر اس نے وزن پیدا کرنے والا لباس اتار دیا اور منہ سے چاندی کی ٹھنڈی گولی نکال لی اور وہ ایسے ہی خزانہ طلسم کے دوسرے طلسم میں داخل ہو گیا تو وہاں موجود سیاہ بدروحیں اسے دوسرا سانس لینے کا بھی موقع نہیں دیں گی اور عمرو عیار ان سے کسی طور بھی نہیں بچ سکے گا۔

"اب میں کیا کروں۔ اگر میں محافظ بونے کی بات مانتا ہوں تب بھی مرتا ہوں اور اگر نہیں مانتا تو بھی۔ اگر میں ساری تیاری ختم کر کے دوسرے طلسم میں گیا تو سیاہ بدروحیں مجھے ایک لمحے میں ہلاک کر دیں گی اور اگر میں یہیں رکا رہا تو میں ہمیشہ کے لئے یہیں بھٹکتا رہ جاؤں گا"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم

میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے عمرو عیار پر جب بھی کڑا وقت آتا تھا اور وہ یقینی موت کے منہ میں پہنچ جاتا تھا تو محافظ بونا خود ہی زنبیل سے نکل کر اس کی جان بچانے آ جاتا تھا اور اسے موت کے منہ سے بھی نکال کر لے جاتا تھا لیکن اس بار محافظ بونے نے بھی اس کی مدد کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا اور عمرو عیار کے لئے یہ بات سوہانِ روح بنی ہوئی تھی کہ وہ دوسرے طلسم میں سیاہ بدروحوں سے اپنی حفاظت کیسے کرے گا۔

"آپ ہی میری کچھ مدد کرو گھونگھے بابا۔ میں تو بہت مشکل میں آ گیا ہوں۔ اب میں نہ آگے جا سکتا ہوں اور نہ پیچھے۔ میں کیا کروں۔ کہاں ہیں گھونگھے بابا آپ"۔ عمرو نے رونی سی صورت بنا کر چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے گھونگھے بابا اس کی بات سن رہے ہوں اور وہ فوراً اس کی مدد کے لئے وہاں آ جائیں گے۔ مگر جواب میں گھونگھے بابا کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''گھونگھے بابا۔ گھونگھے بابا''۔ عمرو نے اونچی آواز میں گھونگھے بابا کو پکارا مگر اسے جواب میں کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''محافظ بونے نے ٹھیک ہی کہا تھا کہ اس بار مجھے کسی بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا ایسے نقصان کا جس سے میری زندگی ہی بدل جائے گی۔ اب میرے اس طرف بھی موت ہے اور اس طرف بھی۔ کیا کروں اور کیا نہیں مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے''۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اسے ایک خیال آیا۔

''اوہ اوہ۔ اتنی آسان بات اور پہلے مجھے سجھائی ہی نہیں دی تھی۔ اب دیکھتا ہوں کہ کس طرح سے سیاہ بدروحیں مجھے ہلاک کرتی ہیں''۔ عمرو نے اچانک انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے فوراً منہ سے چاندی کی ٹھنڈی گولی نکالی اور اسے زنبیل میں ڈال لی۔ عمرو نے وزنی کرنے والا نیلا لباس اتار کر اپنا دوسرا لباس پہننے کے لئے زنبیل سے لباس اور سلیمانی چادر نکالی اور اسے کاندھوں پر ڈال کر لباس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بدلنا شروع ہو گیا۔

کچھ دیر بعد جب اس نے سلیمانی چادر اتاری تو وہ اپنے مخصوص لباس میں تھا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک تھی۔ وہ زنبیل کاندھے پر لٹکائے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے خزانہ طلسم کے دوسرے طلسم میں جانے کا راستہ ڈھونڈ رہا ہو۔ اسی لمحے اچانک وہاں گہری تاریکی چھا گئی۔ تاریکی چھاتے ہی ہر طرف سے تیز اور طوفانی ہوائیں چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ہواؤں میں بدروحوں کے چیخنے اور چلانے کی بھیانک آوازیں بھی سنائی دے رہی تھی۔

ابھی ایک لمحہ بھی نہیں گزرا ہو گا کہ اچانک وہاں سے تاریکی چھٹ گئی۔ روشنی ہوتے ہی عمرو عیار کو اپنے گرد بھیانک اور خونخوار سیاہ بدروحیں دکھائی دیں جن کے آدھے دھڑ انسانوں جیسے تھے جبکہ ان کے نچلے آدھے دھڑ دھویں کے بنے ہوئے تھے۔ ان بدروحوں کے سر کے بال لمبے لمبے تھے۔ ان کے ہاتھ بھی بے حد لمبے تھے جن کی انگلیوں کے ناخن تیز دھار خنجروں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ جیسے ہی عمرو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

عیار دوسرے طلسم میں آیا ان بدروحوں نے حلق کے بل چیخنا اور منہ سے آگ کی دھاریں نکالنی شروع کر دیں۔

دوسرے لمحے سیاہ بدروحیں غائب ہوئیں اور فوراً عمرو عیار کے نزدیک آ نمودار ہوئیں۔ اس سے پہلے کہ عمرو عیار کچھ کرتا ان بدروحوں نے اچانک بجلی کی سی تیزی سے گھومنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ طوفانی گرد باد کی شکل میں گھومنے لگیں۔ عمرو عیار نے ان سے بچ کر نکلنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا وہ ایک بدروح کے گھومتے ہوئے دائرے میں آ گیا۔

دوسرے لمحے عمرو عیار کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بھی اس گھومتی ہوئی بدروح کے ساتھ گھومتا چلا گیا۔ بدروح اور عمرو عیار کے گھومنے کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ سوائے ہلکے ہلکے گھومتے ہوئے دھویں کے اور کچھ دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا پھر اچانک ایک زور دار دھماکا ہوا اور عمرو عیار کا جسم پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوتا چلا گیا۔

جیسے ہی عمرو عیار کا جسم ٹکڑوں میں تبدیل ہوا گھومتی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوئی بدروح کے چکر ختم ہوتے چلے گئے۔ پھر بدروح ایک جگہ رک گئی۔ اب وہاں ہوا میں عمرو عیار کے ٹکڑے ان بدروحوں کے نزدیک تیرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''میں سردار بدروح ہوں۔ میں نے سرخ جادوگر کے خزانہ طلسم کے دوسرے طلسم میں آنے والے آدم زاد کے ٹکڑے اُڑا دیئے ہیں''۔ اس بدروح نے اعلان کرنے والے لہجے میں چیختے ہوئے کہا جس نے عمرو عیار کو اپنے حصار میں لے کر گرد باد بن کر بجلی کی سی تیزی سے گھما کر اس کے ٹکڑے کر دیئے تھے۔

''آقا۔ آقا''۔ اچانک اشمالا کی آنکھیں چمکیں اور اس نے چیخ چیخ کر زرگاش جادوگر کو آوازیں دینا شروع کر دیں جو اپنے محل کے شاہی کمرے میں ایک آرام دہ بستر پر پڑا گہری نیند سو رہا تھا۔

اشمالا کی چیختی ہوئی آواز سن کر زرگاش جادوگر ہڑبڑا کر جاگ گیا اور فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے کمرے میں ایک دیوار پر مشعل جل رہی تھی جس کی روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ زرگاش جادوگر نے پلنگ کے ساتھ ہی اپنی چھڑی کھڑی کر رکھی تھی جس کے سرے پر اشمالا نامی کھوپڑی لگی ہوئی تھی۔

اشمالا کی سرخ ہوتی ہوئی آنکھیں دیکھ کر زرگاش جادوگر کی نیند ایک لمحے میں ہوا ہو گئی۔ اس نے ہاتھ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بڑھا کر جلدی سے چھڑی اٹھائی اور اشمالا کا رخ اپنی جانب کر لیا۔

''کیا بات ہے اشمالا۔ کیوں چیخ رہی ہو۔ کیا ہوا ہے''۔ زرگاش جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آقا۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے عمرو عیار خزانہ طلسم کے دوسرے مرحلے میں پہنچ گیا ہے اور......'' اشمالا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''دوسرے مرحلے میں۔ کیا مطلب۔ کیا اس نے سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح کو فنا کر دیا ہے اور یہ تم اور کہہ کر خاموش کیوں ہو گئی ہو''۔ زرگاش جادوگر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''عمرو عیار نے خزانہ طلسم کا پہلا مرحلہ عبور کر لیا تھا آقا۔ اس نے نہ صرف سرخ جادوگر کی اصلی سینگوں والی بدروح کو پہچان لیا تھا بلکہ اسے آگ میں جلا کر اس کے دونوں سینگ بھی کاٹ کر پھینک دیئے تھے جس کی وجہ سے سینگوں والی سرخ بدروح فنا ہو گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کی ہمشکل تمام سرخ بدروحیں بھی ختم ہو گئی تھیں۔ پہلا مرحلہ ختم ہوتے ہی عمرو عیار

نے دوسرے مرحلے میں جانا تھا۔ دوسرے مرحلے میں محافظ سیاہ بدروحیں ہیں جو انتہائی طاقتور ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی تیز رفتار ہیں اور وہ دوسرے طلسم میں آنے والے پر فوراً حملہ کرتی ہیں اور انہیں دوسرا سانس لینے کا بھی کوئی موقع نہیں دیتیں۔ عمرو عیار کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے آقا۔ عمرو عیار جیسے ہی دوسرے طلسم میں داخل ہوا اس پر سیاہ بدروحیں ٹوٹ پڑیں اور عمرو عیار کو لے کر طوفانی گردباد بن کر عمرو کو اپنے ساتھ گھمانا شروع کر دیا۔ ہوا کے تیز دباؤ کی وجہ سے عمرو عیار اس گردباد میں خود کو بچا نہیں سکا تھا جس کے نتیجے میں اس کے جسم کے پرخچے اُڑ گئے ہیں''۔ اشمالا نے کہا اور زرگاش جادوگر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ عمرو عیار ہلاک ہو چکا ہے''۔ زرگاش جادوگر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ بظاہر مجھے ایسا ہی لگ رہا ہے''۔ اشمالا نے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"بظاہر۔ کیا مطلب۔ یہ تمہاری بظاہر سے کیا مراد ہے"۔ زرگاش جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں عمرو عیار کی لاش کے ٹکڑے دیکھ رہی ہوں آقا۔ مگر......" اشمالا ایک بار پھر کہتے کہتے رک گئی۔

"ہونہہ۔ یہ تم بار بار کہتے کہتے رک کیوں جاتی ہو۔ مجھے پوری بات بتایا کروں۔ تمہارے ادھورے فقروں سے مجھے شدید کوفت ہوتی ہے"۔ زرگاش جادوگر نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کچھ دیر رکیں آقا۔ مجھے تصدیق کرنے دیں کہ جس لاش کے ٹکڑے میں دیکھ رہی ہوں وہ واقعی عمرو عیار کے ہیں یا نہیں پھر میں آپ کو بتاتی ہوں۔ اگر تو واقعی عمرو عیار ہلاک ہو چکا ہے تو پھر آپ کو فوراً میرے ساتھ خزانہ طلسم میں جانا پڑے گا ورنہ خزانہ طلسم ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے گا اور آپ خزانہ طلسم کا سنہری خزانہ کسی طرح بھی حاصل نہیں کر سکیں گے"۔ اشمالا نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ نہیں۔ جلدی کرو۔ میں تمہارے ساتھ ابھی وہاں جانے کے لئے تیار ہوں"۔ زرگاش جادوگر

نے گھبرا کر کہا۔ اشمالا کی آنکھوں کی سرخ روشنی کم ہوئی اور پھر بالکل ختم ہو گئی۔ اب اشمالا بالکل بے جان دکھائی دے رہی تھی۔ زرگاش جادوگر اس کی جانب انتہائی بے تاب اور بے چین نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر تک اشمالا کی آنکھیں تاریک رہیں پھر اچانک ان میں روشنی بھرنے لگی۔ اس کی آنکھیں ایک بار پھر سرخ ہونا شروع ہو گئیں۔

"کیا معلوم ہوا ہے جلدی بتاؤ"۔ زرگاش جادوگر نے اس کی آنکھیں روشن ہوتے دیکھ کر تیز لہجے میں پوچھا۔

"ابھی مجھے کچھ معلوم نہیں ہو سکا ہے آقا۔ میں نے اس طلسم میں جا کر قریب سے عمرو عیار کی لاش کے ٹکڑے دیکھنے کی کوشش کی تھی لیکن وہاں ہر طرف سیاہ بدروحیں موجود ہیں جو مجھے دیکھ کر غرانا شروع ہو گئی تھیں اور انہوں نے مجھے فوراً طلسم سے نکل جانے کا حکم دیا تھا۔ اگر میں مزید وہاں رکتی تو سیاہ بدروحوں کی سردار مجھے منہ سے آگ اگل کر فوراً جلا کر بھسم کر دیتی اس لئے میں فوراً وہاں سے بھاگ آئی ہوں"۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اشمالا نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو پھر اب کیسے پتہ چلے گا کہ عمرو عیار ہلاک ہوا ہے یا نہیں اور دوسرے طلسم میں جس لاش کے ٹکڑے ہیں وہ عمرو عیار ہی کے ہیں یا نہیں''۔ زرگاش جادوگر نے بے چینی سے پوچھا۔

''میں سوچ کر بتاتی ہوں آقا''۔ اشمالا نے کہا۔

''ہونہہ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری سوچ طویل ہو جائے۔ تم یہاں سوچتی رہ جاؤ اور وہاں خزانہ طلسم ہی ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے۔ جو کرنا ہے جلدی کرو''۔ زرگاش جادوگر نے غراتے ہوئے کہا۔

''جو حکم آقا۔ میں ایک بار پھر یہ پتہ لگانے کی کوشش کرتی ہوں کہ عمرو عیار ہلاک ہوا ہے یا نہیں''
اشمالا نے زرگاش جادوگر کو غصے میں دیکھ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جلدی کرو اشمالا جلدی۔ یہ بتاؤ ہوا کیا تھا۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا تھا کہ عمرو عیار خزانہ طلسم کے دوسرے طلسم میں داخل ہو گیا ہے اور اس پر سیاہ بدروحوں نے حملہ کیا ہے''۔ زرگاش جادوگر نے پوچھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''میں عمرو عیار پر مسلسل نظریں رکھے ہوئے تھی آقا۔ میں نے عمرو عیار کو دوسرے طلسم میں نمودار ہوتے دیکھا تھا۔ عمرو عیار جیسے ہی وہاں نمودار ہوا سیاہ بدروحیں اسے کوئی موقع دیئے بغیر اس کے سر پر پہنچ گئی تھیں''۔ اشمالا نے کہا اور پھر اس نے زرگاش جادوگر کو عمرو عیار کے گرد باد میں جانے اور اس کے جسم کے ٹکڑے اڑنے کی ساری تفصیل بتا دی۔

''ہونہہ۔ اگر تم نے عمرو عیار کے خود ٹکڑے اُڑتے دیکھے ہیں تو تمہیں اب کس بات کا شک ہے کہ لاش کے وہ ٹکڑے عمرو عیار کے نہیں ہیں''۔ زرگاش جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آقا۔ عمرو عیار گوشت پوست کا انسان ہے۔ اس کی رگوں میں خون بھی گردش کرتا ہے۔ میں نے جب اس کے ٹکڑے اُڑتے دیکھے تو اس کے جسم سے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں نکلا تھا جبکہ اس کے ٹکڑے ہوتے ہوئے جسم کے ساتھ اس کا خون بھی اچھلنا چاہئے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ اب بھی مجھے عمرو عیار کی لاش کے ٹکڑوں سے خون کی ایک بوند بھی ٹپکتی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ہوئی دکھائی نہیں دے رہی ہے جس کی وجہ سے مجھے شک ہو رہا ہے کہ وہ عمرو عیار نہیں بلکہ اس کا کوئی ہمشکل پتلا تھا"۔ اشمالا نے کہا اور زرگاش جادوگر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اشمالا کی جانب دیکھتا رہ گیا۔

"عمرو کا ہمشکل پتلا۔ یہ عمرو عیار کا ہمشکل پتلا کہاں سے آ گیا۔ اگر وہ عمرو عیار کا ہمشکل پتلا تھا تو پھر عمرو عیار کہاں ہے کیا وہ تمہیں کہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے"۔ زرگاش جادوگر نے اسی طرح انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں آقا۔ یہی تو حیرت کی بات ہے۔ مجھے نہ تو کہیں عمرو عیار دکھائی دے رہا ہے اور نہ ہی اس طلسم میں مجھے عمرو عیار کی بو محسوس ہو رہی ہے"۔ اشمالا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے اگر عمرو عیار ہلاک نہیں ہوا ہے تو وہ کہاں غائب ہو گیا ہے"۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔

"ایک اور حیرت انگیز بات ہے آقا"۔ اشمالا نے کہا۔

"وہ کیا"۔ زرگاش جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

"عمرو عیار کی لاش کے تو سینکڑوں ٹکڑے ہو گئے ہیں لیکن اس کے کاندھے پر جو تھیلا ہے جسے وہ زنبیل کہتا ہے اسے کچھ بھی نہیں ہوا ہے اور وہ بالکل صحیح سلامت ہے اور طلسم میں یوں تیرتی پھر رہی ہے جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہ ہو"۔ اشمالا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارے خیال میں عمرو عیار کے ساتھ اس کی زنبیل کے بھی ٹکڑے اُڑ جانے چاہئے تھے"۔ زرگاش جادوگر نے پوچھا۔

"ہاں آقا۔ جس وقت سیاہ بدروح نے گرد باد کے طوفان میں عمرو عیار کو اپنی زد میں لیا تھا تب یہ زنبیل عمرو عیار کے کاندھوں پر ہی تھی۔ عمرو عیار کے تو فوراً ہی ٹکڑے اُڑ گئے تھے لیکن اس زنبیل کو کچھ نہیں ہوا تھا اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اب زنبیل ہر طرف اڑتی پھر رہی ہے جیسے اسے کوئی نادیدہ طاقت لے کر اُڑتی چلی جا رہی ہو"۔ اشمالا نے جواب دیا۔

"کیا تم کسی طرح سے وہ زنبیل یہاں لا سکتی ہو"۔ زرگاش جادوگر نے پوچھا۔

"نہیں آقا۔ میں اس طلسم میں اب صرف جھانک

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سکتی ہوں۔ اگر میں دوبارہ وہاں گئی تو سیاہ بدروحوں کا سردار بدروح مجھے نہیں چھوڑے گی اور فوراً فنا کر دے گی"۔ اشالا نے کہا۔

"تو اب کیا کیا جائے۔ تم یہ پتہ لگانے کی کوشش کرو کہ وہ زنبیل خود بخود کیسے اُڑ رہی ہے اور عمرو عیار اگر ہلاک نہیں ہوا ہے تو وہ کہاں ہے"۔ زرگاش جادوگر نے کہا۔

"میں اسی کوشش میں لگی ہوئی ہوں آقا"۔ اشالا نے کہا۔

"کتنی دیر تک تمہیں پتہ چل جائے گا کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے"۔ زرگاش جادوگر نے بے چینی سے پوچھا۔

"بس چند لمحے آقا"۔ اشالا نے کہا اور ایک بار پھر اس کی آنکھیں تاریک ہو گئیں۔

"ہونہہ۔ اب میں کیا کروں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عمرو عیار حقیقت میں ہلاک ہو گیا ہو اور میں یہاں بیٹھا یہی سوچتا رہ جاؤں کہ عمرو عیار ہلاک ہوا ہے یا نہیں جب تک اشالا کو کچھ پتہ چلے گا اس وقت تک اگر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خزانہ طلسم غائب ہو گیا تو میں کیا کروں گا"۔ زرگاش جادوگر نے غصے اور پریشانی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں بدستور کھوپڑی پر جمی ہوئی تھیں جس کی آنکھیں بدستور تاریک تھیں۔

"جلدی کرو اشالا۔ مجھے کچھ بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔ میں بے حد پریشان ہوں"۔ زرگاش جادوگر نے کھوپڑی کی جانب دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا تو اچانک کھوپڑی کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

"عمرو عیار زندہ ہے آقا"۔ اشالا نے اچانک چیختے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر زرگاش جادوگر ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"عمرو عیار زندہ ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ ابھی تو تم نے کہا تھا کہ تم نے عمرو عیار کے اپنی آنکھوں سے ٹکڑے اُڑتے دیکھے ہیں اور اب کہہ رہی ہو کہ عمرو عیار ابھی زندہ ہے"۔ زرگاش جادوگر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو بتاتی ہوں آقا۔ سب کچھ بتاتی ہوں"۔ اشالا نے کہا اور پھر وہ عمرو عیار کے بارے

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

میں بتانے لگی کہ اس نے جس عمرو عیار کے ٹکڑے اُڑتے دیکھے تھے وہ کون تھا اور اب وہ کیسے کہہ رہی ہے کہ عمرو عیار ہلاک نہیں ہوا ہے اور وہ ابھی تک زندہ ہے۔ اس کی باتیں سن کر زرگاش جادوگر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں جیسے اسے اشمالا کی بتائی ہوئی باتوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

عمرو عیار نے لباس بدلنے کے لئے سلیمانی چادر
وڑھی اور غائب ہو کر فوراً اپنی زنبیل میں گھس گیا تھا۔
بیل میں جاتے ہی اس نے زنبیل سے ایک اور طلسمی
پتلے کو باہر نکال دیا تھا تاکہ وہ اس کی جگہ لے سکے۔
پتلا جو ماش کے آٹے کا بنا ہوا تھا اس نے زنبیل
سے نکلتے ہی عمرو عیار کی زنبیل اپنے کاندھے پر ڈال
تھی۔ عمرو عیار جیسے ہی زنبیل میں داخل ہوا اور اس
جگہ اس کا ہمشکل پتلا زنبیل سے باہر آیا وہاں ہر
ف تاریکی چھا گئی اور عمرو عیار دوسرے طلسم میں
خل ہو گیا۔

سیاہ بدروح نے جس عمرو عیار کو طوفانی گرد باد میں
لے کر گھمایا تھا وہ عمرو عیار نہیں بلکہ اس کا ہمشکل پتلا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہی تھا۔ عمرو عیار چونکہ زنبیل کے اندر تھا اس لئے اسے بھلا گرد باد سے کیا نقصان ہو سکتا تھا لیکن اس کا پتلا جو گرد باد میں بجلی کی سی تیزی سے گھوم رہا تھا وہ دھماکے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا تھا۔

عمرو عیار زنبیل میں ہونے کے باوجود باہر کا ماحول صاف طور پر دیکھ سکتا تھا۔ اس نے اپنے ہمشکل پتلے کے ٹکڑے اُڑتے دیکھے تو وہ یکبارگی خود بھی کانپ کر رہ گیا کہ اگر وہ زنبیل سے اپنا ہمشکل پتلا نہ نکالتا اور اس کی جگہ خود ہوتا تو اس کا کیا حشر ہوتا۔

پتلے کے تو ٹکڑے اُڑ گئے تھے لیکن عمرو عیار کی زنبیل محفوظ تھی۔ وہ گرد باد سے نکل کر ہوا میں اُڑنا شروع ہو گئی تھی۔ عمرو عیار کے پتلے کے ٹکڑے اُڑتے ہی سیاہ بدروح جو طوفانی گرد باد بنی ہوئی تھی وہ ایک جگہ رکتی چلی گئی۔

''میں سردار بدروح ہوں۔ میں نے سرخ جادوگر کے خزانہ طلسم کے دوسرے طلسم میں آنے والے آدم زاد کے ٹکڑے اُڑا دیئے ہیں''۔ اس بدروح نے جس نے عمرو عیار کے پتلے کو گرد باد کے طوفان کی زد میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لے کر اس کے ٹکڑے اُڑائے تھے چیختے ہوئے اعلان کر کے کہا تو عمرو عیار کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اسے اسی بات کا انتظار تھا کہ ان میں سے کون سی بدروح اپنی زبان سے خود بتائے گی کہ وہ سیاہ بدروحوں کی سردار ہے۔ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ان سیاہ بدروحوں میں سردار بدروح کون ہے۔ عمرو عیار چونکہ زنبیل کے اندر تھا اور وہ زنبیل کو کہیں بھی لے جا سکتا تھا اس لئے وہ زنبیل کو اس طرف لے آیا جہاں سردار سیاہ بدروح موجود تھی۔

سردار بدروح کے نزدیک آتے ہی عمرو نے زنبیل سے سرخ پاؤڈر سا نکال کر سیاہ بدروح پر اچھال دیا جس سے سیاہ بدروح کا اوپر والا جسم سرخ پاؤڈر سے بھر گیا۔

سردار بدروح چونک کر اپنے جسم پر پڑے سرخ پاؤڈر کی جانب دیکھنے لگی اس نے ہاتھ بڑھا کر ہوا میں تیرتا ہوا تھیلا پکڑنا چاہا لیکن عمرو زنبیل تیزی سے پیچھے لے گیا۔ تھیلا پیچھے جاتے دیکھ کر سردار بدروح تیزی سے اس کی جانب لپکی۔ وہ ہاتھ بڑھا بڑھا کر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

زنبیل پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن عمرو عیار زنبیل دائیں بائیں اور اوپر نیچے کر کے اس کے ہاتھوں میں جانے سے بچا رہا تھا۔

چند لمحے سیاہ بدروح تھیلا پکڑنے کی کوشش کرتی رہی پھر وہ ایک جگہ رکی اور اس نے اچانک بھاڑ جیسا منہ کھول کر زور سے زنبیل پر پھونک ماری۔ اس کے منہ سے آگ کا طوفان سا نکل کر زنبیل پر پڑا۔ ایک لمحے کے لئے عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے زنبیل کے ساتھ اسے بھی آگ لگ گئی ہو لیکن یہ محض اس کا احساس تھا۔ آگ کی پھوار جیسے ہی ختم ہوئی آگ کی سرخی بھی کم ہو گئی لیکن اس آگ میں زنبیل کو کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔

سردار بدروح حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس تھیلے کو دیکھ رہی تھی جو اس قدر آگ پھینکنے کے باوجود ابھی تک سلامت تھا۔ سردار بدروح نے ایک بار پھر منہ کھول کر زنبیل پر آگ کی دھار پھینک کر اسے جلانے کی کوشش کی لیکن زنبیل کا ایک دھاگا بھی نہیں جلا تو اس نے منہ بنایا اور پلٹ کر واپس جانے لگی۔

یہ دیکھ کر عمرو نے زنبیل اس کے پیچھے لگا دی۔ اب بدروح جسم کے نچلے حصے سے دھویں کی لہریں اُڑاتی ہوئی آگے آگے اُڑی جا رہی تھی اور زنبیل اس کے پیچھے تیزی سے تیرتی جا رہی تھی۔ کچھ دور جا کر سردار بدروح ایک جگہ رک گئی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا اور اپنے پیچھے آتا ہوا تھیلا دیکھ کر چونک پڑا۔

"یہ تھیلا میرے پیچھے کیوں پڑا ہوا ہے"۔ سردار بدروح نے غراتے ہوئے کہا۔ عمرو عیار اس کی بات سن کر مسکرا دیا۔ اس نے زنبیل میں ہی سلیمانی چادر اوڑھی اور اچھل کر زنبیل سے باہر آ گیا۔ سردار بدروح غور سے تھیلے کی جانب دیکھ رہی تھی۔ عمرو نے زنبیل سے نکلتے ہی زنبیل دوبارہ اپنے کاندھے سے لٹکا لی تھی۔ اس نے زنبیل سے دو خنجر نکالے اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں سردار بدروح کے نزدیک آ گیا۔ جیسے ہی عمرو عیار سردار بدروح کے نزدیک آیا سردار بدروح یکلخت بری طرح سے چونک پڑی اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس طرف دیکھنے لگی جہاں عمرو عیار موجود تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اسے اپنے سامنے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار کی موجودگی کا علم ہو گیا ہو۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی عمرو عیار اچھلا اور اس نے اچانک دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہوئے خنجر سردار بدروح کی آنکھوں میں مار دیئے۔ عمرو نے دونوں خنجر اس قدر طاقت سے سردار بدروح کی آنکھوں میں مارے تھے کہ وہ دستوں تک سردار بدروح کی آنکھوں میں اتر گئے تھے۔ سردار بدروح کے حلق سے دہاڑتی ہوئی خوفناک چیخ نکلی اور وہ دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھتے ہوئے تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔

عمرو عیار اس کی دونوں آنکھوں میں خنجر مار کر وہیں رک گیا تھا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں سردار بدروح کو پیچھے ہٹتا دیکھ رہا تھا۔ سردار بدروح کچھ دیر پیچھے ہٹتی رہی پھر اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس کا سارا وجود سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہو گیا۔ جیسے ہی سردار بدروح کا جسم دھوئیں میں تبدیل ہوا وہاں موجود دوسری سیاہ بدروحیں بری طرح سے چیخنا شروع ہو گئیں اور پھر ان کے وجود بھی دھماکوں سے دھوئیں میں تبدیل ہوتے چلے گئے۔ کچھ دیر تک ان بدروحوں

دھوئیں ہوا میں لہراتے رہے پھر آہستہ آہستہ وہ ہوا میں تحلیل ہو گئے۔

جیسے ہی دھواں ہوا میں تحلیل ہو کر ختم ہوا اچانک ایک بار پھر اندھیرا پھیل گیا۔ اندھیرا ہوتے ہی تیز اور انتہائی دردناک چیخوں کی آوازیں سنائی لگیں۔ بے شمار روحیں بری طرح سے چیختی ہوئی ہی تھی۔

"آہ مارا مجھے عمرو عیار نے۔ میں سردار سیاہ بدروح ۔ ان چیخوں کے دوران ایک بھیانک روتی ہوئی سنائی دی اور پھر وہاں خاموشی چھاتی چلی گئی۔ لمحوں تک وہاں اندھیرا چھایا رہا پھر جس طرح دن شروع ہوتا ہے اسی طرح اچانک وہاں روشنی پھیلنے ۔

روشنی ہوتے ہی عمرو عیار نے خود کو ایک بہت مکان میں پایا جو چاروں طرف سے بند تھا۔ وہ کے صحن میں کھڑا تھا۔ اس کے سامنے تین تھے جن کے دروازے بند تھے۔ دروازے ایک جیسے تھے اور ان کے رنگ سرخ تھے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"لگتا ہے میں تیسرے طلسم میں آ گیا ہوں۔ یہ وہ تین کمرے ہیں جن میں سے ایک سنہری خزانے سے بھرا ہوا ہے"۔ عمرو نے ان کمروں کے دروازوں کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ یہ خزانہ طلسم کا تیسرا اور آخری طلسم ہے"۔ اسی لمحے محافظ بونے نے زنبیل سے سر نکال کر کہا تو عمرو اسے تیز نظروں سے گھورنا شروع ہو گیا۔

"میں نے تمہیں بلا کر کچھ پوچھا ہے جو تم خود ہی مجھے بتانے چلے آئے ہو"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ابھی آپ کو میری ضرورت نہیں ہے اور اس طلسم کے بارے میں بھی آپ کو گھونگھے بابا نے بتا رکھا ہے لیکن اس طلسم کے بارے میں، میں بھی آپ کو کچھ بتانا ضروری سمجھتا ہوں"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"کیوں اب کیا ضروری ہے۔ تم نے تو کہا تھا کہ اس معاملے میں تم میری مدد نہیں کرو گے"۔ عمرو نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی اب بھی مدد کرنے نہیں آیا ہوں بس آپ کو آنے والے خطروں سے آگاہ کرنے کے لئے آیا ہوں"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"یہی نا کہ ان کمروں میں ایک کمرہ خزانے کا ہے اور باقی دو میں طلسمات ہیں جنہیں اگر میں نے غلطی سے کھول دیا تو بڑی بڑی مصیبتوں کا شکار ہو جاؤں گا"۔ عمرو نے اسی طرح سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ گھونگھے بابا نے آپ کو جو بتایا تھا میں اس کا ذکر نہیں کروں گا۔ میں صرف آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ دھیان سے اور ہوشیاری سے ان کمروں میں سے ایک کمرے کو کھولنا جو کمرے خالی ہیں ان میں ہزاروں طلسمات بھرے ہوئے ہیں اگر آپ غلطی سے ان میں سے کسی ایک کمرے میں چلے گئے تو آپ ہزار طلسم کا شکار ہو جائیں گے۔ ان دونوں کمروں میں آپ کو ایک ایک ہزار طلسمات پار کرنے ہوں گے جن سے گزرتے ہوئے آپ کی عمر بیت جائے گی تب بھی وہ طلسمات ختم نہیں ہوں گے"۔ محافظ بونے نے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عیار کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

''ایک ہزار طلسمات''۔ عمرو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ اگر آپ ان طلسمات میں جانے سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو ہر حال میں خزانے والے کمرے میں ہی جانا ہو گا''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں کوشش کروں گا''۔ عمرو نے ہکلا کر کہا ایک ہزار طلسمات کا سن کر واقعی اس کا خون خشک ہو گیا تھا۔

''اس کے علاوہ میں آپ کو خزانے کے بارے میں بھی ایک بات بتا دینا چاہتا ہوں جو آپ کو گھونگھے بابا نے نہیں بتائی تھی''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''اوہ۔ ایسی کون سی بات ہے جو مجھے گھونگھے بابا بتانا بھول گئے تھے''۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

''گھونگھے بابا آپ کو بتانا بھولے نہیں تھے۔ جب تک آپ ان کمروں تک نہ پہنچتے اس وقت تک گھونگھے بابا بھی آپ کو خزانے والے کمرے کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بارے میں کچھ نہیں بتا سکتے تھے۔ مجھے بھی یہاں آنے پر معلوم ہوا ہے کہ اس کمرے میں بھی ایک طلسم ہے جسے ختم کرنے کے بعد ہی آپ وہاں سے خزانہ اٹھا سکتے ہیں''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''کیسا طلسم ہے''۔ عمرو نے پوچھا۔

''خزانے کے ڈھیر میں تین سیاہ ناگ چھپے ہوئے ہیں۔ آپ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوں گے اور خزانے کی طرف بڑھیں گے وہ تینوں ناگ نکل کر آپ پر حملہ کر دیں گے۔ اگر آپ ان تینوں ناگوں پر جوابی حملہ کرنے کی کوشش کریں گے تو ناگ تو ہلاک ہو جائیں گے لیکن اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود سارا خزانہ بھی غائب ہو جائے گا اور آپ کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آئے گا۔ سارا خزانہ غائب ہو کر ہزار طلسمات والے کسی کمرے میں چلا جائے گا جہاں سے آپ کے لئے دوبارہ وہ خزانہ حاصل کرنا ناممکن ہو جائے گا''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''ارے باپ رے۔ اگر میں نے ان ناگوں کو نہیں مارا تو وہ مجھے مار دیں گے۔ ان کو ہلاک کئے بغیر میں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

زندہ کیسے بچوں گا"۔ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خزانے کے ڈھیر کے پاس ایک ستون ہے اس ستون کے ساتھ نیلے رنگ کا ایک پردہ پڑا ہوا ہے۔ پردے کے نیچے آپ کو دو انسانی کھوپڑیاں دکھائی دیں گی۔ جیسے ہی سیاہ ناگ نکل کر آپ پر حملہ کریں آپ ان سے بچتے ہوئے ان کھوپڑیوں کے پاس پہنچ جانا اور ان دونوں کھوپڑیوں کو تلوارِ حیدری سے توڑ دینا۔ کھوپڑیوں کے ٹوٹتے ہی تینوں ناگ غائب ہو جائیں گے۔ اس کے بعد آپ وہاں سے اطمینان سے سارا خزانہ حاصل کر سکتے ہیں"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ تو ان ناگوں کا طلسم ختم کرنے کے لئے مجھے کھوپڑیوں کو توڑنا ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں آقا۔ اور اب میں آپ کو ایک اور اہم بات بتانا چاہتا ہوں اگر آپ اس پر عمل کریں گے تو ٹھیک ہے ورنہ آپ کی مرضی"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"کون سی بات ہے۔ بتاؤ"۔ عمرو نے کہا۔

"کوشش کریں کہ آپ سنہری خزانہ اس بار اپنی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ل میں نہ ڈالیں بلکہ اسے کسی اور جگہ رکھیں"۔ محافظ نے نے کہا۔

"خزانہ زنبیل میں نہ ڈالوں اسے کسی اور جگہ ں۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ کمرے میں دنیا کا ے سے بڑا خزانہ موجود ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ اسے زنبیل میں نہ ڈالوں۔ اگر میں اتنا بڑا خزانہ ل میں نہیں ڈالوں گا تو اور کہاں ڈالوں گا۔ میرے کی جیبیں تو اتنی بڑی ہیں نہیں کہ سارا خزانہ ان سما جائے"۔ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ کو جو مشورہ دینا تھا وہ میں نے دے ہے۔ اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا آپ کی مرضی۔ اب چلتا ہوں"۔ محافظ بونے نے کہا اور وہ زنبیل میں گیا۔

"ہونہہ۔ یہ محافظ بونا مجھے زنبیل میں خزانہ ڈالنے منع کیوں کر رہا ہے"۔ عمرو نے حیران ہوتے ے کہا۔ وہ کافی دیر تک سوچتا رہا مگر اسے محافظ ے کی بات کا مطلب سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ میں یہ بعد میں سوچوں گا کہ مجھے خزانہ

کہاں رکھنا ہے۔ پہلے تو مجھے یہ سوچنا چاہئے کہ تینوں کمروں میں سے کس کمرے کو کھولوں جس خزانہ موجود ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں غلطی سے طلسمات والے کمرے میں داخل ہو جاؤں۔ اگر ہوا تو میری زندگی انہی طلسمات کو سر کرتے کرتے ہو جائے گی''۔ عمرو نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ وہ آ بڑھا اور ایک کمرے کے دروازے اس پر لگے کنڈ اور تالے کی طرف دیکھنے لگا۔ تالے میں ایک کھانچ بنا ہوا تھا جس میں ایک چابی کا نشان دکھائی دے تھا۔ اس میں چابی لگانے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔

گھونگھے بابا نے عمرو کو بتایا تھا کہ اس تالے اسے اپنا خون ڈالنا ہو گا جس سے چابی کے کھا میں اس کے خون کی چابی بن جائے گی اور تالا بخود کھل جائے گا۔

تینوں کمروں کے دروازوں پر لگے ہوئے تا بالکل ایک جیسے ہی تھے اور ان سب میں ایک جیم چابیاں گدی ہوئی تھیں۔ دروازوں کا رنگ اور ان سائز بھی ایک سا تھا۔ عمرو عیار ان دروازوں ا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دروازوں کے ساتھ دیواروں کو بھی ٹھونک بجا کر دیکھ رہا تھا کہ شاید اسے ان کمروں کی بناوٹ اور دروازوں میں کوئی فرق دکھائی دے جائے لیکن ایسا کچھ نہیں تھا نہ تو کمرے کی دیواروں کی بناوٹ میں کوئی فرق تھا اور نہ ہی دروازوں میں کوئی فرق تھا۔

عمرو عیار اپنا سر پکڑ کر رہ گیا۔ وہ اس بات کا قطعی اندازہ نہیں لگا پا رہا تھا کہ ان میں سے کون سا دروازہ اس کمرے کا ہے جس میں خزانہ موجود ہے۔

''لگتا ہے اس طلسم میں واقعی میں پاگل ہو جاؤں گا۔ اب میں کیسے معلوم کروں کہ ان میں سے کون سا دروازہ اس کمرے کا ہے جس میں خزانہ موجود ہے۔ میری ذرا سی غلطی مجھے سیدھی موت کے منہ میں لے جائے گی''۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر غور سے کمروں کے دروازوں پر لگے ہوئے تالوں کو دیکھا مگر اسے ان میں کوئی ایک فرق بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''لگتا ہے اس بار میں برا پھنسا ہوں اور میرے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

پاس بچت کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اب یہ میری قسمت ہی ہو گی کہ میں کس کمرے کا دروازہ کھولتا ہوں اور آگے میرے ساتھ کیا ہوتا ہے''۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے زنبیل سے ایک خنجر نکالا اور اسے لئے ہوئے درمیانی کمرے کے دروازے کے پاس آ گیا۔ اس دروازے کے پاس آ کر اس نے پہلے دائیں والے کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا پھر بائیں طرف والے کمرے کے دروازے کی طرف۔ کبھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ دائیں طرف والا کمرہ کھولے اور کبھی اس کا دل کہہ رہا تھا کہ وہ بائیں جانب والا دروازہ کھولے وہی کمرہ خزانے کا کمرہ ہے جبکہ اس کا ذہن اسے درمیان والے کمرے کا دروازہ کھولنے کا ہی کہہ رہا تھا۔

''دل دائیں بائیں کمروں کے دروازے کھولنے کا کہہ رہا ہے اور دماغ اسی کمرے کا دروازہ کھولنے پر اصرار کر رہا ہے اب میں مانوں تو کس کی مانوں دل کی یا پھر دماغ کی''۔ عمرو نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایک کام کرتا ہوں۔ میں ان میں سے خود کوئی کمرہ نہیں چنتا۔ میں کمرہ کھولنے کا فیصلہ اپنی قسمت پر چھوڑ دیتا ہوں۔ قدرت کی طرف سے مجھے جس کمرے کا دروازہ کھولنے کا اشارہ ملے گا میں اسی کمرے کا دروازہ کھول لوں گا پھر میری قسمت کہ میں خزانے والے کمرے میں جاؤں یا پھر طلسمات والے کمروں میں''۔ عمرو نے سوچا اور پھر وہ ان دروازوں سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ وہ کمرے کے دروازوں سے تقریباً دس فٹ دور ہٹ آیا تھا۔ عمرو نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور پھر اس نے خنجر کی نوک انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی میں پکڑی اور آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحے عمرو اسی طرح سے کھڑا رہا پھر اس نے آہستہ آہستہ چاروں طرف گھومنا شروع کر دیا۔ گھومتے گھومتے وہ اس طرف مڑ کر رک گیا جس طرف کمرے تھے۔ لیکن اب عمرو عیار کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ اس کا رخ کس کمرے کی طرف ہے وہ دائیں والے کمرے کے سامنے تھا، درمیانی کمرے کے سامنے یا پھر بائیں کمرے کے سامنے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمرو نے ایک بار پھر دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور پھر اس نے پوری قوت سے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر سامنے کی جانب اچھال دیا۔

کھچ کی آواز سن کر عمرو عیار کے چہرے پر تناؤ سا آ گیا۔ خنجر لکڑی کے بنے ہوئے کسی دروازے پر لگا تھا لیکن عمرو نہیں جانتا تھا کہ خنجر کس کمرے کے دروازے پر لگا ہے۔ اس نے ڈرتے ڈرتے اور دل ہی دل میں اللہ کو یاد کرتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کا خنجر درمیان والے کمرے کے دروازے پر ہی گڑا ہوا تھا۔

''تو یہ ہے خزانے والا کمرہ''۔ عمرو نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا اس کمرے کے پاس آ گیا۔ اس نے دروازے میں گڑا ہوا خنجر کھینچ کر باہر نکالا اور خوف بھری نظروں سے اس دروازے کو دیکھنے لگا۔ قدرت کی مدد لینے کے باوجود اس کا دل ڈرا ہوا تھا کہ کہیں یہ کمرہ ہزار طلسم والا کمرہ ہی نہ ہو لیکن اب چونکہ وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اسی کمرے کو کھولے گا جس پر خنجر گڑا تھا۔ اسے یقین تھا کہ قدرت اس کے ساتھ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ناانصافی نہیں کرے گی چنانچہ اس نے تمام وسوسے ذہن سے جھٹکے اور اس نے خنجر کی نوک سے اپنے بائیں ہاتھ کی ایک انگلی پر چھوٹا سا زخم لگا لیا۔

جیسے ہی انگلی پر زخم لگا وہاں سے خون کی بوندیں ابھرنا شروع ہو گئیں۔ عمرو نے خنجر زنبیل میں ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے تالا پکڑ کر اسے اوپر اٹھایا اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہوا اس تالے کے کھانچے میں انگلی سے نکلنے والی خون کی بوندیں ٹپکانا شروع ہو گیا۔ خون کی بوندوں سے چابی والا کھانچا بھرتا جا رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کھانچے میں عمرو عیار کے خون کی چابی بنتی جا رہی ہو۔ جیسے ہی چابی والا کھانچہ بھرا اسی لمحے کٹک کی تیز آواز کے ساتھ تالا کھل گیا۔

تالا کھلنے کی آواز سن کر عمرو عیار کا دل تیزی سے دھڑکنا شروع ہو گیا۔ اس نے اندازے سے ہی اس کمرے کا تالا کھولا تھا۔ اب اس کمرے میں کیا تھا یہ تو کمرہ کھلنے کے بعد ہی عمرو کو پتہ چل سکتا تھا۔ اس کی قسمت ہی تھی جو اب اسے اس کمرے تک پہنچا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

دیتی جہاں خزانہ موجود تھا اور اگر یہ خزانے والا کمرہ نہ ہوتا تو عمرو عیار ہزار ہزار طلسمات والے کسی دوسرے کمرے میں داخل ہو جاتا جہاں سے اس کی واپسی ناممکن تھی لیکن اب عمرو عیار کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس نے اپنے خون سے چابی بنا کر درمیان والے کمرے کا تالا کھول لیا تھا۔ اب اسے ہر حال میں اسی کمرے میں داخل ہونا تھا۔

تالا کھلتے ہی خود ہی اچھل کر نیچے گرا اور دروازے کی کنڈی بھی خود بخود کھلتی چلی گئی اور ساتھ ہی دروازے کے کیواڑ تیز آواز پیدا کرتے ہوئے اندر کی طرف کھلتے چلے گئے۔

دروازے کے کیواڑ کھلنے کی آواز اس قدر تیز اور خوفناک تھی کہ عمرو عیار کو اپنی رگوں میں خون جمتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں پورا دروازہ کھل گیا۔ کمرے میں اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ باہر سے عمرو عیار کو اندھیرے کی وجہ سے کمرے میں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ چند لمحے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کمرے میں دیکھنے کی کوشش کرتا رہا لیکن کمرے کا اندھیرا اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قدر زیادہ تھا کہ اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ عمرو نے خوف سے تھوک نگل کر اپنا خشک ہوتا ہوا حلق تر کیا اور ایک بار پھر اللہ کا نام لیتا ہوا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ وہ بے حد ڈرے ڈرے انداز میں اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا اس کے پیچھے کمرے کا دروازہ زور دار چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ بند ہوتا چلا گیا دروازے کی چرچراہٹ اور بند ہونے کی آواز سن کر عمرو عیار کا جیسے دل بیٹھ گیا۔ کمرے میں گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔ عمرو عیار کا دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ اس نے غلط کمرے میں قدم رکھ لئے ہیں اب اس کے سامنے ایک ہزار موت کے خوفناک طلسم کھلنے والے ہیں جنہیں سر کرتے کرتے اس کی عمر بیت جائے گی۔ اسے اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

کمرے کا اندھیرا جیسے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ عمرو نے خود کو سنبھالتے ہوئے زنبیل سے تلوار حیدری نکال کر ہاتھ میں پکڑ لی اور ایک بار پھ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع ہو گیا۔ پھر اچانک عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی آنکھوں میں تیز مرچیں سی ڈال دی ہوں۔ کمرہ یکلخت عمرو عیار کی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔

کمرے میں اچانک تیز روشنی پھیل گئی تھی اور یہ روشنی کا ہی اثر تھا جس کی وجہ سے عمرو عیار کو اپنی آنکھوں میں تیز مرچیں سی بھرتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔ اندھیرے میں اچانک ہونے والی تیز روشنی میں اس کی آنکھیں اس قدر بری طرح سے چندھیا گئی تھیں کہ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔

جب عمرو عیار کی آنکھیں تیز روشنی میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر اپنے سامنے خزانے کا ایک بڑا ڈھیر دیکھ کر عمرو عیار بے اختیار اچھل پڑا۔

خزانے میں ہیرے جواہرات، سونا چاندی سبھی کچھ موجود تھا اور یہ خزانہ اتنا بڑا تھا جسے دیکھ کر عمرو عیار کو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ بلاشبہ اس نے
نے کا اتنا بڑا ڈھیر کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"مم۔ مم۔ میں کامیاب ہو گیا۔ میں کامیاب ہو
۔ میں ہزار طلسم کے کمروں میں نہیں بلکہ اسی
ے میں داخل ہوا ہوں جس میں خزانہ موجود ہے۔
کامیاب ہو گیا"۔ عمرو نے مسرت بھرے انداز میں
اتے ہوئے کہا۔ خزانہ دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی
ی تھیں۔ وہ خود کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان
رہا تھا جسے ایک جادوگر کا پوری دنیا سے اکٹھا کیا
سارا خزانہ ایک ساتھ مل گیا تھا۔

زانہ دیکھ کر عمرو عیار کا دل چاہا کہ وہ فوراً آگے
ھ اور سارے کا سارا خزانہ سمیٹ کر ایک ہی بار
اپنی زنبیل میں ڈال لے۔ وہ آگے بڑھا ہی تھا
چانک اسے زنبیل کے محافظ بونے کی بات یاد آ
جس نے کہا تھا کہ خزانے کے کمرے میں بھی
طلسم موجود ہے۔ اگر اس نے کمرے میں داخل
فوراً خزانہ اٹھانے کی کوشش کی تو سارا خزانہ وہاں
ئب ہو کر ان دو کمروں میں چلا جائے گا جہاں

ہزار ہزار طلسم موجود ہیں۔ عمرو چاروں طرف دیکھ
تھا لیکن اسے وہاں کوئی ناگ دکھائی نہیں دے ر
تھے۔ عمرو تلوار ہاتھ میں لئے آہستہ آہستہ خزانے
ڈھیر کی جانب بڑھا تو اچانک خزانے کے ڈھیر
حرکت پیدا ہوئی اور وہاں سے اچانک ایک سیاہ ر
کا خوفناک ناگ نکل آیا۔ سیاہ رنگ کا اتنا بڑا نا
دیکھ کر عمرو عیار وہیں ٹھٹھک گیا۔ اسی لمحے خزانے
ڈھیر سے ایک اور سیاہ ناگ نکلا اور پھن اٹھا کر
سرخ اور گول آنکھوں سے عمرو عیار کی جانب دیکھنے
جیسے عمرو نے اگر خزانے کی جانب آنے کی کوشش
تو وہ فوراً اس پر جھپٹ پڑے گا اور اسے ڈس کر
زہر سے ہلاک کر دے گا۔ پھر خزانے کے ڈھیر
تیسرا سیاہ رنگ کا ناگ نکلا اور وہ بھی بڑا سا سر
کر عمرو عیار کی جانب دیکھتا ہوا پھنکاریں مارنے
ان میں سے ایک ناگ تیزی سے حرکت میں آیا
خزانے کے ڈھیر کے پاس موجود ایک ستون کے
لپٹتا چلا گیا۔ ستون سے لپٹتے ہی اس نے اپنا سر
اور سر نیچے کر کے عمرو کی جانب دیکھتا ہوا زور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ے پھنکاریں مارنا شروع ہو گیا۔ اسی لمحے عمرو عیار کی
ریں دائیں طرف موجود ستون پر پڑیں جہاں دو
ید رنگ کی انسانی کھوپڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ عمرو
ر ابھی ان کھوپڑیوں کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک
ے سیاہ ناگ تیزی سے اچھلا اور خزانے کے ڈھیر پر
ملتا ہوا تیزی سے عمرو عیار کی جانب لپکا۔ اسے اپنی
ف آتے دیکھ کر عمرو فوراً اچھل کر ایک طرف ہو
ا۔ اس طرف ستون سے لپٹا ہوا دوسرا ناگ موجود
اس نے اپنا سر اٹھا کر عمرو عیار کو ڈسنا چاہا لیکن
و فوراً نیچے جھک گیا۔

اپنا وار خالی جاتے دیکھ کر دونوں ناگ زور زور
پھنکاریں مارنا شروع ہو گئے تھے۔ نیچے موجود
ے ایک بار پھر رینگتا ہوا عمرو کی جانب بڑھا لیکن
عیار ہوشیار تھا اس نے ایک اونچی چھلانگ لگائی
اس ناگ کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسرے ستون کے
آ گیا جہاں دو سفید کھوپڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔
مرو عیار کو کھوپڑیوں کی طرف بڑھتے دیکھ کر خزانے
ڈھیر پر موجود تیسرے ناگ نے چھلانگ لگا دی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

عمرو فوراً نیچے جھک گیا جس کے نتیجے میں چھلانگ لگانے والا سیاہ ناگ اس کے اوپر سے گزرتا چلا گیا اس سے پہلے کہ ناگ دوبارہ عمرو عیار پر حملہ کر۔ عمرو نے قریب پڑی ہوئی سفید کھوپڑیوں پر پوری قو سے تلوار مارنا شروع کر دی۔ عمرو عیار کا ہاتھ مشی انداز میں چل رہا تھا جس کے نتیجے میں دونوں کھوپڑیوں کے پرخچے اُڑ گئے تھے۔ جیسے ہی دونوں کھوپڑیاں تباہ ہوئیں وہاں موجود تینوں سیاہ ناگ دھواں بن کر غائب ہوتے چلے گئے۔

عمرو عیار زمین پر لیٹا گہرے گہرے سانس لے ر تھا۔ یہاں اسے واقعی بڑی پھرتی سے کام لینا پڑا تھا ورنہ جس تیزی سے ناگوں نے اس پر حملہ کیا تھا اس کا بچنا ناممکن ہی تھا۔ عمرو نے ناگوں کو دھواں بن کر غائب ہوتے دیکھ لیا تھا اس لئے اب اس کے چہرے پر گہرا سکون تھا۔ وہ چند لمحے فرش پر پڑا ہانپتا رہا جیسے وہ میلوں دوڑ لگا کر آیا ہو پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

عمرو عیار نے اپنی ذہانت، عقلمندی اور بہادری سے

خزانہ طلسم کے تمام طلسم ختم کر دیئے تھے اب وہ اس خزانے کے ڈھیر کے سامنے موجود تھا جو سرخ جادوگر نے صدیوں سے جیسے اسی کے لئے وہاں جمع کر رکھا تھا۔ عمرو اٹھ کر ایک بار پھر چمکدار آنکھوں سے خزانے کو دیکھ رہا تھا پھر اس سے رہا نہ گیا تو اس نے بے اختیار وہاں مسرت بھرے انداز میں پاگلوں کی طرح اچھل کود کر کے رقص کرنا شروع کر دیا تھا۔ وہ بے حد خوش تھا کہ اس نے دنیا کا سب سے بڑا خزانہ حاصل کر لیا ہے اب دنیا میں شاید ہی ایسا کوئی انسان ہو جس کے پاس اتنا بڑا خزانہ موجود ہو۔ اس خزانے کو حاصل کر کے عمرو عیار دنیا کا امیر ترین انسان بن گیا تھا۔ جس کے لئے وہ جتنا بھی خوشی کا اظہار کرتا کم ہی ہوتا۔

عمرو عیار کچھ دیر خوشی کے مارے اسی طرح سے اچھلتا رہا پھر اس نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے خزانہ ادھر ادھر اچھالنا شروع کر دیا۔ اس کی مسرت دیدنی تھی۔ وہ سارا خزانہ اب اس کا تھا۔ اس لئے عمرو پاگل سا ہوا جا رہا تھا کبھی وہ خزانے پر الٹا سیدھا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لیٹ جاتا کبھی خزانہ دونوں ہاتھوں سے اچھالتا ہوا مسرت بھرے انداز میں قہقہے لگانا شروع کر دیتا اور کبھی وہ اٹھ کر پھر سے دیوانہ وار رقص کرنا شروع کر دیتا۔ پھر جب وہ تھک گیا تو اس نے دونوں ہاتھوں سے خزانہ اٹھا اٹھا کر اپنی زنبیل میں بھرنا شروع کر دیا۔

وہ چاہتا تو خزانے کی کوئی ایک چیز اٹھا کر زنبیل میں ڈالتا اور زنبیل کو حکم دیتا کہ باقی سارا خزانہ زنبیل میں چلا جائے تو کمرے کا سارا خزانہ غائب ہو کر خود بخود اس کی زنبیل میں چلا جاتا لیکن عمرو عیار نے ایسا نہیں کیا تھا وہ اپنے ہاتھوں سے سارا خزانہ اٹھا اٹھا کر زنبیل میں ڈالنا چاہتا تھا اور وہ یہی کر رہا تھا۔

کمرے کا خزانہ زنبیل میں ڈالتے ہوئے اسے کئی گھنٹے لگ گئے تھے لیکن اتنا بڑا خزانہ حاصل کرنے کی وجہ سے عمرو عیار اس قدر جوش اور جنون میں مبتلا ہو گیا تھا کہ اسے تھکاوٹ کا احساس ہی نہیں ہو رہا تھا۔ اس کے ہاتھ اس وقت تک نہیں رکے تھے جب تک کہ اس نے کمرے میں موجود خزانے کی ایک ایک چیز

اٹھا کر اپنی زنبیل میں نہ ڈال لی۔

آخر میں عمرو عیار نے ایک سرخ رنگ کا خوبصورت ہیرا اٹھایا۔ یہ ہیرا سات کونوں والا تھا جس کے ساتوں کونوں سے مختلف رنگوں کی روشنیاں سی پھوٹ رہی تھیں۔

”ست رنگی ہیرا۔ اوہ اوہ۔ تو یہ ہیرا بھی یہاں موجود ہے۔ میں اس ہیرے کی تلاش میں تو پوری دنیا گھوم چکا تھا لیکن یہ ہیرا مجھے کہیں نہیں ملا تھا۔ اس ہیرے کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہ دنیا کا سب سے قیمتی اور انمول ہیرا ہے جس کی قیمت ایک ہزار بادشاہ اپنے خزانے ملا کر بھی ادا نہیں کر سکتے۔ واہ واہ اسے کہتے ہیں قسمت۔ یہ ہیرا مجھے ملا بھی تو کہاں سے۔ اب میں اتنے بڑے خزانے کے ساتھ ساتھ اس ہیرے کا بھی مالک ہوں۔ میں دنیا کا سب سے بڑا مالدار انسان بن گیا ہوں۔ میرے پاس اتنی دولت اکٹھی ہو گئی ہے کہ اب میری آنے والی ایک ہزار نسلوں کو بھی کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور وہ ہمیشہ چین اور سکون سے اس دولت سے عیش

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کرتی رہیں گے"۔ عمرو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور بے اختیار ست رنگی ہیرا چومنے لگا۔ وہ بے حد خوش تھا۔ ابھی وہ ست رنگی ہیرے کو دیکھ کر خوش ہو ہی رہا تھا کہ اچانک کمرے کا فرش بری طرح سے لرزنے لگا۔ لرزش اس قدر تیز تھی کہ عمرو عیار کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بمشکل گرتے گرتے سنبھلا۔ خود کو سنبھالتے ہوئے اس کے ہاتھ سے ست رنگی ہیرا چھوٹ گیا تھا جو فرش پر گر کر لڑھکتا ہوا سامنے والی دیوار کی جانب بڑھ گیا تھا۔ عمرو عیار بوکھلا کر اس ہیرے کی جانب لپکا مگر اسی لمحے ایک بار پھر زمین لرزی اور اچانک کمرے کا فرش پھٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ کمرے کا فرش درمیان سے پھٹا تھا۔ اب صورتحال یہ تھی کہ عمرو عیار پھٹے ہوئے فرش کے اس طرف تھا اور ست رنگی ہیرا دوسری طرف تھا۔

"ارے میرا ہیرا۔ میرا ہیرا"۔ عمرو نے بوکھلا کر کہا اس نے پھٹے ہوئے فرش سے چھلانگ لگا کر دوسری طرف جانا چاہا مگر اسی لمحے پھٹے ہوئے فرش سے آگ کا ایک طوفان سا بلند ہوا اور عمرو چھلانگ لگاتے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لگاتے بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔ پھٹے ہوئے فرش سے آگ کے بڑے بڑے شعلے نکل رہے تھے۔

"آقا۔ جلدی کریں۔ یہاں سے نکلیں آقا۔ خزانہ طلسم فنا ہو رہا ہے۔ اگر آپ یہیں رکے رہے تو اس طلسم کے ساتھ آپ بھی فنا ہو جائیں گے"۔ اچانک زنبیل سے محافظ بونے نے سر نکال کر عمرو عیار سے مخاطب ہو کر چیختے ہوئے کہا۔

"مم مم۔ میرا ہیرا"۔ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس ہیرے کو چھوڑیں اور فوراً آنکھیں بند کر لیں میں آپ کو ابھی یہاں سے نکال کر لے جاتا ہوں"۔ محافظ بونے نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ میں ست رنگی ہیرے کو یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ رکو۔ میں پہلے ہیرا اٹھا لوں پھر میں یہاں سے نکلوں گا"۔ عمرو نے کہا اور اس نے پھٹی ہوئی زمین سے نکلتے ہوئے آگ کے شعلوں کی پرواہ کئے بغیر پوری قوت سے دوسری طرف چھلانگ لگا دی۔ آگ کے شعلوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے

اس کی آنکھوں میں سرخی سی بھر گئی تھی لیکن یہ سرخی ایک لمحے کے لئے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے آئی تھی کیونکہ وہ فوراً ہی آگ کے شعلوں کے درمیان سے گزر گیا تھا۔ آگ کے شعلوں سے ہوتا ہوا وہ پیٹ کے بل دھب سے دوسری طرف زمین پر گرا۔ اس نے فوراً ہی دونوں ہاتھ آگے کر دیئے تھے تاکہ اپنے چہرے کا بھرتہ بننے سے بچا سکے۔ دوسری طرف گرتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر دیوار کے پاس پڑا ہوا ست رنگی ہیرا اٹھانا چاہا مگر دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ وہاں نہ دیوار تھی اور نہ کوئی ہیرا۔ وہ کمرے کی بجائے اس میدان میں گرا ہوا تھا جہاں سے وہ خزانہ طلسم میں داخل ہوا تھا۔ اس کے سامنے وسیع و عریض میدان تھا جہاں چاروں طرف پہاڑیاں ہی پہاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔

"یہ۔ یہ۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ وہ کمرہ۔ ہیرا۔ میرا ہیرا کہاں گیا"۔ عمرو نے اٹھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں بری طرح سے ناچتے ہوئے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"معاف کرنا آقا۔ میں آپ کو خزانہ طلسم سے نکال لایا ہوں۔ اگر ایک لمحے کی بھی اور دیر ہو جاتی تو آپ خزانہ طلسم میں ہمیشہ کے لئے گم ہو جاتے اور وہاں سے آپ کو نکالنا میرے لئے بھی ناممکن ہو جاتا اس لئے جیسے ہی آپ نے آگ کی طرف چھلانگ لگائی میں اسی وقت آپ کو خزانہ طلسم سے باہر نکال لایا تھا تاکہ آپ کو خزانہ طلسم کا شکار ہونے سے بچا سکوں"۔ محافظ بونے نے کہا جو زنبیل سے سر نکالے عمرو عیار کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس کی بات سن کر عمرو عیار جیسے پتھر کا بت بنا رہ گیا وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر محافظ بونے کی جانب دیکھ رہا تھا۔ دوسرے لمحے عمرو عیار کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

"تم مجھے میری مرضی کے بغیر وہاں سے کیوں لے آئے ہو محافظ بونے۔ میرا ہیرا وہاں گر گیا تھا اگر تمہیں مجھے وہاں سے لانا ہی تھا تو مجھے ست رنگی ہیرا تو اٹھا لینے دیتے۔ تمہاری وجہ سے میرا بہت بڑا نقصان ہو گیا ہے۔ جس ہیرے کو حاصل کرنے کا میں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

برسوں سے خواب دیکھ رہا تھا وہ ہاتھ آیا بھی اور ہاتھ سے نکل بھی گیا۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے صرف تمہاری وجہ سے۔ اگر تم ایک لمحے کے لئے رک جاتے تو تمہیں کیا فرق پڑتا۔ اس بار تو تم حقیقت میں میرے دشمن بنے ہوئے ہو‘‘۔ عمرو نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

’’نہیں آقا۔ میں آپ کا دشمن نہیں ہوں‘‘۔ محافظ بونے نے کہا۔

’’دشمن ہو۔ تم میرے دشمن ہو خزانہ طلسم میں نہ ہی تم نے میری کوئی مدد کی تھی اور اب جب میں خزانے تک پہنچ ہی گیا تھا اور دنیا کا نایاب ترین ہیرا مجھے مل گیا تھا تو وہ بھی تم نے مجھ سے چھین لیا۔ تم نہیں چاہتے تھے کہ میں دنیا کا امیر ترین انسان بنوں اسی لئے تم نے مجھے وہاں سے ست رنگی ہیرا اٹھانے کا موقع نہیں دیا تھا۔ یہ سب کچھ تم نے جان بوجھ کر کیا ہے محافظ بونے جس کے لئے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا‘‘۔ عمرو نے اسی انداز میں کہا۔

’’آپ میرے بارے میں غلط سوچ رہے ہیں آقا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اگر میں آپ کا دشمن ہوتا تو آپ کو آخری وقت میں خزانہ طلسم سے باہر کیوں نکال لاتا۔ اگر میں آپ کو وہاں سے فوراً نہ نکالتا تو نہ آپ رہتے اور نہ آپ کی دولت‘‘۔ محافظ بونے نے منہ بنا کر کہا۔

’’جو بھی ہے۔ تمہاری وجہ سے میرا ست رنگی ہیرا میرے ہاتھ سے نکلا ہے۔ اب تم جاؤ اور جیسے بھی ہو میرے لئے وہ ست رنگی ہیرا تلاش کر کے لاؤ۔ جب تک تم مجھے میرا ست رنگی ہیرا لا کر میرے ہاتھ پر نہیں رکھو گے مجھے کبھی اپنی شکل نہ دکھانا۔ جاؤ۔ جاؤ ابھی جاؤ‘‘۔ عمرو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

’’خزانہ طلسم ہمیشہ کے لئے آگ میں گم ہو گیا ہے آقا۔ وہاں جانا میرے لئے ناممکن ہے اور آپ محض ایک معمولی ہیرے کے لئے کیوں چیخ رہے ہیں۔ وہ ہیرا آپ کے پاس آنے کے بعد بھی آپ کے پاس رہنے والا نہیں تھا‘‘۔ محافظ بونے نے کہا۔

’’ہیرا میرے پاس رہنے والا نہیں تھا۔ کیا مطلب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو‘‘۔ عمرو نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

"آپ کو یاد ہے آقا دوسرے طلسم میں جانے سے پہلے میں نے آپ سے کیا کہا تھا"۔ محافظ بونے نے عمرو کے غصے کا برا منائے بغیر کہا۔

"نہیں اس وقت مجھے سوائے ست رنگی ہیرے کے اور کچھ یاد نہیں ہے۔ ہائے ہائے اتنا قیمتی اور اتنا نایاب ہیرا میرے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔ میں دنیا کا امیر ترین انسان بنتے بنتے رہ گیا ہوں۔ میری اس سے بڑی بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ست رنگی ہیرا اب میرے پاس نہیں ہے اور میں قلاش ہو گیا ہوں"۔ عمرو نے رونے والے انداز میں کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں آقا۔ آپ اب واقعی قلاش ہو چکے ہیں۔ آپ کے پاس نہ ست رنگی ہیرا ہے اور نہ وہ خزانہ جو آپ نے خزانہ طلسم سے حاصل کیا تھا"۔ محافظ بونے نے اس بار رک رک کر اور بڑے اداس سے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر عمرو عیار بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کیا کہا تم نے۔ میں نے خزانہ طلسم سے جو خزانہ حاصل کیا تھا وہ بھی میرے پاس نہیں ہے۔ کیا تم

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پاگل ہو گئے ہو۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے وہ سارا خزانہ اپنی زنبیل میں ڈالا ہے۔ سارا خزانہ میری زنبیل میں ہے سمجھے تم"۔ عمرو نے ایک بار پھر غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"نہیں آقا۔ وہ خزانہ آپ کی زنبیل میں نہیں ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کے اپنے خزانے بھی خزانہ طلسم کے خزانوں کے ساتھ غائب ہو چکے ہیں"۔ محافظ بونے نے اسی انداز میں کہا تو عمرو عیار اسے تیز اور خوفناک نظروں سے گھورنا شروع ہو گیا۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے محافظ بونا اسے دنیا کا امیر ترین انسان بنتے دیکھ کر اس سے جل رہا ہو اور اس جلن میں اس کا دماغ ہی خراب ہو گیا ہو۔

"لگتا ہے تم پاگل ہو گئے ہو۔ میری زنبیل سے خزانے کیسے غائب ہو سکتے ہیں۔ ایک بار جو خزانہ میری زنبیل میں چلا جائے وہ میری مرضی کے بغیر کیسے باہر آ سکتا ہے"۔ عمرو نے سر جھٹک کر بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں آقا۔ آپ کی زنبیل میں

اس وقت ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے۔ آپ کے تمام خزانے زنبیل سے غائب کر زرگاش جادوگر کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہیں ہے تو آپ اپنی زنبیل کھول کر دیکھ لیں''۔ محافظ بونے نے انتہائی سنجیدگی سے کہا اور اس بار محافظ بونے کی بات سن کر عمرو عیار کو اپنے پیروں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''کک۔ کک۔ کیسے۔ زرگاش جادوگر میری زنبیل سے میرے خزانے کیسے لے سکتا ہے''۔ عمرو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''خزانہ طلسم کی طرف روانہ ہونے سے پہلے آپ جس جنگل میں گئے تھے وہاں آپ کو چند ہیرے ملے تھے یاد ہے آپ کو''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''ہاں۔ وہ بیس تیس ہیرے تھے جو شاید کسی ہیرے کے تاجر کی پوٹلی سے وہاں گر گئے تھے''۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''نہیں آقا۔ وہ ہیرے کسی ہیروں کے تاجر کے نہیں تھے اور نہ ہی جنگل میں اتفاق سے گرے تھے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ہ ہیرے زرگاش جادوگر کی جادوئی طاقت باشوری نے ان بوجھ کر وہاں گرائے تھے تاکہ آپ کی نظر ان پر جائے اور آپ لالچ میں آ کر وہ تمام ہیرے اٹھا ر اپنی زنبیل میں ڈال لیں''۔ محافظ بونے نے جواب ا۔

''اوہ۔ مگر کیوں۔ اس نے ایسا کیوں کیا تھا''۔ عمرو ۂ حیران ہو کر کہا۔

''ان ہیروں میں جادوگروں کے ایک بڑے سرخ تا کا ایک سیاہ ہیرا بھی شامل تھا آقا۔ اس جیسا سیاہ ہیرا زرگاش جادوگر نے اپنے پاس رکھا ہوا اس نے ایک ہیرا آپ کی زنبیل میں پہنچا دیا سرخ دیوتا کے سر کا دوسرا ہیرا چونکہ اس کے پاس اس لئے وہ اس ہیرے کی مدد سے آپ کی زنبیل موجود دوسرا سیاہ ہیرا غائب کر سکتا تھا اور جب ۂ کی زنبیل میں موجود سیاہ ہیرا غائب ہوتا تو اس ساتھ ہی آپ کے تمام خزانے بھی غائب ہو ۂ اور یہ کام زرگاش جادوگر کر چکا ہے۔ اس نے دیوتا کے سر سے اتارے ہوئے سیاہ ہیرے کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مدد سے آپ کی زنبیل میں موجود نہ صرف سیاہ ہیرا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آپ کی زنبیل کی ساری دولت بھی غائب کر لی ہے اور اب وہ تمام خزانے جو کبھی آپ کی ملکیت ہوا کرتے تھے زرگاش جادوگر کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ اس وقت آپ کی زنبیل میں سوائے کراماتی چیزوں کے اور کچھ نہیں ہے''۔ محافظ بونے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو عیار کے چہرے پر حقیقتاً زلزلے کے سے آثار طاری ہو گئے۔

''نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ میرے خزانے غائب نہیں ہو سکتے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ میں تمہاری بات نہیں مان سکتا''۔ عمرو نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ خود زنبیل میں جھانک کر دیکھ لیں آقا۔ خالی زنبیل دیکھ کر آپ کو یقیناً میری باتوں پر یقین آ جائے گا''۔ محافظ بونے نے کہا۔ عمرو عیار چند لمحے اسے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتا رہا پھر اس نے لرزتے ہاتھوں سے زنبیل پکڑی اور اس میں اپنا سر

ڈال دیا پھر جیسے ہی اسے اپنی زنبیل خالی نظر آئی اس نے زنبیل سے سر نکال کر بری طرح سے چیخنا شروع دیا۔

''ہائے میں لٹ گیا۔ میں برباد ہو گیا۔ میری زنبیل خزانے نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ میں تباہ ہو گیا۔ برباد ہو گیا''۔ عمرو نے بری طرح سے چیختے اور تے ہوئے کہا پھر وہ پٹ سے گرا اور بے ہوش ہوتا گیا۔ خالی زنبیل دیکھ کر جیسے سچ مچ اس کی جان نکل گئی تھی اور وہ بے جان سا ہو کر گر گیا تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

زرگاش جادوگر اپنے شاہی کمرے میں خزانوں کے بڑے بڑے ڈھیروں کے سامنے کھڑا انتہائی فاخرانہ انداز میں قہقہے لگا رہا تھا۔ اس کی آنکھیں وہاں پڑے ہوئے ہیروں کی طرح سے جگمگا رہی تھیں اور اس کا چہرہ فرطِ مسرت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سے سرخ ہو رہا تھا۔

اشمالا نے زرگاش جادوگر کو بتا دیا تھا کہ عمرو عیار نے خزانہ طلسم کے تمام طلسم ختم کر دیئے ہیں اور ‘‘سنہری خزانہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ عمرو عیار کی کامیابی کا سن کر زرگاش جادوگر بے حد خوش ہوا تھا۔ اس نے فوراً سرخ دیوتا کے دوسرے سیاہ ہیرے میں جھانک کر دیکھا تو اسے عمرو عیار کی زنبیل

میں موجود تمام خزانے دکھائی دے گئے جن میں خزانہ طلسم کا سنہری خزانہ بھی موجود تھا۔

ان تمام خزانوں کو دیکھ کر زرگاش جادوگر بے حد خوش ہوا تھا اس نے فوراً سرخ دیوتا کا دوسرا ہیرا جو اس کے پاس موجود تھا، اسے اشمالا کے کہنے پر کمرے کے فرش پر رکھ دیا تھا۔ جیسے ہی اس نے سیاہ ہیرا فرش پر رکھا اسی لمحے اشمالا کی آنکھوں سے سرخ روشنی کی دھاریں نکل کر سیاہ ہیرے پر پڑنے لگیں۔ اشمالا کی آنکھوں سے نکلنے والی سرخ روشنی کی دھاریں چند لمحے سیاہ ہیرے پر پڑتی رہیں اور پھر اچانک سیاہ ہیرا وہاں سے غائب ہو گیا اور اشمالا کی آنکھوں سے نکلنے والی سرخ روشنی کی دھاریں بھی ختم ہو گئیں۔ زرگاش جادوگر غور سے اس جگہ کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں سے اس کا سیاہ ہیرا غائب ہوا تھا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک فرش پر سیاہ ہیرا دوبارہ نمودار ہو گیا۔ اس بار وہاں ایک ہیرا نہیں بلکہ دو ہیرے نمودار ہوئے تھے۔ ایک تو وہی ہیرا تھا جو زرگاش جادوگر نے وہاں رکھا تھا جبکہ دوسرا ہیرا وہ تھا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جسے زرگاش جادوگر نے عمرو عیار کی زنبیل میں باشوری کی مدد سے پہنچایا تھا۔ جیسے ہی دونوں ہیرے وہاں نمودار ہوئے اچانک کمرے میں جگہ جگہ خزانوں کے بڑے بڑے ڈھیر نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے زمین کے نیچے سینکڑوں خزانے چھپے ہوئے ہوں اور اب وہ خزانے خود بخود زمین میں سے نکل کر باہر آ رہے ہوں۔ وہاں ہر طرف خزانوں کے ڈھیر لگتے دیکھ کر زرگاش جادوگر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس نے آج تک خزانوں کے اتنے بڑے بڑے ڈھیر نہیں دیکھے تھے۔ وہاں دس خزانوں کے ڈھیر لگے تھے جو اتنے بڑے بڑے تھے کہ زرگاش جادوگر ان خزانوں کی مدد سے بڑی بڑی ریاستوں کا مالک بن سکتا تھا۔

سرخ دیوتا کے بت کے سیاہ ہیروں نے عمرو عیار کی زنبیل میں موجود تمام خزانے نکال کر وہاں لا کر جمع کر دیئے تھے جنہیں دیکھ دیکھ کر زرگاش جادوگر پاگل ہوا جا رہا تھا۔ اس کی خوشی دیدنی تھی۔ اتنے بڑے بڑے خزانے دیکھ کر وہ مسند سے اٹھ کر خزانوں کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پاس آ گیا اور پھر اس نے انتہائی فاتحانہ انداز میں زور زور سے قہقہے لگانے شروع کر دیئے۔

ان خزانوں میں ایک ڈھیر سب سے بڑا تھا جو شاید باقی نو خزانوں کے ڈھیروں کے خزانوں سے بھی بڑا تھا۔ زرگاش جادوگر اس بڑے خزانے کو دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ یہی وہ سنہری خزانہ ہے جو عمرو عیار نے خزانہ طلسم سے حاصل کیا تھا وہ مسرت بھرے انداز میں قہقہے لگاتا ہوا خزانے کے اس بڑے ڈھیر کی جانب بڑھنے لگا۔

”ہا ہا ہا۔ میں دنیا کا امیر ترین جادوگر بن گیا ہوں۔ میری دولت طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کی دولت سے بھی بڑی ہے۔ میں خزانہ طلسم کے خزانے سے سرخ دیوتا کا ایک بت بناؤں گا پھر میں اس بت کی پوجا کروں گا۔ سرخ دیوتا میری پوجا سے خوش ہو کر مجھے اپنا نائب بنا لے گا اور پھر میں دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے طاقتور جادوگر بن جاؤں گا۔ میری جادوئی طاقتوں کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ سرخ دیوتا کا نائب ہونے کی وجہ سے میری زندگی بھی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

طویل ہو جائے گی اور پھر میں اس ساری دنیا پر قبضہ کر لوں گا۔ ہا ہا ہا۔ پوری دنیا کے ساتھ ساتھ طلسم ہوشربا کے جادوگر اور شہنشاہ افراسیاب کو بھی میرے سامنے جھکنا پڑے گا۔ وہ سب میرے غلام ہوں گے صرف میرے غلام"۔ زرگاش جادوگر نے زور دار قہقہے لگاتے ہوئے انتہائی فخریہ لہجے میں کہا۔ غرور اور فتح مندی کے احساس سے اس کا سینہ تنا ہوا تھا اور اس کی گردن یوں اکڑی ہوئی تھی جیسے اس کی گردن میں کسی نے لوہا گاڑ دیا ہو۔

زرگاش جادوگر ابھی خزانہ طلسم کے خزانے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک ایک جھماکا ہوا اور وہاں موجود خزانہ طلسم کا سارا خزانہ غائب ہو گیا۔ خزانے کو اس طرح اچانک غائب ہوتے دیکھ کر زرگاش جادوگر ٹھٹھک گیا۔ اس کا مسرت بھرا چہرہ اچانک تاریک ہو گیا اور اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں جیسے وہ پلکیں جھپکانا تک بھول گیا ہو۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ۔ یہ سنہری خزانہ کہاں غائب ہو گیا ہے"۔ زرگاش جادوگر کے منہ

سے ہکلاتی ہوئی آواز نکلی۔

"سنہری خزانہ دوبارہ سرخ جادوگر کے خزانہ طلسم میں واپس چلا گیا ہے آقا"۔ اس کے ہاتھ میں موجود چھڑی پر لگی ہوئی انسانی کھوپڑی اشمالا نے جواب دیا تو زرگاش جادوگر بری طرح سے چونک پڑا۔ اور چھڑی اٹھا کر اشمالا کو گھورنے لگا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو اشمالا۔ خزانہ واپس خزانہ طلسم میں چلا گیا ہے۔ کیوں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے"۔ زرگاش جادوگر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے آثار پھیل گئے تھے۔

"آقا۔ عمرو عیار نے خزانہ طلسم سے سارا خزانہ نہیں اٹھایا تھا۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ خزانے کی ایک ایک چیز وہاں سے اٹھا لیتا مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ست رنگی ہیرا تھا جو اس سے وہیں چھوٹ گیا تھا۔ چونکہ خزانہ طلسم سے اصول کے تحت سارا خزانہ نہیں اٹھایا گیا تھا اور ست رنگی ہیرا وہیں رہ گیا تھا اس لئے اس خزانے کا حقدار نہ عمرو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عیار بن سکتا تھا اور نہ آپ۔ جس طرح سے آپ نے عمرو عیار کی زنبیل سے سرخ دیوتا کے ایک ہیرے کی مدد سے اس کے سارے خزانے اپنے پاس منگوا لئے تھے اسی طرح خزانہ طلسم میں رہ جانے والے ست رنگی ہیرے نے وہ تمام سنہری خزانہ واپس خزانہ طلسم میں منتقل کر لیا ہے جو عمرو عیار نے وہاں سے حاصل کیا تھا“۔ اشالا نے جواب دیا اور اس کی بات سن کر زرگاش جادوگر کا چہرہ اور زیادہ تاریک ہو گیا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو اشالا۔ صرف ایک ست رنگی ہیرے کی وجہ سے سارا سنہری خزانہ واپس خزانہ طلسم میں چلا گیا ہے۔ یہ تو غلط ہے سراسر غلط۔ اب میں اس خزانے کو کیسے حاصل کروں گا۔ اس سے میں سرخ دیوتا کا بت کیسے بناؤں گا“۔ زرگاش جادوگر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اب کچھ نہیں ہو سکتا ہے آقا۔ خزانہ جہاں سے حاصل کیا گیا تھا وہیں واپس لوٹ گیا ہے۔ اب نہ تو خزانہ طلسم تک آپ جا سکتے ہیں اور نہ ہی عمرو عیار۔ یہ ساری غلطی عمرو عیار کی ہے آقا۔ اگر وہ اس خزانے

کے ساتھ ست رنگی ہیرا بھی خزانہ طلسم سے لے آتا تو خزانہ یہاں سے غائب نہ ہوتا۔ لیکن اب وہ خزانہ ہمیشہ کے لئے خزانہ طلسم کے ساتھ غائب ہو گیا ہے جس تک پہنچنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے قطعی ناممکن“۔ اشالا نے کہا اور زرگاش جادوگر کو اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ اس کی اکڑی ہوئی گردن ڈھلک گئی تھی اور جس غرور سے اس کا سینہ پھولا ہوا تھا وہ یوں پچک گیا تھا جیسے اس کی ساری ہوا نکل گئی ہو۔

”سب ختم ہو گیا۔ سب کچھ ختم ہو گیا۔ جس خزانے کو حاصل کرنے کے لئے میں برسوں سے امید لگائے بیٹھا تھا وہ مجھے مل کر بھی میرے ہاتھوں سے نکل گیا۔ اب میں سرخ دیوتا کا بت کیسے بناؤں گا۔ میں کس کی پوجا کروں گا اور کس طرح سے پوری دنیا پر قبضہ کر کے حکومت کروں گا۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ کیا ہو گیا یہ سب“۔ زرگاش جادوگر نے اپنے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے بڑے افسردہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر زمانے بھر کی مایوسی اور ناکامی کے سائے لہرا رہے تھے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور اس کی آنکھیں یوں بجھ گئی تھیں جیسے قطعی بے نور ہو گئی ہوں۔

''عمرو عیار نے آخر ست رنگی ہیرا وہاں کیوں چھوڑ دیا تھا۔ کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ جب تک وہ خزانہ طلسم کا سارا خزانہ حاصل نہیں کرے گا اس کے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا''۔ زرگاش جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمرو عیار نے وہ ہیرا جان بوجھ کر وہاں نہیں چھوڑا تھا آقا۔ وہ ہیرا عمرو عیار کے ہاتھ میں ہی تھا لیکن عمرو عیار نے خزانہ طلسم میں رک کر وقت ضائع کیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ خزانہ اور ست رنگی ہیرا لے کر خزانہ طلسم سے نکلتا خزانہ طلسم فنا ہونا شروع ہو گیا۔ عمرو عیار جس طلسم میں موجود تھا وہاں زبردست زلزلہ آنا شروع ہو گیا تھا۔ زور دار جھٹکوں کی وجہ سے عمرو عیار کے ہاتھوں سے ست رنگی ہیرا نکل گیا تھا جسے اس نے اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن چونکہ خزانہ طلسم کے فنا ہونے کا وقت آ گیا تھا اس لئے عمرو عیار وہاں سے ست رنگی ہیرا نہیں اٹھا سکا تھا اور اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی کوئی محافظ طاقت اسے فوراً خزانہ طلسم سے نکال کر باہر لے گئی تھی۔ اگر آپ اس کی زنبیل سے خزانہ حاصل نہ بھی کرتے تو یہ خزانہ عمرو عیار کے پاس بھی نہ بچتا۔ سارا خزانہ ست رنگی ہیرا نہ ہونے کی وجہ سے اس کی زنبیل سے غائب ہو کر واپس خزانہ طلسم میں چلا جاتا''۔ اشمالا نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ یہ سب عمرو عیار کی وجہ سے ہوا ہے۔ جب اس نے سارا خزانہ اپنی زنبیل میں ڈال لیا تھا تو اسے ست رنگی ہیرا اپنے ہاتھوں میں رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ ست رنگی ہیرا بھی اپنی زنبیل میں ڈال لیتا۔ اس کی وجہ سے میری برسوں کی محنت برباد ہو گئی ہے۔ مجھے عمرو عیار پر شدید غصہ آ رہا ہے۔ میرا دل چاہ رہا ہے کہ وہ میرے سامنے آئے تو میں اس کا اپنے ہاتھوں سے گلا دبا دوں اس کے ٹکڑے کر دوں''۔ زرگاش جادوگر نے غصے سے اپنے سر کے بال نوچتے ہوئے اور چیختے ہوئے کہا۔

کمرے میں سنہری خزانے کے ساتھ خزانے کے دس ڈھیر تھے۔ سنہری خزانہ غائب ہونے کے بعد وہاں

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

خزانے کے نو ڈھیر جوں کے توں پڑے ہوئے تھے۔ زرگاش جادوگر غصے کے عالم میں ان خزانے کے ڈھیروں کی جانب دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس نے وہاں سے خزانے کا ایک اور ڈھیر غائب ہوتے دیکھا۔ خزانے کا دوسرا ڈھیر غائب ہوتے دیکھ کر زرگاش جادوگر بری طرح سے اچھل پڑا۔

اس سے پہلے کہ زرگاش جادوگر کچھ کہتا اچانک وہاں سے ایک اور خزانے کا ڈھیر غائب ہو گیا اور پھر ایک ایک کر کے وہاں موجود نو کے نو خزانے کے ڈھیر غائب ہوتے چلے گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے کمرہ خزانے کے ڈھیروں سے خالی ہو گیا اور زرگاش جادوگر آنکھیں پھاڑے خالی فرش کو دیکھ رہا تھا جہاں اب اسے خزانے کے ڈھیر تو کیا ایک معمولی اشرفی بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اب یہ باقی خزانے کہاں غائب ہو گئے ہیں"۔ زرگاش جادوگر کے منہ سے ہکلاہٹ زدہ آواز نکلی۔

"خبردار آقا۔ عمرو عیار یہاں آ گیا ہے۔ خزانے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کے سارے ڈھیر اس نے اٹھائے ہیں"۔ اچانک اشمالا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور عمرو عیار کا سن کر زرگاش جادوگر اس بری طرح سے اچھلا جیسے اچانک کسی انتہائی زہریلے ناگ نے اس کے پیر پر ڈس لیا ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا لیکن اسے وہاں عمرو عیار کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''ہوش میں آئیں آقا۔ کیا ہوا ہے آپ کو۔ آنکھیں کھولیں''۔ عمرو عیار کو محافظ بونے کی پریشان اور گھبراہٹ زدہ آواز سنائی دی تو عمرو نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔

محافظ بونا زنبیل سے باہر آ چکا تھا اور وہ اس کے چہرے کے سامنے موجود تھا اور اس کی جانب پریشان نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''کون آقا۔ تم کون ہو اور کسے آقا کہہ رہے ہو''۔ عمرو عیار نے محافظ بونے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ اسے نہ پہچانتا ہو۔

''میں زنبیل کا محافظ بونا ہوں آقا اور آپ میرے آقا ہیں''۔ محافظ بونے نے کہا لیکن عمرو نے اس کی بات

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اسے چند لمحے دیکھتا رہا پھر ہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں رف دیکھنے لگا۔

''یہ کون سی جگہ ہے۔ میں یہاں کیسے آ گیا ہوں۔ ں تو اپنی بیوی بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں تھا اور ن کے ساتھ پنگ پانگ کھیل رہا تھا''۔ عمرو نے اسی داز میں کہا اور محافظ بوناں عمرو عیار کی جانب ایسی ظروں سے دیکھنے لگا جیسے اسے شک ہو رہا ہو کہ خالی بیل دیکھ کر اس کا ذہن بھی خالی ہو گیا ہو اور اسے بھ یاد نہ رہا ہو کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے۔

''آپ ٹھیک تو ہیں نا آقا''۔ محافظ بونے نے اس ی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ٹھیک ہوں۔ کیا ہوا ہے مجھے۔ اچھا بھلا ہوں نہ مجھے بخار ہوا ہے۔ نہ مجھے نزلہ زکام ہوا ہ اور نہ ہی مجھے کھانسی آ رہی ہے''۔ عمرو نے اسی ذاز میں کہا تو محافظ بونے کو یقین ہو گیا کہ خزانے نے کی وجہ سے واقعی عمرو عیار کے دماغ میں خلل گیا ہے جو وہ اس قدر بہکے بہکے انداز میں باتیں کر

رہا تھا۔

''آپ مجھے پہچانتے ہیں کہ میں کون ہوں''۔ محافظ بونے نے اس کے چہرے کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم میری دادی کے چچا ہو۔ چچا عبدالقدوس''۔ عمرو نے سر ہلا کر کہا تو محافظ بونے نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''لگتا ہے زنبیل سے خزانے غائب ہونے کی وجہ سے آپ کے دماغ پر برا اثر پڑا ہے جس کی وجہ سے آپ کی یادداشت ختم ہو گئی ہے''۔ محافظ بونے نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

''میری یادداشت۔ کون سی یادداشت۔ میں کون ہوں میرا نام کیا ہے اور میں کب پیدا ہوا تھا''۔ عمرو نے اسی انداز میں کہا۔

''آپ عمرو عیار ہیں آقا۔ خواجہ عمرو عیار۔ سردار امیر حمزہ کے مصاحب خاص اور آپ شعلہ رواں، برق تپاں اور موتِ جادوگراں کہی ہیں''۔ محافظ بونے نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہا۔

''ارے باپ رے۔ یہ سب میرے نام ہیں کیا''۔ عمرو نے بوکھلا کر کہا۔

''نہیں آقا۔ آپ کا نام صرف عمرو ہے۔ عمرو عیار''۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

''ڈمرو سالار۔ یہ ڈمرو کیسا نام ہے۔ اگر میں سالار ہوں تو میری فوج کہاں ہے اور میں کس ملک کے بادشاہ کا سپہ سالار ہوں''۔ عمرو نے کہا تو محافظ بونے نے بے اختیار اپنا سر پیٹ لیا۔ وہ چند لمحے عمرو کی جانب دیکھتا رہا پھر وہ اچانک غائب ہوا اور زنبیل میں چلا گیا۔

''ارے ارے۔ تم کہاں چلے گئے ہو۔ ابھی تو یہیں تھے۔ تمہیں کس نے غائب کیا ہے بدشکل بونے''۔ عمرو نے محافظ بونے کو غائب ہوتے دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے محافظ بونا زنبیل سے نکلا اور اڑتا ہوا عمرو عیار کے سامنے آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبے منہ والی سفید بوتل تھی جس میں ہلکے سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

"یہ کیا تم ابھی دودھ پیتے بچے ہو گیا جو بوتل لے کر میرے سامنے آگئے ہو۔ کیا اب تم اس بوتل سے دودھ پیؤ گے مگر اس میں دودھ کا رنگ سرخ کیوں ہے۔ دودھ کا رنگ تو نیلا ہوتا ہے نا"۔ عمرو نے اس کے ہاتھ میں سرخ محلول والی بوتل دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دودھ کی بوتل نہیں ہے آقا۔ اس میں پرستان کے مقدس باغ کے مقدس اناروں کا رس بھرا ہوا ہے۔ یہ میں زنبیل سے آپ کے لئے نکال کر لایا ہوں۔ آپ یہ رس پی لیں۔ اس سے آپ کا دماغ ترو تازہ ہو جائے گا اور آپ کے ذہن پر جو بوجھ ہے وہ ختم ہو جائے گا پھر آپ کو خود ہی یاد آ جائے گا کہ آپ کون ہیں اور یہاں کیا کر رہے ہیں"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"میرے سر پہ بوجھ۔ اوہ اوہ مگر میرے سر پر تو پگڑی ہے۔ پگڑی کا وزن تو اتنا نہیں ہوتا۔ وزن تو بھاری پتھروں یا چٹانوں کا ہوتا ہے۔ دیکھنا ذرا کہیں میری پگڑی میں کوئی بھاری چٹان یا پتھر تو نہیں گھس

گیا"۔ عمرو نے سر پر موجود پگڑی پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کے سر پر کسی وزن کی بات نہیں کی۔ یہ وزن آپ کے دماغ پر ہے آقا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"دماغ بھی تو سر میں ہی ہوتا ہے نا"۔ عمرو نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ جب تک آپ کا دماغ ٹھیک نہیں ہو گا اس وقت تک آپ کو میری کوئی بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔ آپ منہ کھولیں میں خود ہی آپ کے منہ میں مقدس اناروں کا رس ٹپکا دیتا ہوں"۔ محافظ بونے نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں میں منہ نہیں کھولوں گا۔ اگر رس کے ساتھ تم بھی میرے منہ میں ٹپک گئے تو تم بھی میرے پیٹ میں چلے جاؤ گے۔ پھر میں تمہیں اپنے پیٹ سے پھر کیسے نکالوں گا۔ تم مجھے شرارتی بونے معلوم ہوتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم میرے پیٹ میں جا کر مجھے گدگدیاں کرنا شروع کر دو اور میں ہنس ہنس کر بے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حال ہوتا رہوں''۔ عمرو نے کہا۔

''نہیں۔ میں آپ کے منہ اور پیٹ میں نہیں جاؤں گا آقا۔ آپ منہ کھولیں''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''نہیں کھولوں گا تو تم کیا کر لو گے''۔ عمرو نے کسی ضدی بچے کی طرح کہا۔

''آپ کے منہ میں ایک چوہا گھسا ہوا ہے آقا جس کی دم آپ کے منہ سے باہر ہے۔ جلدی منہ کھولیں تاکہ میں اسے آپ کے منہ سے نکال دوں ورنہ وہ آپ کے حلق میں گھس کر آپ کے پیٹ میں چلا جائے گا اور آپ کی ساری آنتیں چبا جائے گا''۔ محافظ بونے نے عمرو کے رنگ میں رنگتے ہوئے اچانک چیخ کر کہا۔

''چوہا۔ ارے باپ رے۔ چوہا میرے منہ میں کیا کر رہا ہے۔ نکالو۔ جلدی نکالو اسے میرے منہ سے۔ جلدی''۔ عمرو نے بوکھلا کر کہا اور اس نے جلدی سے اپنا منہ کھول دیا۔ اسے منہ کھولتے دیکھ کر محافظ بونا اچکا اور عمرو کے کھلے ہوئے منہ کے پاس آ گیا۔ بوتل پر کوئی ڈھکن نہیں تھا۔ عمرو کے منہ کے پاس آتے ہی

اس نے لمبے منہ والی بوتل عمرو کے منہ میں الٹ دی۔ بوتل سے مقدس باغ کے مقدس اناروں کا رس عمرو کے منہ میں گیا تو عمرو نے بڑے مزے مزے سے رس پینا شروع کر دیا۔

محافظ بونے نے اسے بوتل کا سارا رس پلا دیا تھا۔ بوتل خالی ہوئی تو وہ بوتل لے کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

''بڑا لذیذ مشروب ہے۔ اور ہے تمہارے پاس''۔ عمرو نے اس کی جانب حرص بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ بس ایک ہی بوتل تھی''۔ محافظ بونے نے مسکرا کر کہا۔ اسی لمحے عمرو عیار کو زور کا چکر آیا۔ اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لئے وہ بری طرح سے لہرا رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ گر پڑتا اس نے خود کو سنبھال لیا۔ خود کو سنبھالتے ہی اس نے سر سے ہاتھ ہٹائے اور زور زور سے سر جھٹک کر حیرت بھری نظروں سے محافظ بونے کی جانب دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس نے ایک بار پھر زنبیل کھولی اور اس میں منہ ڈال لیا اور پھر اس کا جسم بری طرح سے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لرزنا شروع ہو گیا۔

''میرا خزانہ۔ میرا خزانہ چلا گیا۔ میں کنگال ہو گیا ہوں۔ میں برباد ہو گیا ہوں محافظ بونے۔ ظالم زرگاش جادوگر نے میرے پاس زہر کھانے کے لئے ایک معمولی سی اشرفی بھی نہیں چھوڑی ہے''۔ عمرو نے زنبیل سے سر نکال کر محافظ بونے کی جانب دیکھتے ہوئے ایک بار پھر رونا شروع کر دیا۔ اس کا دماغ اعتدال پر آتے دیکھ کر محافظ بونے کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

عمرو عیار کا دماغ واقعی خالی زنبیل دیکھ کر اس بری طرح سے ہل گیا تھا کہ وہ نیم پاگل سا ہو گیا تھا اور وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ اسی لئے محافظ بونے نے اسے پرستان کے مقدس باغ کے مقدس اناروں کا رس پلا دیا تھا تاکہ اس کا دماغ ٹھیک ہو جائے اور اس رس نے واقعی عمرو عیار کی یادداشت اسے واپس لوٹا دی تھی اور یادداشت کے واپس آتے ہی عمرو عیار کو اپنے خزانے لٹنے کا خیال آ گیا تھا اسی لئے اس نے ایک بار پھر رونا اور چیخنا چلانا شروع کر دیا تھا۔

''آپ حوصلہ کریں آقا۔ جو ہونا تھا ہو گیا ہے۔ میں نے آپ کو پہلے ہی کہا تھا کہ آپ خزانہ طلسم کا خزانہ زنبیل میں ڈالنے کی بجائے کسی اور چیز میں ڈالیں لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی تھی''۔ محافظ بونے نے بڑے ہمدردانہ انداز میں کہا۔

''اتنا بڑا خزانہ میں زنبیل میں نہ ڈالتا تو اور کہاں ڈالتا۔ میں یہاں اگر ایک ہزار بڑے بڑے صندوق بھی لے آتا تو وہ صندوق بھر جاتے تب بھی سنہری خزانہ ختم نہ ہوتا اور پھر میں انہیں وہاں سے کیسے اٹھا کر لے جاتا اور کہاں لے جاتا''۔ عمرو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''آپ کی زنبیل میں سیاہ بوتل بھی تو موجود ہے آقا جو آپ کو شہزادی سو رنگ نے دی تھی۔ اس شہزادی سو رنگ نے جس کے باپ نے آپ کو زنبیل دی تھی۔ جس طرح آپ اپنی تمام چیزیں زنبیل میں ڈال کر غائب کرتے ہیں اسی طرح آپ سب چیزیں اس بوتل میں بھی تو ڈال سکتے ہیں۔ آپ کی زنبیل اور اس سیاہ بوتل میں کیا فرق تھا''۔ محافظ بونے نے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہا تو عمرو عیار کو یاد آ گیا کہ اس کے پاس واقعی ایک طلسماتی سیاہ بوتل بھی موجود تھی جو اس کی زنبیل جیسی ہی تھی جس میں عمرو عیار ہر چیز ڈال کر حاصل بھی کر سکتا تھا۔

''ہونہہ۔ تو اس بوتل کے بارے میں تم مجھے پہلے نہیں بتا سکتے تھے کیا۔ جب تمہیں معلوم تھا کہ میری زنبیل میں زرگاش جادوگر نے دھوکے سے کسی شیطان دیوتا کا ہیرا رکھا ہوا ہے اور اس ہیرے کی وجہ سے میرے سارے خزانے غائب ہو کر اس کے پاس جا سکتے ہیں تو تم نے مجھے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا''۔ عمرو نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

''آپ میری کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھے آقا اور پھر مہم پر روانہ ہونے سے پہلے آپ نے نہ مجھ سے کوئی مشورہ مانگا تھا اور نہ سنہری تختی سے۔ اگر آپ جنگل میں ہم سے مشورہ کرتے تو ہم آپ کو اسی وقت سیاہ ہیرے کے بارے میں بتا دیتے۔ مگر آپ نے ہمیں ایک بار بھی زنبیل سے نہیں نکالا تھا اس لئے ہم آپ کو اپنی مرضی سے خود کیسے کچھ بتا سکتے تھے''۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

محافظ بونے نے کہا۔

''ہونہہ۔ ایک تو میرے ہاتھوں سے دنیا کا سب سے قیمتی ست رنگی ہیرا نکل گیا ہے اور اوپر سے میری زنبیل سے سنہری خزانے سمیت میرے سارے خزانے بھی زرگاش جادوگر نے حاصل کر لئے ہیں۔ اس نے سچ مچ مجھے کنگال کر کے رکھ دیا ہے۔ اب میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں۔ میرے پاس تو واقعی اب زہر کھانے کے لئے ایک سکہ بھی نہیں ہے''۔ عمرو نے غصے اور پریشانی کے عالم میں جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''جس طرح سے زرگاش جادوگر نے آپ کی زنبیل سے سارے خزانے غائب کئے ہیں اسی طرح سے اس کے پاس سے بھی سنہری خزانہ غائب ہو گیا ہے آقا۔ وہ سنہری خزانے سے جو کام لینا چاہتا تھا وہ کام اب وہ کبھی پورا نہیں کر سکے گا''۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

''زرگاش جادوگر کے پاس سے بھی خزانے غائب ہو گئے ہیں۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو محافظ بونے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ میں ابھی جاؤں اور

زرگاش جادوگر کو ہلاک کر کے اس سے اپنے سارے خزانے واپس چھین لاؤں اور تم کہہ رہے ہو کہ اس کے پاس سے بھی خزانے غائب ہو گئے ہیں۔ کس نے غائب کئے ہیں اس سے خزانے اور اب وہ خزانے کہاں ہیں''۔ عمرو نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے سارے خزانے غائب ہونے کا نہیں کہا ہے آقا۔ جو سنہری خزانہ آپ نے خزانہ طلسم سے حاصل کیا تھا وہ سارا خزانہ زرگاش جادوگر کے پاس سے بھی غائب ہو گیا ہے''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''لیکن کہاں غائب ہوا ہے خزانہ اور کیسے''۔ عمرو نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ کے لئے ضروری تھا کہ آپ خزانہ طلسم میں موجود سارا خزانہ حاصل کرتے۔ اگر اس خزانے میں سے چاندی کا ایک معمولی سا بھی سکہ آپ سے وہاں چھوٹ جاتا تو آپ کو وہاں سے سنہری خزانہ لانے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔ چاندی کا وہاں رہ جانے والا سکہ آپ کی زنبیل میں موجود سارا سنہری خزانہ واپس خزانہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

طلسم میں کھینچ لیتا اور آپ کے پاس اس خزانے کا ایک سکہ بھی باقی نہ بچتا۔ اس طلسم میں آخری لمحات میں آپ کے ہاتھوں سے ست رنگی ہیرا چھوٹ کر وہیں گر گیا تھا۔ اس ست رنگی ہیرے کے وہاں رہ جانے کی وجہ سے آپ خزانہ طلسم کی یہ شرط پوری نہیں کر سکے تھے کہ وہاں سے سارا خزانہ نکال لیا جائے۔ چونکہ وہاں ست رنگی ہیرا رہ گیا تھا اس لئے اس ہیرے کی وجہ سے سارا خزانہ واپس خزانہ طلسم میں چلا گیا ہے''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ اچھا ہوا ہے کہ وہ خزانہ زرگاش جادوگر کے پاس بھی نہیں رہا ہے اور واپس خزانہ طلسم میں چلا گیا ہے۔ میں واپس اس خزانہ طلسم میں جاؤں گا اور وہاں سے اس بار سارے کا سارا خزانہ حاصل کر لوں گا''۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں آقا۔ سرخ جادوگر کی سینگوں والی بدروح آپ کے ہاتھوں فنا ہو چکی ہے اور آپ خزانہ طلسم کے چاروں طلسم بھی فتح کر چکے ہیں جس کی وجہ سے خزانہ طلسم اب مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ اب وہاں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

نہ کوئی خزانہ طلسم ہے اور نہ سنہری خزانہ۔ اب آپ کچھ بھی کر لیں مگر نہ اس طلسم میں جا سکتے ہیں اور نہ وہاں سے سنہری خزانہ حاصل کر سکتے ہیں“۔ محافظ بونے نے کہا اور اس کا جواب سن کر عمرو عیار کے چہرے پر ایک بار پھر مردنی سی چھا گئی۔

”اس کا مطلب ہے اب وہ خزانہ مجھے کبھی نہیں ملے گا“۔ عمرو نے مردہ لہجے میں کہا۔

”نہیں آقا۔ اب وہ خزانہ ختم ہو چکا ہے۔ اس کا وجود ہی باقی نہیں ہے تو آپ کو کہاں سے مل سکتا ہے“۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔

”اس خزانے کے ساتھ میرے سارے خزانے بھی چلے گئے ہیں۔ میری برسوں کی کمائی ہوئی دولت بھی ختم ہو گئی ہے۔ ہائے ہائے میں برباد ہو گیا ہوں میں تباہ ہو گیا ہوں“۔ عمرو نے دھاڑیں مار مار کر روتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے۔ میری بات سنیں آقا۔ زرگاش جادوگر کے پاس سے صرف خزانہ طلسم کا سنہری خزانہ

غائب ہوا ہے۔ آپ کے باقی خزانے سنہری خزانے کے ساتھ غائب نہیں ہوئے ہیں“۔ محافظ بونے نے عمرو کو روتے دیکھ کر بوکھلا کر کہا۔

”اوہ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ سنہری خزانے کے ساتھ میرے خزانے غائب نہیں ہوئے ہیں“۔ محافظ بونے کی بات سن کر عمرو نے اپنا رونا بھول کر اس کی جانب امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں آقا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ آپ کے خزانے غائب نہیں ہوئے ہیں“۔ محافظ بونے نے کہا۔

”تو کہاں ہیں میرے خزانے۔ جلدی بتاؤ۔ سنہری خزانہ نہ سہی مجھے میرے اپنے خزانے ہی واپس مل جائیں تو اس سے اچھی بات میرے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔ جلدی بتاؤ کہاں ہے میرے خزانے“۔ عمرو نے اس کی جانب یاس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”آپ کے تمام خزانے زرگاش جادوگر کے پاس ہیں آقا“۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو ایک بار پھر اچھل پڑا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کہاں ہے زرگاش جادوگر۔ کیا تم مجھے اس کے پاس لے جا سکتے ہو۔ میں اس سے اپنے تمام خزانے واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ بتاؤ کہاں ہے وہ خبیث جادوگر"۔ عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ آنکھیں بند کریں میں آپ کو ابھی چند لمحوں میں زرگاش جادوگر کے جادو محل میں پہنچا دیتا ہوں"۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے فوراً آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ واقعی جلد سے جلد زرگاش جادوگر کے جادو محل میں جانے کے لئے بے تاب ہو رہا ہو۔ اسے اس قدر جلدی آنکھیں بند کرتے دیکھ کر محافظ بونا بے اختیار مسکرا دیا۔

"جادو محل میں جانے سے پہلے آپ زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر اوڑھ لیں آقا تاکہ زرگاش جادوگر اور اس کی جادوئی طاقتیں آپ کو جادو محل میں داخل ہوتے نہ دیکھ سکیں"۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے سر ہلا کر آنکھیں کھولے بغیر زنبیل میں ہاتھ ڈال کر سلیمانی چادر نکالی اور اسے کاندھوں پر ڈال کر غائب ہو گیا۔ اسی لمحے اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ وہ لڑکھڑایا

اور فوراً سنبھل گیا۔

"آنکھیں کھولیں آقا۔ میں آپ کو زرگاش جادوگر کے جادو محل میں لے آیا ہوں"۔ محافظ بونے کی آواز سنائی دی اور عمرو نے فوراً آنکھیں کھول دیں اور پھر خود کو سنگلاخ وادی کی بجائے ایک خوبصورت اور قیمتی ساز و سامان سے آراستہ کمرے میں دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ محافظ بونا اسے واقعی ایک لمحے میں غائب کر کے یہاں لے آیا تھا۔

کمرے میں سیاہ لبادے والا ایک بوڑھا کھڑا تھا جس کے لباس پر جادوگروں والا مخصوص ہڈیوں اور کھوپڑی والا نشان بنا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کی چھڑی تھی جس کے سرے پر ایک چھوٹی سی انسانی کھوپڑی بنی ہوئی تھی۔ اس کھوپڑی کی آنکھیں سرخ تھیں۔

"یہ زرگاش جادوگر ہے آقا"۔ محافظ بونے نے عمرو عیار کے کان کے قریب آ کر نہایت آہستہ آواز میں کہا تو زرگاش جادوگر کو دیکھ کر عمرو عیار کا خون کھول اٹھا۔ اس کا دل چاہا کہ وہ اسی وقت زنبیل سے تلوار

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حیدری نکال کر زرگاش جادوگر کا سر اڑا دے لیکن اسی لمحے اس کی نظریں فرش پر پڑے ہوئے خزانے کے نو ڈھیروں پر پڑیں تو اس کی آنکھوں میں جیسے زندگی کی چمک آ گئی۔ یہ اسی کے خزانے تھے جنہیں زرگاش جادوگر نے سیاہ ہیروں کی مدد سے غائب کر کے وہاں منگوا لئے تھے۔

اپنے خزانے دیکھ کر عمرو عیار کا سیروں خون بڑھ گیا ھا وہ فوراً خزانوں کے ڈھیروں کی جانب بڑھا اور اس نے خزانے کے ڈھیروں سے ایک ایک چیز اٹھا کر اپنی نبیل میں ڈالنی شروع کر دی۔

"سارے خزانے ایک ایک کر کے میری زنبیل میں جائیں"۔ عمرو نے جب سارے خزانوں کی ایک ب چیز اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈال لی تو اس نے انوں کی طرف دیکھتے ہوئے نہایت دھیمی آواز میں ہا۔ اسی لمحے خزانے کا ایک ڈھیر وہاں سے غائب ہو یا۔ خزانے کا ڈھیر غائب ہوتے ہی ایک لمحے کے ے عمرو عیار کی زنبیل بھاری ہوئی اور پھر ہلکی ہوتی گئی۔ پھر خزانے کا دوسرا ڈھیر غائب ہوا اور عمرو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عیار کی زنبیل ایک بار پھر بھاری ہو گئی لیکن دوسرے ہی لمحے زنبیل پھر ہلکی ہو گئی۔ اسی طرح باری باری خزانے وہاں سے غائب ہوتے رہے۔ عمرو عیار کی زنبیل بھاری ہوتی اور پھر ہلکی ہو جاتی۔ چند ہی لمحوں میں وہاں موجود نو کے نو خزانوں کے ڈھیر غائب ہو کر عمرو کی زنبیل میں واپس پہنچ چکے تھے۔

خزانوں کو غائب ہوتے دیکھ کر زرگاش جادوگر کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اب یہ باقی خزانے کہاں غائب ہو گئے ہیں''۔ زرگاش جادوگر کے منہ سے ہکلاہٹ زدہ آواز نکلی۔

''خبردار آقا۔ عمرو عیار یہاں آ گیا ہے۔ خزانے کے سارے ڈھیر اس نے اٹھائے ہیں''۔ اچانک اشمالا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور عمرو عیار کا سن کر زرگاش جادوگر اس بری طرح سے اچھلا جیسے اچانک کسی انتہائی زہریلے ناگ نے اس کے پیر پر ڈس لیا ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا لیکن اسے وہاں عمرو عیار کہیں دکھائی نہیں

دے رہا تھا۔

کھوپڑی کو اس طرح انسانوں کی طرح چیختے دیکھ کر عمرو بری طرح سے چونک پڑا اور حیرت سے اس کی جانب دیکھنے لگا۔

''کہاں ہے۔ کہاں ہے عمرو عیار''۔ زرگاش جادوگر نے بوکھلائی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ غیبی حالت میں ہے آقا اور آپ کے پاس ہی کھڑا ہے''۔ چھڑی پر لگی ہوئی کھوپڑی نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر زرگاش جادوگر اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کہاں ہو تم عمرو عیار۔ میرے سامنے آؤ"۔ زرگاش جادوگر نے چاروں طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ضرور زرگاش جادوگر کیوں نہیں۔ میں تمہارے سامنے نہیں تو اور کس کے سامنے آؤں گا"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سلیمانی چادر اتار کر اچانک زرگاش جادوگر کے سامنے نمودار ہو گیا اور عمرو عیار کو اس طرح نمودار ہوتے دیکھ کر زرگاش جادوگر ایک بار پھر اچھل کر پیچھے ہٹ گیا اور اس کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

"تو تم مجھ سے میرے سارے خزانے چھین کر مجھے کنگال کرنا چاہتے تھے تاکہ میں گلیوں اور بازاروں میں

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بھیک مانگتا پھروں۔ کیوں"۔ عمرو نے زرگاش جادوگر کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تت۔ تت۔ تم یہاں کیسے آئے ہو۔ یہ میرا جادو محل ہے۔ یہاں میری مرضی کے بغیر ایک مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی پھر تم۔ تم یہاں کیسے آ سکتے ہو"۔ زرگاش جادوگر نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"میں مکھیوں اور مچھروں کا رشتہ دار نہیں ایک انسان ہوں اور تم جیسے جادوگروں کے بنائے ہوئے حصار اور جادوئی طاقتیں مجھے کہیں آنے جانے سے نہیں روک سکتی ہیں زرگاش جادوگر۔ تم نے میرے ساتھ جو کھیل کھیلا تھا وہ دلچسپ ضرور تھا لیکن اتنا بھی نہیں کہ میں تم سے خوش ہو جاتا۔ تم نے سنہری خزانے کے ساتھ ساتھ میری زنبیل سے میرے بھی سارے خزانے حاصل کر لئے تھے۔ لیکن افسوس نہ سنہری خزانہ تمہیں مل سکا ہے اور نہ میرے خزانے۔ سنہری خزانہ تو واپس خزانہ طلسم میں چلا گیا ہے جو اب مجھے بھی دوبارہ نہیں مل سکتا لیکن میں نے تم سے اپنے تمام خزانے واپس لے لئے ہیں۔ تم سنہری خزانے سے سرخ دیوتا کا بت بنانا

چاہتے تھے تاکہ تم اس کی پوجا کر کے اس کے نائب بن جاؤ اور پوری دنیا پر قبضہ کر سکو لیکن تمہارا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہو گا۔ اب نہ تمہارے پاس سنہری خزانہ رہا ہے اور نہ میرے خزانے۔ تم مجھے کنگال کرنا چاہتے تھے لیکن یہاں آ کر میں نے ہی تمہیں کنگال کر دیا ہے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے عمرو عیار۔ اگر تم خزانہ طلسم میں ست رنگی ہیرا نہ چھوڑ آتے تو وہ سارے خزانے میرے پاس ہوتے اور میرے سارے خواب پورے ہو جاتے۔ میرے خواب توڑنے کے ذمہ دار تم ہو صرف تم۔ تم نے یہاں آ کر اپنے خزانے تو حاصل کر لئے ہیں لیکن اب تم میرے ہاتھوں یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جاؤ گے۔ میں جادو محل میں ہی تمہاری قبر بنا دوں گا"۔ زرگاش جادوگر نے کہا اس نے فوراً ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی اٹھا کر عمرو عیار کی جانب کر دی۔ اس سے پہلے کہ عمرو کچھ کرتا اچانک چھڑی پر لگی ہوئی انسانی کھوپڑی کی آنکھیں چمکیں اور ان سے سرخ رنگ کی روشنی کی تیز پھوار سی نکل کر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمرو اور اس کے ارد گرد زمین پر پڑی۔ دوسرے لمحے ایک جھماکا سا ہوا اور عمرو عیار ایک بڑے سلاخوں والے پنجرے میں قید ہو گیا۔

پنجرہ چاروں طرف سے بند تھا۔ اس کا کوئی دروازہ نہیں تھا۔ خود کو پنجرے میں قید دیکھ کر عمرو عیار بوکھلا گیا اور وہ آگے بڑھ کر پنجرے کی سلاخیں پکڑ کر زور زور سے ہلانے لگا جیسے وہ اپنی طاقتوں سے لوہے کی سلاخیں توڑ دینا چاہتا ہو۔

"ہا ہا ہا۔ یہ جادوئی پنجرہ ہے عمرو عیار۔ اب تم اس پنجرے سے کبھی نہیں نکل سکو گے"۔ زرگاش جادوگر نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اس نے ایک بار پھر چھڑی جھٹکی۔ کھوپڑی کی آنکھوں سے پھر روشنی کی دھاریں نکلیں اور اچانک عمرو عیار کے پنجرے کے ارد گرد کا فرش ٹوٹ کر نیچے گرتا چلا گیا۔ عمرو عیار کے پنجرے کے ارد گرد سارا فرش ایک دائرے کی شکل میں نیچے گر گیا تھا۔ اس دائرے کے درمیان میں فرش کا وہ حصہ کسی ستون کی طرح کھڑا دکھائی دے رہا تھا اور وہ پنجرہ اسی ستون پر رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

جس میں عمرو عیار قید تھا۔

زرگاش جادوگر جو دائرے کے دوسرے کنارے پر کھڑا تھا وہ مسلسل قہقہے لگا رہا تھا اس نے تیسری بار چھڑی جھٹکی تو اچانک ستون کے گرد بنے ہوئے دائرے میں تیز اور خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ یہ آگ اس قدر تیز اور خوفناک تھی کہ اس سے نکلنے والے شعلے دائرے سے نکل کر باہر آگئے تھے اور عمرو عیار پنجرے سمیت جیسے اس آگ میں چھپ گیا تھا۔

''تم نے بڑے بڑے طلسم سر کئے ہوں گے عمرو عیار۔ مگر میں نے تمہیں جس طلسم میں قید کیا ہے اس طلسم سے تم کسی بھی طرح باہر نہیں نکل سکتے۔ نہ تو تم اس پنجرے کو توڑ سکتے ہو اور نہ ہی خود کو اس آگ سے بچا سکتے ہو۔ چند ہی لمحوں میں یہ آگ اور زیادہ پھیل جائے گی اور تم اس آگ میں پنجرے سمیت جل کر بھسم ہو جاؤ گے''۔ زرگاش جادوگر نے زور زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

عمرو عیار پنجرے کے گرد پھیلی ہوئی خوفناک آگ دیکھ کر بری طرح سے بوکھلا گیا تھا وہ کبھی پنجرے کے

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایک حصے کی طرف آ رہا تھا اور کبھی پنجرے کے دوسرے حصے کی جانب جا رہا تھا لیکن اس کے چاروں طرف آگ ہی آگ تھی۔

آگ واقعی اس قدر تیز اور خوفناک تھی کہ عمرو عیار کا تیز تپش سے برا حال ہوتا جا رہا تھا۔ اس کا سارا جسم پسینے سے بھر گیا تھا۔ عمرو نے آگ کی تپش سے بچنے کے لئے زنبیل سے چاندی کی ٹھنڈی گولی بھی نکال کر منہ میں ڈال لی تھی لیکن اس کے باوجود آگ کی تپش میں کوئی فرق نہیں آ رہا تھا اور عمرو عیار کو اس بار واقعی اپنا جسم بری طرح سے جلتا اور جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''محافظ بونے کہاں ہو تم۔ اب تو میری مدد کرو ورنہ اس آگ میں سچ مچ میں جل کر بھسم ہو جاؤں گا''۔ عمرو نے پنجرے میں کسی بے بس پرندے کی طرح ادھر ادھر اچھلتے ہوئے چیخ کر کہا۔

''جو حکم آقا''۔ محافظ بونے کی آواز سنائی دی۔ وہ اچانک عمرو کے سر کے پاس نمودار ہوا اور اس نے عمرو عیار پر نظریں گاڑ دیں۔

"اپنی آنکھیں بند کریں آقا"۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔ جیسے ہی اس نے آنکھیں بند کیں اسے ایک بار پھر ہلکا سا جھٹکا لگا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکلی۔ وہ لڑکھڑایا لیکن اس سے پہلے کہ وہ گر پڑتا وہ سنبھل گیا۔

پیروں کے نیچے زمین کا احساس ہوتے ہی اس نے فوراً آنکھیں کھول دیں اور خود کو آگ کے درمیان ستون پر موجود پنجرے کی جگہ آگ کے گڑھے کے دوسری طرف جہاں زرگاش جادوگر موجود تھا کے پیچھے پا کر اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔

زرگاش جادوگر اسی طرح قہقہے لگاتا ہوا آگ کے شعلوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ چونکہ گڑھوں سے آگ کے شعلے نکل کر چھت تک جا رہے تھے اس لئے درمیان میں بنا ہوا ستون اور پنجرہ اس کی نظروں سے غائب ہو گئے تھے۔ اسے ہر طرف آگ ہی آگ دکھائی دے رہی تھی جس کی وجہ سے اس نے عمرو کو پنجرے سے غائب ہوتے نہیں دیکھا تھا۔

عمرو زرگاش جادوگر کے پیچھے کھڑا تھا۔ اس نے زرگاش جادوگر پر حملہ کرنے کی بجائے زنبیل سے جادو پلٹ ہار نکال کر گلے میں پہنا اور جادو شکن انگوٹھی نکال کر اپنی ایک انگلی میں پہن لی۔ اس نے زنبیل سے ایک چھوٹا سا موتی نکال کر نہایت خاموشی سے زرگاش جادوگر کے لباس کی ایک جیب میں ڈال دیا۔ اس موتی کی وجہ سے زرگاش جادوگر اب وہاں سے فرار نہیں ہو سکتا تھا۔ زرگاش جادوگر کی جیب میں موتی ڈال کر عمرو بڑے اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھ آیا اور زرگاش جادوگر کے قریب آ کر آگ کے شعلوں کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا دیکھ رہے ہو زرگاش جادوگر۔ کیا اس آگ میں میری دعوت کرنے کے لئے تیتر اور بٹیر بھون رہے ہو"۔ عمرو نے زرگاش جادوگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی آواز سن کر زرگاش جادوگر نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور پھر عمرو عیار کو اپنے ساتھ کھڑا دیکھ کر وہ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس نے عمرو کی جگہ کسی بھوت کو دیکھ لیا ہو۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''تت۔ تت۔ تم یہاں۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے تو تمہیں پنجرے میں قید کیا تھا اور تم۔ تم''۔ زرگاش جادوگر نے حیرت سے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ عمرو عیار کی جانب یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے عمرو عیار دنیا کا انوکھا عجوبہ ہو۔

''جب میں تمہارے جادو محل میں بغیر کسی رکاوٹ کے داخل ہو سکتا ہوں تو تمہارا یہ طلسم بھلا میرا کیا بگاڑ سکتا ہے''۔ عمرو نے مسکرا کر کہا۔

''میں تمہیں نہیں چھوڑوں کا عمرو عیار۔ تم میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکتے''۔ زرگاش جادوگر نے پیچھے ہٹتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے ایک بار پھر چھڑی اٹھائی اور کھوپڑی کا رخ عمرو عیار کی جانب کر دیا۔

''اسے جلا کر راکھ کر دو اشمالا''۔ زرگاش جادوگر نے چیختے ہوئے اشمالا سے مخاطب ہو کر کہا تو اشمالا کی آنکھیں چمکیں اور اس کی آنکھوں سے اس بار سرخ روشنی کی پھوار نکلنے کی بجائے آگ کی دھار سی نکل کر عمرو عیار کی جانب بڑھی۔

آگ کی دھار عمرو عیار سے ٹکرائی اور پھر اچانک پلٹ کر زرگاش جادوگر پر جا پڑی۔ زرگاش جادوگر کے لباس میں فوراً آگ لگ گئی۔

''ارے ارے۔ مجھے آگ لگ گئی ہے۔ یہ تم کیا کر رہی ہو اشمالا۔ میں نے تمہیں عمرو عیار کو جلا کر بھسم کرنے کا حکم دیا ہے اور تم مجھے جلا رہی ہو''۔ زرگاش جادوگر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے کوئی منتر پڑھ کر پھونک ماری تو اس کے لباس میں لگی ہوئی آگ بجھ گئی۔

''میں نے عمرو عیار پر ہی آگ برسائی تھی آقا۔ مگر یہ آگ پلٹ کر آپ کو کیسے لگ گئی ہے اس کا مجھے نہیں پتہ''۔ اشمالا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ ہلاک کرو اسے جلدی''۔ زرگاش جادوگر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اشمالا کی آنکھوں سے آگ کے گولے سے نکلے اور بجلی کی سی تیزی سے عمرو عیار کی جانب بڑھے۔ اس سے پہلے کہ آگ کے گولے عمرو عیار سے ٹکراتے عمرو کے نزدیک آتے ہی دونوں گولے رکے اور پھر اسی تیزی سے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پلٹ کر زرگاش جادوگر کی جانب بڑھتے چلے گئے جس تیزی سے عمرو کی جانب آئے تھے۔

آگ کے گولوں کو واپس اپنی طرف آتے دیکھ کر زرگاش جادوگر بوکھلا گیا وہ فوراً جھک گیا۔ اس کے جھکتے ہی آگ کے گولے اس کے اوپر سے گزرتے چلے گئے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے اشمالا۔ تم عمرو عیار کو ہلاک کر رہی ہو یا مجھے"۔ زرگاش جادوگر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کچھ نہیں جانتی آقا۔ میں تو عمرو عیار پر ہی وار کر رہی ہوں مگر اس پر کئے ہوئے سب وار پلٹ کر آپ کی طرف آ رہے ہیں"۔ اشمالا نے گھبراہٹ زدہ لہجے میں کہا۔ عمرو عیار نے گلے میں جو جادو پلٹ ہار پہن رکھا تھا اس کی وجہ سے اشمالا کے سارے جادو زرگاش جادوگر پر پلٹ رہے تھے۔

"کچھ کرو۔ کچھ کرو اشمالا۔ عمرو عیار کو یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے"۔ زرگاش جادوگر نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے عمرو عیار کی جانب پھینک دیں آقا جلدی"۔ اشمالا نے چیختے ہوئے کہا تو زرگاش جادوگر نے چھڑی پوری قوت سے عمرو عیار کی جانب پھینک دی۔ چھڑی اُڑتی ہوئی عمرو عیار کی جانب بڑھی اور پھر راستے میں ہی اچانک اس چھڑی نے ایک طاقتور اور انتہائی خوفناک اژدہے کا روپ دھار لیا۔ اس اژدھے کا پھن نہیں تھا۔ اس کے سر پر ایک بہت بڑی انسانی کھوپڑی دکھائی دے رہی تھی۔ جس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اژدھے کے سر پر لگی انسانی کھوپڑی نے منہ کھول لیا تھا اور عمرو عیار کی جانب بڑھتے ہوئے راستے میں ہی کھوپڑی اتنی بڑی ہو گئی تھی کہ عمرو عیار آسانی سے اس کے منہ میں جا سکتا تھا۔ اس سے پہلے کہ کھوپڑی عمرو عیار کے نزدیک آتی اچانک وہاں محافظ بونا نمودار ہوا۔ محافظ بونے نے ہوا میں نمودار ہوتے ہی اچانک جھپٹ کر اژدہے کو پکڑا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر اژدہے کو پوری قوت سے آگ کے ان شعلوں کی جانب اچھال دیا جس میں زرگاش جادوگر عمرو عیار کو زندہ جلانا چاہتا تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

انسانی کھوپڑی والا اژدہا بری طرح سے چیختا ہوا آگ میں گرا اور آگ میں غائب ہوتا چلا گیا۔ اس کے آگ میں گرتے ہی جیسے آگ کے شعلے بری طرح سے اچھلنا شروع ہو گئے تھے۔ انسانی کھوپڑی والا اژدہا آگ میں بری طرح سے اچھل رہا تھا جس کی وجہ سے آگ کے شعلے بھی اچھل رہے تھے لیکن شاید اب انسانی کھوپڑی والے اژدہے کا آگ سے نکلنا ناممکن تھا۔ آگ کے اندر سے اس کی بھیانک اور انتہائی خوفناک چیخوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پھر آہستہ آہستہ اس اژدہے کی چیخیں دم توڑتی چلی گئیں اور اچھلتے ہوئے آگ کے شعلے بھی اپنی اصلی حالت میں آ گئے۔

اشمالا جو انسانی کھوپڑی والا بھیانک اژدہا بن کر عمرو عیار کی جانب بڑھی تھی وہ اچھل کر اچانک آگ میں جا گری تھی یہ دیکھ کر زرگاش جادوگر کی جیسے جان ہی نکل گئی تھی۔ وہ آنکھیں پھاڑے آگ کے شعلوں کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں سے اب اس کی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

''یہ۔ یہ اشمالا کو کیا ہو گیا۔ تت۔ تت۔ تم نے اسے ہاتھ لگائے بغیر آگ میں کیسے پھینک دیا ہے اور اور''۔ زرگاش جادوگر نے عمرو کی جانب دیکھ کر تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔

''میں موتِ جادوگراں ہوں زرگاش جادوگر۔ تم جیسے شیطان جادوگر اور تمہاری شیطانی طاقتیں میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہیں۔ تمہاری سب سے بڑی طاقت اشمالا ہی تھی نا۔ میں نے اسے آگ میں جلا کر بھسم کر دیا ہے۔ اشمالا کے فنا ہونے کی وجہ سے تمہاری آدھی جادوئی طاقتیں ختم ہو گئی ہیں۔ اب تمہاری باری ہے''۔ عمرو نے کہا اور زنبیل سے تلوارِ حیدری نکال کر تیزی سے زرگاش جادوگر کی جانب بڑھا۔ زرگاش جادوگر نے اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر ایک منتر پڑھ کر پھونکا۔ عمرو کے چہرے کے سامنے ایک دھمکے سے سیاہ دھواں نمودار ہوا لیکن فوراً غائب ہو گیا۔

زرگاش جادوگر نے عمرو عیار کے چہرے پر جادو سے زہریلا دھواں پھینکا تھا جو اگر عمرو عیار کے

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سانسوں میں داخل ہو جاتا تو عمرو عیار اسی وقت ہلاک ہو جاتا لیکن عمرو نے چونکہ جادو پلٹ ہار کے ساتھ جادو شکن انگوٹھی بھی پہن رکھی تھی اس لئے اس زہریلے دھوئیں کا عمرو عیار پر کچھ اثر نہیں ہوا تھا وہ اطمینان بھرے انداز میں تلوار لئے زرگاش جادوگر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ وہیں رک جاؤ عمرو عیار۔ میرے پاس مت آؤ ورنہ"۔ زرگاش جادوگر نے عمرو کو زہریلے دھوئیں سے بچتے اور مسلسل اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا لیکن اب بھلا عمرو عیار کہاں رکنے والا تھا۔

زرگاش جادوگر منتر پڑھ پڑھ کر عمرو عیار پر پھونک رہا تھا لیکن اس کے کسی منتر کا عمرو عیار پر کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔ کچھ جادوؤں سے تو عمرو عیار جادو شکن انگوٹھی کی وجہ سے بچ رہا تھا اور زرگاش جادوگر کے چلائے ہوئے کچھ جادو، جادو پلٹ ہار کی وجہ سے اسی کی طرف پلٹ رہے تھے جس سے زرگاش جادوگر کا خود کا بچنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔

"بس زرگاش جادوگر۔ بہت ہو گیا۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ عمرو نے آگے بڑھ کر تلوار زرگاش جادوگر کی گردن پر رکھتے ہوئے کہا۔ زرگاش جادوگر کا رنگ اڑ گیا۔ اس نے وہاں سے بھاگنے کے لئے ایک منتر پڑھا لیکن عمرو نے اس کے لباس کی جیب میں جو موتی ڈالا تھا اس موتی کی وجہ سے اس کا یہ عمل بھی ناکام گیا اور وہ وہاں سے غائب نہ ہو سکا۔

"یہ سب ہو کیا رہا ہے۔ نہ تم پر میرا کوئی جادو اثر کر رہا ہے اور نہ ہی میں یہاں سے غائب ہو رہا ہوں۔ کیا تم مجھ سے بھی بڑے جادوگر ہو"۔ زرگاش جادوگر نے عمرو کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں جادوگر نہیں ہوں۔ میں جادوگروں اور جادوگرنیوں کے ساتھ جادو پر لعنت بھیجنے والا انسان ہوں۔ میرے پاس روحانی طاقتیں ہیں جو تمہارے جادو سے کہیں زیادہ طاقتور ہیں۔ تم ان روحانی طاقتوں کے حصار میں ہو زرگاش جادوگر۔ اب تم اس حصار سے بچ کر نہیں جا سکتے اس روحانی حصار کی وجہ سے اب تم

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مجھ پر کوئی جادو بھی نہیں کر سکتے۔ میں چاہوں تو اسی وقت تلوار مار کر تمہارا سر قلم کر سکتا ہوں لیکن میں تمہیں زندہ رہنے کا ایک موقع دینا چاہتا ہوں۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو تمہیں میری ایک شرط ماننی ہو گی''۔ عمرو نے تلوار کی نوک زرگاش جادوگر کی گردن میں چبھوتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں تمہاری ہر شرط ماننے کے لئے تیار ہوں۔ تم جو کہو گے میں کروں گا۔ مجھے معاف کر دو اور مجھے ہلاک نہ کرو۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتا ہوں''۔ زرگاش جادوگر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''یہ آپ نے اچھا کیا ہے آقا کہ آپ نے اس پر تلوار کا وار نہیں کیا ہے۔ اگر آپ ایسا کرتے تو تلوار کا وار ہوتے ہی یہ یہاں سے غائب ہو جاتا۔ پھر اسے تلاش کرنے کے لئے آپ کو بہت محنت کرنی پڑتی۔ اس جادوگر کی جان تو اس کے جسم میں ہی ہے لیکن اسے ہلاک کرنے کے لئے آپ کو اس کی ناک کاٹنی پڑے گی۔ جیسے ہی زرگاش جادوگر کی ناک کٹے

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

گی یہ اسی وقت ہلاک ہو جائے گا۔ زرگاش جادوگر یہ بات نہیں جانتا ہے کہ اس کی جان اس کی ناک میں ہے ورنہ یہ آپ کے سامنے اکڑ جاتا''۔ اسی لمحے عمرو کے کان میں محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم نے جس طرح سے مجھے مفلس اور کنگال بنانے کی کوشش کی تھی میں تمہیں اس کی سزا دینا چاہتا ہوں زرگاش جادوگر۔ تمہاری وجہ سے نہ سہی لیکن میرے ہاتھوں سے خزانہ طلسم کا بہت بڑا خزانہ نکل گیا ہے۔ میری ساری محنت اکارت ہو کر رہ گئی ہے جس کا مجھے بے حد غصہ ہے۔ اگر تم میرے غصے سے بچنا چاہتے ہو تو تمہیں مجھے اپنی جان کے بدلے اپنے پاس موجود اپنا سارا خزانہ دینا پڑے گا''۔ عمرو نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''خ۔ خ خزانہ۔ کیسا خزانہ۔ میرے پاس تو کوئی خزانہ نہیں ہے''۔ زرگاش جادوگر نے بوکھلا کر کہا۔

''خزانہ نہیں ہے تو پھر تم میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچو گے۔ تمہاری زندگی اسی صورت میں بچ سکتی ہے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جب تم مجھے کوئی خزانہ دو"۔ عمرو نے غرا کر کہا۔ زرگاش جادوگر نے ایک بار پھر عمرو سے بچنے کے لئے وہاں سے غائب ہونے کے لئے منتر پڑھا لیکن اس منتر کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اپنا خزانہ دینے کے لئے تیار ہوں مگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ خزانہ لینے کے بعد تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے۔ جب تک تم وعدہ نہیں کرو گے میں تمہیں خزانہ نہیں دوں گا۔ میں جانتا ہوں کہ تم مسلمان ہو اور کوئی بھی مسلمان جب کوئی وعدہ کرتا ہے تو اسے ہر حال میں پورا کرتا ہے"۔ زرگاش جادوگر نے چالاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا لیکن تمہاری وجہ سے میرا جو نقصان ہوا ہے وہ تو میں تمہارا خزانہ لے کر پورا کر لوں گا لیکن یہاں تم نے مجھے ہلاک کرنے میں بھی کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی۔ میں اور کچھ نہیں تو اس کا بدلہ لینے کے لئے تمہاری ناک تو ضرور کاٹوں گا۔ چاہے بعد میں تم جادو کے ذریعے اپنی ناک دوبارہ ٹھیک کر لینا اور میں جانتا ہوں کہ تم بہت

بڑے جادوگر ہو۔ تمہیں ناک کٹنے سے کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور تم جادو کے زور سے اپنی ناک پھر سے جوڑ بھی سکتے ہو"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لل۔ لل۔ لیکن"۔ زرگاش جادوگر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"لل لل۔ لیکن ویکن کو چھوڑو۔ گردن کٹوانے سے بہتر ہے کہ تم اپنی ناک کی قربانی دے دو ورنہ......" عمرو نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم میری ناک کاٹ دینا۔ میں ایک منتر پڑھ لیتا ہوں تاکہ مجھے ناک کٹنے کا احساس نہ ہو اور میں اسے دوبارہ جادو سے جوڑ سکوں"۔ زرگاش جادوگر نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ زرگاش جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر اپنی ناک پر پھونکا اور مطمئن ہو گیا۔

"لو اب کاٹ لو میری ناک"۔ زرگاش جادوگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین ہو کہ اس نے جو منتر پڑھا ہے اس کی وجہ سے اسے ناک کے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کٹنے کی کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور وہ اپنی ناک دوبارہ آسانی سے جوڑ بھی لے گا۔

''ابھی نہیں۔ پہلے تم مجھے اپنا خزانہ دو۔ اس کے بعد''۔ عمرو نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے آؤ۔ میرے ساتھ آؤ''۔ زرگاش جادوگر نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور زرگاش جادوگر اسے لے کر کمرے کے دروازے کی جانب بڑھا۔

''محافظ بونے''۔ عمرو نے محافظ بونے کو نہایت آہستگی سے آواز دی۔

''حکم آقا''۔ محافظ بونے نے فوراً اس کی سامنے ظاہر ہوتے ہوئے کہا جو اب تک غیبی حالت میں اس کی حفاظت کر رہا تھا۔ ظاہر ہونے کے بعد بھی وہ صرف عمرو عیار کو ہی دکھائی دے سکتا تھا۔ زرگاش جادوگر نہ تو اسے دیکھ سکتا تھا اور نہ ہی اس کی آواز سن سکتا تھا۔

''یہ مجھے باہر لے جا رہا ہے۔ دھیان رکھنا کہ یہ اپنی کسی جادوئی طاقت کو نہ بلا لے۔ جب تک میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس کا سارا خزانہ نہ حاصل کر لوں اس کی کوئی جادوئی طاقت یہاں نہیں آنی چاہئے''۔ عمرو نے کہا۔

''نہیں آئے گی آقا۔ میں کسی جادوئی طاقت کو اس محل میں گھسنے نہیں دوں گا''۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

زرگاش جادوگر بے حد پریشان تھا۔ وہ دل ہی دل میں منتر پڑھتا ہوا بار بار باشوری اور اپنی دوسری جادوئی طاقتوں کو بلانے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ وہ عمرو عیار سے اس کی جان چھڑا سکیں لیکن بار بار منتر پڑھنے کے باوجود نہ تو باشوری وہاں آ رہی تھی اور نہ ہی اس کی کوئی اور جادوئی طاقت۔ وہ عمرو عیار کے سامنے سے غائب بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ چونکہ عمرو عیار کی تلوار کی نوک پر تھا اس لئے وہ مجبوراً عمرو عیار کو لے کر ایک تہہ خانے میں آ گیا جہاں اس کے خزانے پڑے تھے۔ زرگاش جادوگر کے خزانے گو کہ خزانہ طلسم کے خزانوں جتنے بڑے تو نہیں تھے لیکن اس کے باوجود وہاں خزانے کے دس بڑے بڑے صندوق بھرے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر عمرو عیار

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کی باچھیں پھیل گئی تھیں۔ عمرو عیار نے اچانک تلوار کا ہاتھ مار کر زرگاش جادوگر کی ناک اُڑائی اور تیزی سے خزانے کے صندوقوں کی جانب جھپٹا۔

زرگاش جادوگر کو ناک کٹنے کا واقعی کوئی احساس نہیں ہوا تھا۔ لیکن چونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی جان جادوئی اصولوں کے تحت اس کی ناک میں تھی اس لئے ناک کٹتے ہی وہ لہرایا اور الٹ کر گرتا چلا گیا اور اس کے دماغ میں موت کے اندھیرے بھرنا شروع ہو گئے۔ وہ زمین پر گرا بری طرح سے تڑپ رہا تھا جیسے عمرو نے اس کی ناک کاٹنے کی بجائے اس کی گردن کاٹ دی ہو۔ کچھ دیر وہ تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔ پھر اچانک زرگاش جادوگر کے جسم میں آگ لگ گئی۔

عمرو نے زرگاش جادوگر کی جلتی ہوئی لاش کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ تو زرگاش جادوگر کے خزانوں پر ٹوٹا ہوا تھا جب اس نے دس کے دس صندوقوں سے خزانہ نکال کر اپنی زنبیل میں ڈال لئے تو وہ پلٹ کر زرگاش جادوگر کی جلتی ہوئی لاش کی طرف دیکھنے لگا۔

"اس کی لاش ابھی جل کر بھسم ہو جائے گی آقا اور اس کے جل کر بھسم ہوتے ہی اس کا جادو کا محل بھی ختم ہو جائے گا۔ اس سے پہلے کہ جادو محل ختم ہو آپ یہاں سے نکل چلیں۔ جلدی"۔ محافظ بونے نے عمرو کے سامنے آ کر تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں چلو۔ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ مجھے خزانہ طلسم کا خزانہ تو نہیں ملا ہے لیکن زرگاش جادوگر کا خزانہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔ اس خزانے کو پا کر میرے دل کا کچھ بوجھ تو ہلکا ہو ہی گیا ہے"۔ عمرو نے مسکرا کر کہا تو جواب میں محافظ بونا بھی مسکرا دیا۔ محافظ بونے کے کہنے پر عمرو نے آنکھیں بند کیں تو اچانک عمرو کو جھٹکا سا لگا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین غائب ہوئی اور دوسرے لمحے اس کے پیروں کے نیچے دوبارہ ٹھوس زمین آ گئی۔ عمرو نے آنکھیں کھولیں تو اس نے خود کو سردار امیر حمزہ کے لشکر میں موجود اپنے خیمے کے اندر موجود پایا۔

محافظ بونا اسے زرگاش جادوگر کے جادو محل سے نکال کر سیدھا اس خیمے میں لے آیا تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار کو زرگاش جادوگر کے جادو محل سے کافی بڑا خزانہ مل گیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ ناخوش تھا کیونکہ جس خزانے کے حصول کے لئے اس نے اپنی جان کی بازی لگائی تھی وہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا جس کا غم وہ ساری زندگی نہیں بھلا سکتا تھا۔

ختم شد

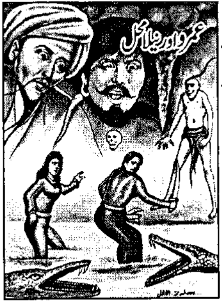

عمرو عیار کی انتہائی دلچسپ کہانی

عمرو اور نیلا محل

مصنف۔ خالد نور

گنجا پجاری۔ جس نے ملک کوشان کے شہزادہ عاطف کو اغوا کرانے کے لئے اپنے دوست سباٹا جادوگر کی مدد حاصل کی۔ کیوں ——؟

سباٹا جادوگر۔ جس کا دعویٰ تھا کہ وہ شہزادہ عاطف کو اس انداز میں اغوا کر کے لائے گا کہ عمرو کو معلوم ہی نہیں ہو سکے گا۔

گنجا پجاری۔ جس نے شہزادہ عاطف کو نیلے محل میں پہنچا دیا۔ نیلا محل کہاں تھا؟

عمرو۔ جو شہزادہ عاطف کی بازیابی کے لئے سیاہ وادی کی طرف چل پڑا۔

وہ لمحہ۔ جب عمرو کو ہوش آیا تو وہ ایک غار میں پتھر سے رسیوں سے بندھا ہوا تھا اور سباٹا جادوگر اسے ہلاک کرنے آ رہا تھا۔ پھر کیا ہوا ——؟

وہ لمحہ۔ جب عمرو نیلے محل میں داخل ہوا تو شیطان دیوتا نے اسے گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا اور عمرو دم گھٹنے سے ہلاک ہو گیا۔ کیا واقعی عمرو ہلاک ہو گیا؟

کیا عمرو شہزادہ عاطف کو بازیاب کرا سکا۔ یا نہیں؟

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk